کسی بھی صورت میں حزب اللہ ہتھیاروں سے دستبردار نہیں ہوگی: رکن پارلیمنٹ حزب اللہ ص:08

ISSN 2977-3555

روزنامہ صحافت برمنگھم

باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.62 , Monday 08 September, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۶۲)، بروز پیر، ۸ر ستمبر، ۲۰۲۵ء، ۱۵ر ربیع الاول، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

غزہ میں نسل کشی کے 702 دن، صہیونی درندگی کا سلسلہ جاری

تازہ حملے میں مزید 21 فلسطینی شہید، متعدد زخمی

اسرائیلی فوج نے غزہ میں اسکول، خیموں اور گھروں کو نشانہ بنایا، اب تک 64 ہزار 300 فلسطینی شہید، 1 لاکھ 62 ہزار سے زائد زخمی اور 10 ہزار سے زیادہ لاپتہ

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے امریکی حمایت کے سائے میں غزہ کی پٹی پر اپنی نسل کشی کی جنگ کو آج مسلسل 702 ویں دن بھی جاری رکھا۔ صہیونی درندگی کے اس نہ تھمنے والے سلسلے میں فضائی اور زمینی بمباری کے ذریعے بھوک سے بلکتے اور بے گھر کیے گئے انسانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، جبکہ عالمی برادری کی خاموشی اور بے حسی نے ان مظالم کو مزید بڑھا دیا ہے۔ ہمارے نامہ نگاروں کے مطابق قابض فوج نے آج درجنوں فضائی حملے کیے جن کے نتیجے میں مزید خونریز قتل عام برپا ہوئے اور دو ملین سے زائد فلسطینیوں کی بے دخلی اور قحط کی اذیت ناک صورت حال مزید گہری ہو گئی۔ تازہ ترین مظالم: ہسپتال ذرائع نے بتایا کہ آج اتوار کی صبح سے اب تک صہیونی حملوں میں 21 شہری شہید ہو چکے ہیں۔ خان یونس کے شمال میں بلدیہ القرارہ پر صہیونی بمباری سے 29 سالہ جمیل غسان جمیل کلاب شہید ہو گئے۔

اسی دوران دیر البلح شہر میں مسجد البلد القدیم کی مینار کو فضائی بمباری کا نشانہ بنایا گیا جس میں آمل عبدالرزاق محمد العوضی شہید ہوئیں اور کئی شہری زخمی ہوئے۔

نصیرات کیمپ کے شمال مشرقی حصے پر بمباری کی گئی۔ اسی طرح دیر البلح میں مسجد ابو سلیم کی مینار کو ڈرون طیاروں سے تیسری بار نشانہ بنایا گیا۔ آج صبح الشجاعیہ چوراہے کے قریب غزہ کے مشرقی علاقے پر فضائی حملہ ہوا۔ شیخ رضوان محلے کے قریب قابض فوج نے بارودی روبوٹ دھماکے سے اڑا دیا۔ آج صبح قابض فوج نے ایک اور قتل عام کیا، جب یرموک اسٹیڈیم کے قریب الفارابی سکول، جس میں بے گھر فلسطینی پناہ گزین تھے، کو نشانہ بنایا۔ اس مجزر میں 8 شہری شہید ہوئے جن میں بچے بھی شامل ہیں، جبکہ کئی زخمی ہیں۔

اسی علاقے میں توپخانے سے شیخ رضوان محلے کو بھی گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا۔ رمل محلے میں پارلیمانی کونسل کے قریب بے گھر شہریوں کے خیمے پر بمباری سے دو بچے شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ شیخ رضوان محلے میں ایک رہائشی فلیٹ کو بھی فضائی بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ شہر غزہ پر فجر کے وقت دو فضائی حملے کیے گئے۔

نسل کشی کی ہولناکیاں

قابض اسرائیلی فوج نے امریکہ کی کھلی حمایت کے ساتھ جاری اس جنگ میں وزارت صحت کے مطابق اب تک 64 ہزار 300 فلسطینی شہید کردیے ہیں، 1 لاکھ 62 ہزار سے زائد زخمی ہیں اور 10 ہزار سے زیادہ لاپتہ ہیں۔ قحط نے بھی سینکڑوں زندگیاں نگل لی ہیں جبکہ دو ملین سے زائد انسان مسلسل جلاوطنی اور کھنڈر نما حالات میں زندہ رہنے پر مجبور ہیں۔

اسرائیل نے بچوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا ہے، اب تک 20 ہزار سے زیادہ بچے اور 12 ہزار 500 خواتین شہید ہوئیں جن میں 8 ہزار 990 مائیں شامل ہیں۔ ایک ہزار سے زائد شیر خوار بچے بھی شہید کردیے گئے جن میں 450 وہ تھے جو جنگ کے دوران پیدا ہوئے اور کچھ ہی عرصے بعد بمباری کا نشانہ بنا دیے گئے۔ 18 مارچ 2025 کو قابض اسرائیل نے جنگ بندی معاہدے سے انکار کے بعد 11 ہزار 768 فلسطینیوں کو شہید اور 49 ہزار 964 کو زخمی کیا۔

27 مئی کے بعد جب قابض اسرائیل نے امدادی تقسیم کے محدود مراکز کو قتل گاہوں میں بدل دیا تو 2 ہزار 362 فلسطینی شہید ہوئے، 17 ہزار 434 زخمی اور 45 لاپتہ ہوئے۔ اس دوران قابض قوتوں نے نام نہاد ''غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن'' کے ذریعے فلسطینیوں کو ذلت آمیز تسلیم اور قتل پر مجبور کرنے کی سازش کی، جسے عالمی سطح پر بھی مسترد کر دیا گیا۔

بھوک اور بدترین غذائی قلت سے 382 شہری شہید ہوئے جن میں 135 بچے شامل ہیں۔ مزید برآں 1 ہزار 670 طبی اہلکار، 139 سول ڈیفنس کے کارکن، 248 صحافی، 173 میونسپل ملازمین اور 780 امدادی پولیس اہلکار بھی شہید ہو گئے۔ کھیلوں سے تعلق رکھنے والے 860 فلسطینی بھی شہداء کی فہرست میں شامل ہیں۔ اب تک 15 ہزار سے زائد مجازر میں 14 ہزار سے زیادہ خاندان متاثر ہوئے اور 2 ہزار 700 خاندان مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹا دیے گئے۔

سرکاری اور عالمی اداروں کے مطابق غزہ کی 88 فیصد سے زائد عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں جن کے نتیجے میں 62 ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہو چکا ہے۔ قابض اسرائیل نے 77 فیصد علاقے پر قبضہ، آگ اور جبری بے دخلی کے ذریعے کنٹرول جما رکھا ہے۔

اس درندگی نے 163 تعلیمی اداروں کو مکمل طور پر مٹا دیا، 369 کو جزوی نقصان پہنچایا۔ 833 مساجد مکمل طور پر اور 167 جزوی طور پر شہید کر دی گئیں۔ یہاں تک کہ 19 قبرستان بھی تباہ کر ڈالے گئے۔

جنگ بندی کے لیے ثالثوں کی تجویز پر قائم ہیں، قابض اسرائیل غزہ سے نکل جائے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ 18 اگست کو پیش کی گئی ثالثوں کی جنگ بندی کی تجویز پر قائم ہے جسے فلسطینی مزاحمتی جماعتوں نے بھی قبول کیا تھا۔ حماس نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ ہر ایسے خیال یا تجویز کا خیر مقدم کرتی ہے جو مستقل جنگ بندی، قابض اسرائیلی افواج کے مکمل انخلاء، انسانی امداد کی بلاشرط رسائی اور سنجیدہ مذاکرات کے ذریعے حقیقی قیدیوں کے تبادلے کا باعث بنے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب علاقائی اور عالمی سطح پر کوششیں جاری ہیں تاکہ قریب دو برس سے جاری غزہ پر مسلط جنگ کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔ اس موقع پر مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی نے ہفتے کے روز کہا کہ جنگ بندی کی تمام تر کوششیں قابض اسرائیل کی ہٹ دھرمی اور ناقابلِ عمل شرائط کے باعث رکی ہوئی ہیں۔ قاہرہ میں انروا کے سربراہ فلیپ لازارینی کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں عبدالعاطی نے واضح کیا کہ امریکی نمائندہ برائے مشرق وسطیٰ اسٹیو ویٹکوف کی پیش کردہ تجویز جسے حماس نے قبول کیا ہے، جنگ کے خاتمے کی سنجیدہ بنیاد فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قابض اسرائیل کا اس تجویز کو مسترد کرنا جنگ بندی، امداد کی فراہمی اور فلسطینی قیدیوں کی رہائی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ عبدالعاطی نے زور دیا کہ قابض اسرائیل کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ اس تجویز پر سنجیدگی سے عمل کرے تاکہ فلسطینی عوام کے خون بہنے کا سلسلہ روکا جا سکے اور کشیدگی کم ہو۔ انہوں نے قابض اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کے ''رضا کارانہ ہجرت'' کے بیانیے کو سراسر جھوٹ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مصر، اردن اور تمام عرب ممالک کے نزدیک جبری ہجرت ''سرخ لکیر'' ہے اور اسے کسی صورت تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ ''اگر انسانوں کے بنائے ہوئے حالات کے تحت قحط مسلط کیا جا رہا ہے تو اس کا مقصد صرف ایک ہے کہ لوگوں کو ان کی سرزمین چھوڑنے پر مجبور کیا جائے۔ یہ سراسر دھوکہ ہے کہ کہا جائے فلسطینی اپنی مرضی سے ہجرت کر رہے ہیں''۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ میں مسلط کردہ قحط مکمل طور پر قابض اسرائیل کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے جو بھوک کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ انہوں نے تل ابیب پر زور دیا کہ وہ اپنی توسیع پسندانہ پالیسیوں سے باز آئے اور خوراک و دوا کی راہ میں رکاوٹیں ختم کرے۔ عبدالعاطی نے انکشاف کیا کہ ''رفح کراسنگ پر چھ ہزار سے زائد امدادی ٹرک رکے ہوئے ہیں، مگر قابض اسرائیل کی رکاوٹ کی وجہ سے یہ غزہ نہیں جا پا رہے اور عالمی برادری خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے''۔ مصر کا یہ سخت ردعمل اس وقت سامنے آیا جب قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے گذشتہ روز کہا کہ ''ہر شخص کو آزادانہ طور پر اپنے رہائش کی جگہ منتخب کرنے کا حق حاصل ہے خاص طور پر جنگ کے دوران''، اور مصر پر الزام عائد کیا کہ وہ ''غزہ کے عوام کو ان کی مرضی کے برخلاف محصور کر رہا ہے''۔

جاپان کے وزیرِ اعظم شیگر واشیبا کا استعفیٰ دینے کا فیصلہ

ٹوکیو (یو این آئی) جاپان کے وزیرِ اعظم شیگر واشیبا نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے، مقامی میڈیا نے اتوار کو رپورٹ کیا کہ ان کی حکمران جماعت کے اراکین ایوانِ بالا کے بدترین انتخابات کے بعد نئی قیادت کے انتخاب کے خواہاں ہیں۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق یہ فیصلہ 68 سالہ شیگر واشیبا کے اقتدار سنبھالنے کے ایک سال سے بھی کم عرصے بعد سامنے آیا ہے، وہ طویل عرصے سے غالب رہنے والی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (ایل ڈی پی) کے سربراہ ہیں، لیکن اب وہ پارلیمان کے دونوں ایوانوں میں اپنی اکثریت کھو چکے ہیں۔ سرکاری نشریاتی ادارے 'این ایچ کے' نے کہا کہ اِشیبا نے پارٹی میں تقسیم سے بچنے کے لیے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کیا، جب کہ اخبار اساہی شمبُن نے رپورٹ کیا کہ وہ اپنے استعفے کے بڑھتے مطالبات برداشت نہیں کر سکے۔ زرعی امور کے وزیر اور ایک سابق وزیرِ اعظم نے مبینہ طور پر ہفتے کی رات اِشیبا سے ملاقات کی تھی، اور ان پر رضا کارانہ طور پر مستعفی ہونے پر زور دیا تھا۔ گزشتہ ہفتے ایل ڈی پی کے 4 سینیئر عہدیداروں (جن میں پارٹی کے نمبر دو ہیروشی موریاما بھی شامل تھے) نے استعفیٰ دینے کی پیشکش کی تھی۔ جولائی میں ایوانِ بالا کی ووٹنگ کے بعد اِشیبا کے مخالفین انتخابات کے نتائج کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے ان سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

چین کے ہینان صوبے میں طوفان تاپا کے باعث سطح-4 کی وارننگ

ہائیکو (یو این آئی) جنوبی چین کے صوبہ ہینان میں اُشنکٹی بندھی دباؤ کے سبب سطح-4 کی طوفان 'تاپا' کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ یہ اس سال کا 16 واں طوفان ہے۔ ہائنان صوبائی محکمۂ موسمیات کے مطابق اتوار کی صبح 7 بجے طوفان تاپا کا مرکز جنوبی بحیرہ چین کے اوپر، صوبہ گوانگڈونگ کے جنوب مشرق میں تقریباً 445 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا۔ مرکز کے قریب ہوائیں زیادہ سے زیادہ 23 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے چل رہی تھیں۔ اندازہ ہے کہ تاپا طوفان 10 سے 15 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے شمال مغرب کی طرف بڑھے گا اور بتدریج مزید شدید ہوگا۔ توقع ہے کہ اتوار کی صبح سے دوپہر کے درمیان یہ ایک طاقتور طوفان کی شکل اختیار کرے گا اور وسطی ومغربی گوانگڈونگ کے ساحلی علاقوں تک پہنچے گا، جہاں یہ ژوہائی اور ژانجیانگ شہروں کے درمیان زمین سے ٹکرا سکتا ہے۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق زمین سے ٹکرانے کے بعد اس کی شدت رفتہ رفتہ کم ہو جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ چین میں طوفانوں کی وارننگ کا ایک چار سطحی نظام ہے، جس میں سطح-1 سب سے زیادہ خطرناک تصور کی جاتی ہے۔ سطح-4 سطح-1 کے مقابلے میں کم شدید ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود فوری اقدامات اور تیاری کی ضرورت رہتی ہے۔

فلسطینی جماعتوں کا جنگ بندی کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رکھنے پر اتفاق

غزہ: فلسطینی مزاحمتی جماعتوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ غزہ میں جنگ کے خاتمے کے راستے تلاش کرنے، عوام کے صبر و استقامت کو سہارا دینے اور مغربی کنارے و مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے مشترکہ جدوجہد کو جاری رکھا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ معرکے کی قیادت کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اور جنگ کے بعد کے لیے قومی روڈ میپ تیار کرنے پر بھی بات ہوئی۔ یہ پیش رفت حماس کی قیادت پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی وفد کے مصر کے دورے کے دوران ہوئی جو ہفتے کی شب اختتام پذیر ہوا۔ اس دورے کا مقصد غزہ کی پٹی پر جاری نسل کشی کی جنگ ختم کرنے اور مغربی کنارے و بیت المقدس میں قابض اسرائیل کے بڑھتے جرائم کو روکنے کے لیے کوششیں تیز کرنا تھا۔ زاہر جبارین کی سربراہی میں شامل وفد میں حسام بدران، کمال ابوعون، غازی حمد اور محمود مرداوی نے قاہرہ میں مختلف فلسطینی جماعتوں، سول سوسائٹی کی تنظیموں، شخصیات اور کاروباری افراد سے ملاقاتیں کیں تاکہ باہمی مشاورت کو تقویت دی جا سکے، مشترکہ جدوجہد کو مزید مربوط بنایا جا سکے اور ایک جامع قومی روڈ میپ مرتب کیا جا سکے۔ وفد نے اس بات پر بھی زور دیا کہ موقف اور میدان میں اتحاد ہی وہ ضمانت ہے جو جنگ کے خاتمے اور فلسطینی عوام کے صبر و ثبات کو مضبوط بنانے میں کامیابی دلا سکتا ہے۔ حماس نے وضاحت کی کہ یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب غزہ میں قابض اسرائیل کے جرائم بڑھتے جا رہے ہیں اور منظم تباہی و جبری بے دخلی کی پالیسی اپنے عروج پر ہے۔ یہ سب کچھ صہیونی منصوبوں کے تحت غزہ شہر پر دوبارہ قبضہ جمانے اور فلسطینیوں کے خلاف اجتماعی نسل کشی جاری رکھنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

ایک ہفتے میں ایک لاکھ سے زائد افغان پناہ گزین وطن واپس لوٹے: وزارت

کابل (یو این آئی) وزارت برائے مہاجرین و باز آبادکاری کی اتوار کو جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ ہفتے کے دوران کل 1,07,037 افغان پناہ گزین ہمسایہ ممالک ایران اور پاکستان سے اپنے وطن واپس آئے ہیں۔ وزارت نے بتایا کہ تمام واپس آنے والوں کو بنیادی امداد فراہم کی گئی ہے، جن میں خوراک، پینے کا پانی، طبی سہولیات اور اپنے اپنے آبائی علاقوں تک مفت ٹرانسپورٹ شامل ہے۔ اس کے علاوہ دوبارہ آبادکاری میں مدد کے لیے 23 لاکھ امریکی ڈالر سے زیادہ نقد امداد بھی فراہم کی گئی ہے۔

غزہ میں فلسطینی نسل کشی کے خلاف عالم گیر احتجاج

برلن: دنیا کے مختلف ممالک کی کئی دارالحکومتوں اور یورپی شہروں میں ہفتے کے روز لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ عوام نے فلسطین کے حق میں آواز بلند کی اور قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جاری نسل کشی کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ مظاہرین نے اپنی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ محض بیانات پر اکتفا نہ کریں بلکہ اس درندگی کو روکنے کے لیے عملی اقدامات کریں۔

آئرلینڈ میں عوامی اور سیاسی قوتوں نے مختلف شہروں میں مظاہرے کیے۔ دارالحکومت ڈبلن میں ہزاروں شہری امریکی سفارت خانے کے سامنے جمع ہوئے اور وہاں سے مارچ کرتے ہوئے وزارت خارجہ پہنچے۔ انہوں نے اپنی حکومت سے مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل کے خلاف سخت اور مؤثر پابندیاں عائد کی جائیں۔ مظاہرین نے واضح کیا کہ صرف علامتی طور پر فلسطین کو تسلیم کرنا کافی نہیں۔

برطانیہ میں غزہ پر مسلط جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک تیسویں بار لندن میں ہزاروں افراد نے سڑکوں پر نکل کر نسل کشی کے خلاف احتجاج کیا۔ اس دوران ایک ہزار سے زیادہ افراد نے ''فلسطین ایکشن'' نامی اس تحریک کی حمایت میں ریلی نکالی جسے برطانوی حکومت نے دہشت گرد تنظیم قرار دے کر پابندی لگا دی ہے۔ یہ مظاہرہ برطانیہ کی تاریخ میں سب سے بڑے اجتماعی سول نافرمانی کے اقدامات میں شمار ہوا۔ پولیس نے 420 سے زیادہ افراد کو گرفتار کر لیا اور ان پر دہشت گردی کی معاونت کے الزامات لگائے۔

سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم میں بھی ہزاروں افراد نے غزہ میں نسل کشی کے خلاف احتجاج کیا۔ مظاہرین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل پر سخت پابندیاں لگائی جائیں۔ لوگ بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر لکھا تھا ''غزہ میں بچے قتل ہو رہے ہیں، سکول اور ہسپتال بمباری کا نشانہ بن رہے ہیں''۔ عوام نے ''فلسطین کی آزادی'' اور ''قاتل بنجمن نیتن یاہو'' کے نعرے لگائے اور قابض اسرائیل کے وزیر اعظم کو عالمی عدالت انصاف میں کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین وزارت خارجہ کے سامنے پہنچ کر دھرنا بھی دیا۔

جرمنی کے دارالحکومت برلن میں سینکڑوں افراد نے ریلی نکالی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قابض اسرائیل کو دی جانے والی فوجی اور مالی مدد فوری طور پر بند کرے۔ عوام نے محاصرہ ختم کرنے اور غزہ میں انسانی امداد کی فوری ترسیل کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ اس مظاہرے کا عنوان تھا ''غزہ میں نسل کشی بند کرو''۔

فرانس کے دارالحکومت پیرس میں ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا۔ شرکاء نے غزہ میں نسل کشی اور بھوک کے ذریعے اجتماعی سزا کے فوری خاتمے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون سے کہا کہ وہ اپنی قوم کے جذبات کو سمجھیں اور قابض اسرائیل پر اقتصادی پابندیاں عائد کریں۔ مظاہرین نے دنیا بھر کی ان برانڈز کے بائیکاٹ کا بھی مطالبہ کیا جو قابض اسرائیل کی حمایت کر رہی ہیں۔ کئی خاندان اپنے بچوں کے ساتھ شریک ہوئے اور کچھ نے آٹے کی بوریاں اٹھا کر یہ پیغام دیا کہ غزہ میں قحط کے سبب معصوم زندگیاں اجڑ رہی ہیں۔

ترکیہ کے شہر استنبول میں ہزاروں افراد اوسکدار کے میدان میں جمع ہوئے اور غزہ کا محاصرہ توڑنے کے لیے روانہ ہونے والے ''بیڑے برائے مزاحمت'' کی حمایت کی۔ عوام نے سڑکوں پر مارچ کیا، قابض اسرائیل کی درندگی اور فلسطینی عوام کو بھوک سے مارنے کی سازش کے خلاف نعرے لگائے اور ان بینرز کو بلند کیا جن پر لکھا تھا ''جنگ روکو'' اور ''قابض اسرائیلی قیادت کو کٹہرے میں لایا جائے''۔

یاد رہے کہ امریکہ کی مکمل پشت پناہی کے ساتھ قابض اسرائیل نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پر نسل کشی کی جنگ مسلط کر رکھی ہے جس کے نتیجے میں اب تک 64 ہزار 368 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، 1 لاکھ 62 ہزار 367 زخمی ہو چکے ہیں، 9 ہزار سے زیادہ لاپتہ ہیں، لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں اور قحط کے باعث مزید 382 فلسطینی شہید ہو گئے ہیں جن میں 135 معصوم بچے بھی شامل ہیں۔

ترکیہ نے کٹر یہودی وزیر کے قتل کی سازش سے متعلق اسرائیلی میڈیا رپورٹ کی تردید کی

استنبول (یو این آئی) ترکیہ نے اسرائیلی ریاست کے داخلی سلامتی کے کٹر یہودی وزیر ایتمار بن گویر کے قتل کی سازش کے ترکیہ میں تیار کیے جانے سے متعلق اسرائیلی میڈیا رپورٹس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ترکیہ کا ایسی کسی سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ترکیہ کی طرف سے یہ وضاحت ہفتہ کے روز سامنے آئی ہے۔ بدھ اور جمعرات کے روز اسرائیلی میڈیا میں یہ رپورٹس شائع ہوئی ہیں کہ داخلی سلامتی کے خفیہ ادارے 'شین بیت' نے مقبوضہ مغربی کنارے سے مبینہ طور داخلی سلامتی کے وزیر کو قتل کرنے کا منصوبہ بنانے والوں کو گرفتار کیا ہے۔ نیز ان سے مبینہ منصوبے کے لیے تیار کیے گئے ڈرون طیارے بھی برآمد کیے ہیں۔ ان رپورٹس میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا تھا کہ مغربی کنارے سے زیر حراست لیے گئے افراد نے بن گویر کے قتل کی یہ سازش ترکیہ میں تیار کی تھی۔ مگر ادارے نے اس منصوبہ قتل کو ناکام بنا دیا ہے۔ شین بیت کے مطابق مبینہ طور پر یہ سازش ترکیہ میں حماس کے ہیڈ کوارٹر میں تیار کی گئی تھی۔ اب ترکیہ نے اسی دعوے پر مبنی رپورٹ میں ترکیہ کے متعلق اسرائیلی دعوے کی تردید کی ہے۔

پابندیاں اٹھانے کے بدلے ایران افزودگی پر نگرانی سمیت ایک حقیقی معاہدے کیلئے تیار

ایرانی وزیر خارجہ نے "گارڈین" اخبار کو بتایا کہ تہران سفارت کاری کے لیے آمادہ ہے

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ تہران ایک "حقیقی اور قابلِ عمل معاہدے" کے لیے تیار ہے جس میں یورینیم کی افزودگی پر نگرانی اور سخت پابندیاں شامل ہوں، بشرطیکہ ملک پر عائد پابندیاں ختم کردی جائیں۔

انھوں نے اتوار کے روز برطانوی اخبار گارڈین کو بتایا کہ ایران سفارت کاری کے دروازے کھلے رکھنے کا خواہاں ہے، اور ایک پائے دار معاہدہ ناگزیر ہے۔ ان کے مطابق "ہم ایک ایسا معاہدہ کرنے کو تیار ہیں جو سخت نگرانی اور افزودگی پر پابندیوں پر مشتمل ہو، لیکن اس کے بدلے پابندیاں اٹھائی جائیں۔ اگر اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا گیا تو اس کے تباہ کن نتائج خطے اور اس سے آگے ایک بالکل نئے درجے پر ظاہر ہو سکتے ہیں۔"

عباس عراقچی نے مزید کہا "اگر یورپ واقعی سفارتی حل چاہتا ہے اور اگر صدر ڈونلڈ ٹرمپ حقیقی مسائل پر توجہ دینا چاہتے ہیں، تو دونوں کو سفارت کاری کو کامیابی کے لیے درکار وقت اور گنجائش دینا ہوگی۔ اس کا متبادل کسی کے لیے اچھا نہیں ہوگا۔"

عباس عراقچی نے ہفتے کے روز کہا تھا کہ ایران، امریکا کے ساتھ اسی وقت بات چیت شروع کرے گا جب وہ منصفانہ مذاکرات کے لیے تیار ہو، اور اس وقت تک رابطے صرف ثالثوں کے ذریعے جاری رہیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ یورپی ٹرائیکا (فرانس، جرمنی اور برطانیہ) نے "اسنیپ بیک" میکانزم فعال کر کے غلطی کی ہے اور اس سے معاملات مزید پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ کے مطابق، تہران پرانی شرائط کے تحت مذاکرات کی میز پر واپس نہیں آئے گا بلکہ موجودہ حالات کے مطابق ایک نیا دائرہ عمل طے کرنا ضروری ہوگا۔

گزشتہ ہفتے یورپی ٹرائیکا نے سلامتی کونسل کو اطلاع دی تھی کہ اگر ایران نے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو تین ایسی تنصیبات تک رسائی نہ دی جو جون میں امریکی حملوں کا نشانہ بنی تھیں، اور اگر اس نے تقریباً 400 کلوگرام 60 فی صد افزودہ یورینیم کے بارے میں درست معلومات فراہم نہ کیں، تو وہ اقوام متحدہ کی پابندیوں کی خودکار واپسی (اسنیپ بیک) کا راستہ اختیار کریں گے۔ اس کے ساتھ واشنگٹن کے ساتھ براہِ راست اور بامقصد مذاکرات کا بھی تقاضا کیا گیا تھا تاکہ ایک نیا ایٹمی معاہدہ طے ہو سکے۔

ایرانی حکام نے اس اقدام کو "غیر قانونی، سیاسی اور امریکی حکم پر کیا گیا فیصلہ" قرار دیا اور سخت ردعمل کی دھمکی دی۔ ان کے مطابق "اسنیپ بیک" کی بحالی عالمی سطح پر تباہ کن اثرات مرتب کرے گی اور تہران کے جوہری ادارے کے ساتھ تعلقات کو بھی شدید نقصان پہنچائے گی۔

لندن میں فلسطین ایکشن کے حق میں مظاہرے، 400 سے زائد افراد گرفتار

لندن: لندن پولیس نے ہفتے کے روز ایک اور مظاہرے کے دوران 425 سے زائد افراد کو گرفتار کرلیا۔ یہ مظاہرہ "فلسطین ایکشن" نامی تنظیم کی حمایت میں کیا گیا تھا، جسے برطانیہ نے جولائی کے آغاز میں "دہشت گرد" قرار دے کر پابندی عائد کردی تھی۔ سینکڑوں مظاہرین برطانوی پارلیمنٹ کے باہر جمع ہوئے۔ کچھ شرکاء کے ہاتھوں میں پلے کارڈز تھے جن پر "میں نسل کشی کے خلاف ہوں۔ میں فلسطین ایکشن کی حمایت کرتا ہوں"۔ کے نعرے درج تھے۔ جمعے کے روز پولیس نے متنبہ کیا تھا کہ جو بھی شخص اس ممنوعہ گروہ کی کھلے عام حمایت کرے گا اسے گرفتار کیا جائے گا۔ ہفتے کی شب پولیس نے اپنے بیان میں کہا کہ زیادہ تر گرفتاریاں تنظیم کی حمایت کے الزام میں ہوئیں۔ مظاہرے میں شریک 74 سالہ ریٹائرڈ خاتون پولی اسمتھ نے کہا کہ "ہم دہشت گرد نہیں ہیں۔ فلسطین ایکشن کے وجود کا حق تسلیم کیا جانا چاہیے۔ پابندی ختم ہونی چاہیے"۔ ایک اور احتجاجی نائجیل جوری سائیکلنگ کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں نے کہا کہ "حکومت کا اس تنظیم پر پابندی لگانا غلط ہے۔ اسے چاہیے کہ احتجاج روکنے کے بجائے غزہ میں جاری نسل کشی کو ختم کرنے پر توجہ دے"۔ پولیس نے انہیں بھی گرفتار کرلیا جبکہ دیگر مظاہرین نے "شیم شیم" کے نعرے لگائے۔ مظاہرے کے دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئیں۔ پولیس کے مطابق 25 افراد پر اہلکاروں کے خلاف تشدد اور دیگر بدنظمی کے الزامات لگے۔ نائب کمشنر کلیر اسمارٹ کے مطابق پولیس اہلکاروں کو لاتوں، گھونسوں اور تھوکنے جیسے "ناقابلِ قبول" رویوں کا سامنا کرنا پڑا۔ برطانیہ نے "فلسطین ایکشن" کو جولائی میں دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں شامل کیا تھا۔ یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا جب اس کے کارکنوں نے متعدد حملے کیے جن میں شاہی فضائیہ کے اڈے پر تخریب کاری بھی شامل تھی، جس سے اندازاً 7 ملین پاؤنڈ کا نقصان ہوا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں بشمول اقوام متحدہ، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور گرین پیس نے اس پابندی کو آزادیٔ اظہار پر قدغن قرار دے کر مسترد کردیا ہے۔ پابندی کے بعد سے اب تک 800 سے زائد افراد گرفتار کیے جا چکے ہیں، جن میں سے 138 پر "دہشت گرد تنظیم" کی حمایت یا اس پر اکسانے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ زیادہ تر کو چھ ماہ قید جبکہ احتجاج کے منتظمین کو 14 سال تک کی سزا کا سامنا ہے۔ فلسطین ایکشن کی شریک بانی ہدیٰ عموری نے اس پابندی کے خلاف عدالتی اپیل کی اجازت حاصل کر لی ہے، تاہم حکومت کو بھی اس فیصلے کے خلاف اپیل کا حق دیا گیا ہے۔ اسی دوران لندن میں ایک اور بڑے جلوس میں ہزاروں افراد نے فلسطینیوں کے حق میں جلوس نکالا۔ یہ مظاہرے ایک ایسے وقت میں کیے گئے جب اسرائیل غزہ پر نئی فضائی کارروائیاں اور شہر پر قبضے کے لیے فوجی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

فلسطینی مجاہدین کے غزہ سے یہودی بستیوں پر راکٹ حملے

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ اتوار کی صبح غزہ کے وسطی علاقے سے دو راکٹ داغے گئے جو نطیفوت اور غزہ کے اطراف کی صہیونی بستیوں کی طرف گئے جس پر سائرن بجائے گئے۔ قابض فوج نے دعویٰ کیا کہ ایک راکٹ کو روک لیا گیا جبکہ دوسرا ایک کھلے میدان میں گرا۔ فلسطینی تنظیم سرایا القدس نے اعلان کیا کہ اس نے نطیفوت نامی صہیونی بستی پر دو راکٹ فائر کیے۔ یہ حملہ قابض دشمن کی طرف سے ہمارے عوام پر ڈھائے جانے والے جرائم کے جواب میں کیا گیا۔ فلسطینی مزاحمت قابض فوج کے حملوں کا بھرپور مقابلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ وقفے وقفے سے صہیونی بستیوں پر راکٹ داغے جا رہے ہیں تاکہ دنیا پر یہ حقیقت واضح ہو کہ قابض اسرائیل تقریباً دو برس سے جاری اپنی نسل کشی کی جنگ کے باوجود نہ تو فلسطینی مزاحمت کو مٹا سکا ہے نہ ہی اسے راکٹ فائر کرنے یا اپنی فوج کو نشانہ بنانے سے روک سکا ہے۔ چھ اپریل کو اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے قابض اسرائیل کی طرف سے عام شہریوں کے خلاف ہونے والی مجرمانہ قتل و غارت کے جواب میں اسدود شہر پر دس راکٹ برسائے تھے۔ فی الوقت قابض فوج غزہ شہر میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلا رہی ہے۔ رہائشی بلاک بموں سے اڑا دیے جا رہے ہیں اور جو بلند عمارتیں باقی بچی ہیں انہیں بھی مسمار کیا جا رہا ہے تاکہ شہریوں کو زبردستی بے دخل کر کے شہر پر قبضے کی راہ ہموار کی جا سکے۔ یہ سب کچھ ان کے منصوبے "عربات جدعون 2" کے تحت کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب القسام بریگیڈز نے "عصا موسیٰ" کے نام سے کارروائیاں شروع کی ہیں۔ گذشتہ دنوں ان کارروائیوں کے دوران کئی صہیونی ٹینکوں، گاڑیوں اور فوجی دستوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ حملے خاص طور پر غزہ کے جنوبی علاقے الزیتون اور شمالی علاقے جبالیا میں کیے گئے۔

یمن میں حوثیوں کی جانب سے اسرائیل کی سمت تین ڈرون طیارے بھیجے گئے

تل ابیب (یواین آئی) اسرائیلی فوجی ذرائع نے اتوار کی شب اطلاع دی کہ یمن میں حوثیوں کی جانب سے اسرائیل کی سمت تین ڈرون طیارے بھیجے گئے۔ ذرائع کے مطابق اسرائیلی فضائیہ انھیں مار گرانے پر کام کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاتز نے گزشتہ جمعرات کو حوثیوں کو دھمکی دی تھی، کیونکہ ایران کے حمایت یافتہ اس گروہ کی جانب سے اسرائیل پر راکٹ حملے بڑھ گئے ہیں۔ جمعرات کی صبح یمن سے ایک میزائل داغا گیا تھا جو اسرائیلی حدود سے باہر جا گرا۔ اس سے ایک روز پہلے اسرائیل نے حوثیوں کے دو میزائلوں کو فضا میں روک دیا تھا۔ حوثیوں کے عسکری ترجمان یحییٰ سریع نے دعویٰ کیا کہ ان کی جماعت نے تل ابیب کے بن گوریون ایئرپورٹ کو ایک بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنایا۔ حوثیوں نے اسرائیل پر اپنے حملے تیز کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ خاص طور پر گزشتہ ہفتے اسرائیلی فضائی حملوں کے بعد جن میں حوثی حکومت کے وزیر اعظم اور دیگر 11 وزراء مارے گئے تھے۔ سات اکتوبر 2023 کو حماس کی جانب سے جنوبی اسرائیل پر غیر معمولی حملے اور غزہ کی پٹی میں جنگ کے آغاز کے بعد سے، حوثی ملیشیا باقاعدگی سے اسرائیل پر بیلسٹک میزائل اور ڈرون طیاروں کے ذریعے حملے کر رہی ہے۔ البتہ ان میں سے زیادہ تر کو فضا میں ہی روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح حوثی ملیشیا بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں پر بھی حملے کرتی ہے جن کے بارے میں اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اسرائیل سے منسلک ہیں۔ حوثیوں کے مطابق یہ کارروائیاں غزہ میں فلسطینیوں کی مدد کے لیے کی جاتی ہیں۔ دوسری جانب اسرائیل کئی ماہ سے یمن میں حوثیوں کے مراکز، تنصیبات اور کمانڈروں کو فضائی حملوں میں نشانہ بناتا آ رہا ہے۔

'قابض اسرائیل کی اسلحہ برآمدات اسے سیاسی اثر و رسوخ اور پابندیوں سے تحفظ فراہم کر رہی ہیں'

لندن: برطانوی جریدے اکنامسٹ نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی وزارت دفاع اگرچہ ہر ملک کے ساتھ کیے گئے اسلحہ جاتی سودوں کی تفصیلات ظاہر نہیں کرتی، تاہم یہ تسلیم کرتی ہے کہ اس کی آدھے سے زیادہ اسلحہ برآمدات یورپ کو جاتی ہیں، جو تل ابیب کو یورپی یونین کے اندر اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے اور اپنے مفادات کے تحفظ میں مدد دیتی ہیں۔

رپورٹ کے مطابق سنہ 2023ء میں قابض اسرائیل نے جرمنی کے ساتھ 3.4 ارب ڈالر کا معاہدہ کیا تاکہ اسے "آرو 3" بیلسٹک میزائل دفاعی نظام فراہم کیا جا سکے، جس کے ذریعے فضا سے باہر راکٹوں کو روکا جا سکتا ہے۔ بعد ازاں مئی میں برلن نے اعلان کیا کہ وہ اس نظام کا نیا ورژن "آرو 4" بھی خریدے گا۔

اسی طرح قابض اسرائیل نے برطانیہ کو ڈرون طیارے، میزائل اور دفاعی نظام بیچے ہیں اور مختلف یورپی و غیر یورپی ممالک کی جنگی طیاروں کے لیے ہدف بندی کے آلات فراہم کیے ہیں۔

اکنامسٹ نے بتایا کہ قابض اسرائیل نے سنہ 2024ء میں اسلحہ برآمدات کا ریکارڈ قائم کیا اور 14.8 ارب ڈالر مالیت کا اسلحہ بیچا۔ اس طرح وہ دنیا میں آٹھویں بڑے اسلحہ فروش ملک کے طور پر ابھرا، جنوبی کوریا اور ترکی جیسے ابھرتے ممالک کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اور برطانیہ کے فوراً بعد، حالانکہ اس کی آبادی صرف ایک کروڑ کے قریب ہے۔

جریدے کے مطابق یہ برآمدات صرف مالی منافع تک محدود نہیں بلکہ قابض اسرائیل کے لیے "سیاسی ڈھال" بھی ہیں جو اس کے خلاف پابندیوں یا اسلحہ پر پابندی کی راہیں مسدود کرتی ہیں۔ ان سودوں کے نتیجے میں درآمد کنندہ ممالک طویل مدتی تعلقات میں بندھ جاتے ہیں اور قابض اسرائیل پر سخت اقدامات اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔

تاہم قابض اسرائیل کی جنگی مشین اب بھی برطانیہ سے ایف-35 طیاروں کے پرزہ جات اور جرمنی سے "میرکافا" ٹینکوں کے انجن درآمد کرنے پر انحصار کرتی ہے۔

اگرچہ لندن اور برلن نے غزہ کی تباہی کے خلاف احتجاجاً اسلحہ کی برآمد پر پابندیاں لگانے کا اعلان کیا، تاہم رپورٹ نے ان اقدامات کو محض علامتی قرار دیا کیونکہ قابض اسرائیل کے حکام کے مطابق وہ زیادہ تر سامان کا متبادل آسانی سے ڈھونڈ سکتے ہیں۔

اکنامسٹ نے اس بات پر زور دیا کہ قابض اسرائیل کی اسلحہ ساز صنعت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کا اسلحہ "آزمایا ہوا اور فوری استعمال کے لیے تیار" ہے، جو اسے عالمی منڈی میں پرکشش بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ جیسی بڑی طاقت بھی اس کا استعمال کرتی ہے۔ واشنگٹن نے اسرائیلی "اسپائیک این ایل او ایس" میزائل کو اپنے اپاچی ہیلی کاپٹروں سے آزمایا اور "ابرامز" ٹینکوں پر اسرائیلی "ٹرافی" دفاعی نظام نصب کیا۔

جرمنی کے اس اقدام پر کہ اس نے فرانسیسی-اطالوی منصوبے کے بجائے اسرائیلی نظام خریدا، فرانسیسی صدر ایمانویل ماکرون نے سخت تنقید کی، لیکن برلن نے یہ کہہ کر جواز پیش کیا کہ روسی خطرہ براہ راست ہے جبکہ یورپی منصوبہ ابھی کاغذوں تک محدود ہے۔

اکنامسٹ کے مطابق اسرائیلی کمپنیوں کے لیے "سب سے بڑی انعامی منڈی" امریکہ ہے جہاں صدر ڈونلڈ ٹرمپ دفاعی میزائل پروگرام "گولڈن ڈوم" پر اربوں ڈالر خرچ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں اور امکان ہے کہ امریکی کمپنیاں اسرائیلی فوجی صنعت کے تجربے سے استفادہ کریں گی۔

تاہم رپورٹ نے نتیجہ اخذ کیا کہ یورپ اور امریکہ کے ساتھ بڑھتے ہوئے عسکری تعاون کے باوجود قابض اسرائیل غزہ پر اپنی تباہ کن جنگ کے اثرات سے مکمل طور پر محفوظ نہیں ہے کیونکہ دنیا بھر میں بڑھتا ہوا غم و غصہ اس کے وحشیانہ اقدامات کے خلاف رائے عامہ کو مزید سخت کر رہا ہے۔

صہیونی فریب، نام نہاد انسانی علاقے دراصل جبری ہجرت کا منصوبہ ہیں: وزارت داخلہ

غزہ: غزہ کی وزارت داخلہ نے ہفتے کے روز قابض اسرائیل کی جانب سے جنوبی غزہ میں نام نہاد "محفوظ علاقوں" کے اعلان کو صریح دھوکہ اور جبری ہجرت کی سازش قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس کا اصل مقصد فلسطینی عوام کو اپنے گھروں سے بے دخل کرنا ہے۔

وزارت داخلہ کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب قابض اسرائیل کے فوجی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ خان یونس کے علاقے "المواصی" کو ایک "انسانی خطہ" قرار دیا گیا ہے جہاں مبینہ طور پر بہتر انسانی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ قابض فوج نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس نام نہاد علاقے میں ہنگامی ہسپتال، پانی کی لائنیں، پانی صاف کرنے کی تنصیبات، کھانے پینے کی اشیاء، خیمے اور ادویات دستیاب ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس علاقے میں پینے کے قابل پانی اور خوراک تقریباً ناپید ہیں۔

وزارت داخلہ نے وضاحت کی کہ قابض اسرائیل کا مقصد شہریوں کو اپنے وحشیانہ حملوں اور جرائم کے ذریعے گھروں سے نکالنا اور باقی ماندہ رہائشی عمارتوں و تنصیبات کو تباہ کر دینا ہے تاکہ لوگوں کو جبری ہجرت پر مجبور کیا جا سکے۔

بیان میں اس بات کی شدید مذمت کی گئی کہ قابض اسرائیل نے غزہ شہر میں جو بچا کھچا ڈھانچہ اور رہائشی عمارتیں باقی رہ گئی تھیں انہیں بھی نشانہ بنایا، یہ سب ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا جا رہا ہے تاکہ شہر کے مکینوں کو اکھاڑ پھینکا جائے۔ وزارت داخلہ نے کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے یہ پروپیگنڈا کہ رہائشی ٹاورز اور شہری تنصیبات عسکری مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔ اس جھوٹ کا مقصد صرف عالمی رائے عامہ کو دھوکہ دینا اور فلسطینی شہریوں پر ڈھائے جانے والے جرائم کا جواز تراشنا ہے۔

وزارت نے مزید کہا کہ گذشتہ تقریباً دو برسوں میں قابض اسرائیل بار بار نام نہاد "محفوظ علاقوں" کا جھوٹا دعویٰ کرتا رہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ انہی علاقوں میں لاکھوں بے گناہ شہریوں پر بمباری کی گئی، خیموں میں پناہ لینے والوں کو شہید کیا گیا، خواتین اور بچے دنیا کے سامنے قتل کیے گئے۔

وزارت داخلہ نے شہریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ قابض اسرائیل کے جھانسے میں نہ آئیں اور اپنے گھروں سے نہ نکلیں اور اگر براہ راست خطرہ محسوس ہو تو اپنے ہی محلے یا قریبی مقام پر منتقل ہوں۔ قابض اسرائیل کے طے کردہ نام نہاد "محفوظ علاقے" دراصل جبری ہجرت کے منصوبے ہیں تاکہ زمین پر اپنے قبضے کے حقائق مسلط کیے جا سکیں۔ وزارت نے عالمی برادری سے فوری اپیل کی ہے کہ وہ مداخلت کر کے ان اجتماعی قتل

المواصی، قابض اسرائیل کے دعوے کے برعکس قتل گاہ اور بھوک کی جھیل بن چکا: یورومیڈ

غزہ: یورومیڈیٹرینیئن آبزرویٹری برائے انسانی حقوق نے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے خان یونس کے جنوبی علاقے المواصی کو "انسانی علاقہ" قرار دینا دراصل جھوٹا پروپیگنڈہ ہے جسے بار بار ہونے والے فوجی حملے اور وہاں موجود قہر انگیز انسانی المیہ خود رد کر دیتا ہے۔ لاکھوں جبری بے گھر فلسطینی نہ مناسب پناہ گاہوں تک رسائی رکھتے ہیں نہ خوراک، نہ پانی اور نہ ہی بنیادی صحت کی سہولتیں، جبکہ ان کی زندگیاں گنجان، غیر محفوظ حالات میں بالخصوص بچوں، عورتوں اور بزرگوں کے لیے موت کا پیغام بنی ہوئی ہیں۔

آبزرویٹری نے ایک بیان میں کہا کہ قابض فوج کا یہ دعویٰ کہ وہ المواصی میں بہتر انسانی خدمات فراہم کرے گی، عملی حالات سے بالکل برعکس ہے۔ یہ علاقہ کسی بھی بنیادی ڈھانچے سے محروم ہے اور لاکھوں افراد کو وہاں زبردستی اکٹھا کر دیا گیا ہے جنھیں جبری ہجرت کے احکامات کے ذریعے اپنے گھروں سے نکالا گیا اور رفح و خان یونس کی اکثریتی آبادی کو ان کے مکانات سمیت زمین بوس کر دیا گیا۔

یہ پہلا موقع نہیں کہ قابض اسرائیل نے المواصی کو "انسانی علاقہ" قرار دیا ہو۔ اکتوبر سنہ 2023ء میں بھی غزہ شہر اور مشرقی خان یونس کے بے دخلی احکامات کے ساتھ یہی دعویٰ کیا گیا تھا، لیکن اس کے باوجود قابض فوج نے اس علاقے پر زمین، فضا اور سمندر سے مسلسل بمباری کی اور بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی۔ آبزرویٹری نے واضح کیا کہ اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض جنگی طیارے المواصی پر 109 فضائی حملے کر چکے ہیں جن میں سیکڑوں شہری شہید اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ روزانہ کی بنیاد پر زمینی فوجی گاڑیوں، ڈرونز، جنگی بحری جہازوں اور توپ خانے سے شہریوں کو نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ کئی بار جان بوجھ کر بے گھر افراد کو ان کے خیموں سمیت جلا دیا گیا یا انہیں امداد اور پانی کے حصول کے دوران قتل کیا گیا۔ آبزرویٹری کے مطابق المواصی کو جبری طور پر فلسطینیوں کے لیے جمع ہونے کی جگہ قرار دینا دراصل اجتماعی نسل کشی کے منصوبے کو نافذ کرنے کا ہتھیار ہے۔ اس کے گنجان حالات میں بڑے پیمانے پر شہریوں کو نشانہ بنانے کے لیے تباہ کن اور آگ لگانے والے ہتھیار استعمال کیے گئے جس سے شدید نفسیاتی، جسمانی اور ذہنی صدمات نے ہزاروں زندگیاں اجاڑ دیں۔

انسانی حقوق کی تنظیم نے کہا کہ کسی بھی علاقے کو بے دخل شہریوں کے لیے مخصوص کرنے کے لیے بنیادی شرائط ہونا ضروری ہیں جیسے مناسب پناہ، خوراک، پینے کا صاف پانی، طبی سہولتیں اور تحفظ، لیکن المواصی ان سب سے محروم ہے۔ اس کے باعث یہ علاقہ عالمی قوانین کے لحاظ سے کسی انسانی معیار پر پورا نہیں اترتا بلکہ شہریوں کے لیے موت کا پھندا بن چکا ہے۔

آبزرویٹری کے مطابق المواصی کی کل زمین تقریباً 12 ہزار دونم ہے جو غزہ کی کل زمین کا محض تین فیصد ہے۔ یہ زمین پہلے زراعت کے لیے مخصوص تھی اور کسی بھی قسم کے بنیادی ڈھانچے سے خالی تھی، جس پر اب دس لاکھ نئے بے گھر افراد کو آنے پر مجبور کیا گیا ہے، حالانکہ پہلے ہی یہاں آٹھ لاکھ لوگ فرسودہ خیموں میں رہنے پر مجبور تھے۔ یہ صورت حال رفح اور خان یونس کے انہدام اور وہاں کی آبادی کے جبراً المواصی کی طرف دھکیلنے سے پیدا ہوئی ہے۔

آبزرویٹری نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل کے دعوے کے برعکس المواصی میں کوئی محفوظ ہسپتال موجود نہیں۔ ناصر میڈیکل کمپلیکس کو فروری سنہ 2024ء میں قابض فوج نے میدانِ اعدام اور جبری گمشدگی کا مرکز بنا دیا، پھر کئی بار اسے نشانہ بنایا گیا، حالیہ بمباری میں 20 افراد شہید ہوئے جن میں 5 صحافی، ایک ڈاکٹر اور ایک سول ڈیفنس اہلکار شامل تھے۔ اسی طرح ہسپتال الاہل معطل ہے اور یورپی ہسپتال غزہ بھی تباہ شدہ حالت میں ہے، جبکہ فیلڈ ہسپتال نہایت محدود خدمات فراہم کرتے ہیں اور وہ بھی بار بار نشانہ بنتے ہیں۔

آبزرویٹری کے مطابق ہزاروں خاندان المواصی میں موت کے سائے تلے زندگی گزار رہے ہیں۔ خوراک، پانی اور دوائیوں کی شدید قلت ہے، بچے، عورتیں اور بزرگ بیماریوں اور وباؤں کی زد میں ہیں۔ لوگ ٹوٹے پھوٹے خیموں یا کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، نہ گرمی سے بچاؤ ہے نہ سردی اور بارش سے۔ صفائی اور نکاسی کا کوئی نظام نہیں، جس سے حالات مزید بدتر ہو گئے ہیں۔

مزید یہ کہ قابض فوج امداد کی تقسیم کو بھی قتل گاہ میں بدل چکی ہے۔ "غزہ ہیومینیٹیرین آرگنائزیشن" کے مراکز پر بارہا حملے کیے گئے جن میں اب تک 2362 افراد شہید اور 17434 زخمی ہو چکے ہیں۔ یورومیڈیٹرینیئن آبزرویٹری نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے تاکہ "یونائیٹڈ فار پیس" قرارداد (377A(V) کے تحت ایک ہنگامی اجلاس بلا کر قابض اسرائیل کے جرائم روکے جا سکیں اور امن قائم رکھنے کے اقدامات کیے جائیں۔

تنظیم نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ قابض اسرائیل پر فوری معاشی، سفارتی اور فوجی پابندیاں لگائے، اسلحہ، پرزہ جات اور دوہری استعمال کی اشیا کی فراہمی بند کی جائے، اسرائیلی سیاسی و فوجی مجرموں کے مالی اثاثے منجمد اور ان کے سفر پر پابندی لگائی جائے۔ اسرائیلی کمپنیوں کی عالمی سرگرمیاں بند اور ان کے تجارتی مراعات ختم کی جائیں تاکہ فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم رک سکیں۔

آخر میں آبزرویٹری نے کہا کہ عالمی برادری پر قانونی و اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قابض اسرائیل کے غیر قانونی قبضے اور نوآبادیاتی توسیع کو ختم کرے، نسل پرستی کے نظام کو توڑے، سنہ 1967ء کی مقبوضہ زمینوں سے مکمل انخلا کرائے، غزہ کا محاصرہ ختم کرے اور اسرائیلی مجرموں کا احتساب کرے۔ فلسطینی عوام کے لیے آزادی، عزت اور حق خود ارادیت کو یقینی بنایا جائے تاکہ وہ عزت و وقار کے ساتھ اپنی زمین پر جی سکیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔

پنجاب میں تباہ کن سیلاب، کل مودی کا متاثرہ علاقوں کا دورہ

خصوصی امدادی پیکیج کا اعلان ممکن، لاکھوں ہیکٹر پر کھڑی فصلیں تباہ، اب تک 46 افراد جاں بحق، راجستھان، دہلی میں آندھی-طوفان کا الرٹ، یوپی-بہار میں راحت

نئی دہلی: (ایجنسی) پی ایم نریندر مودی 9 ستمبر کو پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے۔ وہ وہاں ریلیف اور ریسکیو آپریشن کا جائزہ لیں گے اور ممکن ہے کہ اس موقع پر پنجاب کے لیے ایک خصوصی مالی امدادی پیکیج کا اعلان بھی کریں۔ اس حوالے سے اطلاع پنجاب بی جے پی نے ایکس پر دی۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ پی ایم نریندر مودی کا یہ دورہ ظاہر کرتا ہے کہ مرکزی حکومت پنجاب کے عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور اس مشکل وقت میں ہر قسم کا تعاون فراہم کرے گی۔

اطلاعات کے مطابق، پنجاب میں حالیہ سیلاب سے لاکھوں ہیکٹر پر کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، جب کہ اب تک 46 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ حکام کے مطابق، این ڈی آر ایف (NDRF)، فوج، بی ایس ایف (BSF) اور پنجاب پولیس مل کر جنگی بنیادوں پر امدادی کارروائیاں انجام دے رہی ہیں۔ یہ بھی واضح ہے کہ پنجاب اس وقت گزشتہ کئی دہائیوں کا سب سے بڑا اور شدید سیلاب جھیل رہا ہے۔ اس قدرتی آفت نے نہ صرف پنجاب بلکہ ہماچل پردیش، جموں و کشمیر، اور اتراکھنڈ کو بھی شدید متاثر کیا ہے۔ مسلسل بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ نے عام زندگی کو درہم برہم کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق پی ایم نریندر مودی ہماچل پردیش کے متاثرہ اضلاع کا بھی دورہ کر سکتے ہیں۔ ان کے دورے سے قبل، وزارتِ داخلہ کی دو ٹیمیں چمبا اور کلّو کے اضلاع میں ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیں گی۔

وہیں دوسری جانب دہلی سے جموں و کشمیر تک بارش تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ بہار، اتر پردیش، دہلی اور پنجاب سے لے کر جموں و کشمیر تک آسمانی آفت نے لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ اس شدید بارش سے نمٹنے کے لیے این ڈی آر ایف کی ٹیمیں ریسکیو آپریشن میں لگ گئی ہیں۔ اس دوران محکمہ موسمیات نے آج یعنی 7 ستمبر کو کئی ریاستوں میں شدید بارش کی وارننگ دی ہے۔ دارالحکومت دہلی-NCR میں بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

یوپی کے زیادہ تر اضلاع میں بارش سے راحت کی امید ہے۔ آئی ایم ڈی کے اندازے کے مطابق، 10 ستمبر کو مشرقی حصے میں بارش ہوگی اور 11 ستمبر کو مشرقی اور مغربی دونوں حصوں میں بارش کا الرٹ ہے۔ بہار کے کچھ اضلاع میں آسمانی بجلی گرنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آج ریاست میں شدید بارش سے راحت ملے گی۔ راجستھان میں بارش کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ایک بار پھر شدید آندھی اور شدید بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔

ممبئی پولیس کو دھمکی آمیز پیغام بھیجنے والا شخص نوئیڈا سے گرفتار

ملزم کی شناخت اشون کمار سپرا کے طور پر ہوئی ہے جو پٹنہ کا رہنے والا اور پیشے سے نجومی ہے

ممبئی: ممبئی کی ٹریفک پولیس کو بم دھماکوں کی سنگین دھمکی دینے والے ایک شخص کو کرائم برانچ نے نوئیڈا سے گرفتار کر لیا۔ یہ کارروائی اننت چتردشی کی تقریبات سے محض ایک دن قبل عمل میں آئی جس کے بعد پورے شہر میں ہلچل مچ گئی۔ ملزم کی شناخت اشون کمار سپرا کے طور پر ہوئی ہے جو بہار کے پٹنہ کا رہنے والا اور پیشے سے نجومی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ اس نے موبائل فون کے ذریعے دھمکی آمیز پیغام بھیجا تھا جس میں کہا گیا کہ انسانی بموں سے لدی 34 گاڑیاں ممبئی کے مختلف مقامات پر کھڑی کی گئی ہیں اور دھماکوں کے بعد شہر لرز اٹھے گا۔ اشون کمار کو اتر پردیش کے نوئیڈا سیکٹر 79 سے مقامی انٹیلی جنس اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا۔ اس کا موبائل فون اور سم کارڈ ضبط کر لیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق اسے نوئیڈا سے ممبئی منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ مزید تفتیش کی جا سکے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ دھمکی آمیز پیغام میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ 14 دہشت گرد 400 کلو آر ڈی ایکس کے ساتھ شہر میں داخل ہو چکے ہیں۔ ممبئی پولیس نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ دھمکی کے بعد شہر بھر میں سیکورٹی مزید سخت کر دی گئی تھی کیونکہ اننت چتردشی کے جلوسوں اور گنیش وسرجن کے دوران لاکھوں عقیدت مند سڑکوں پر ہوتے ہیں۔ کرائم برانچ کے ذرائع نے مزید بتایا کہ ملزم کا طبی معائنہ کرایا جائے گا اور بعد ازاں اسے عدالت میں پیش کیا جائے گا جہاں پولیس اس کی تحویل طلب کرے گی تاکہ معاملے کی گہرائی سے چھان بین کی جا سکے۔

عید میلاد النبیؐ کے جلوس میں قابلِ اعتراض نعرے لگانے کا الزام

مدھیہ پردیش میں ہندو تنظیم کے رکن کی شکایت پر پولیس نے تین افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا

ساگر۔ (اے این آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع ساگر میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے دوران قابلِ اعتراض نعرے لگانے کے الزام میں تین افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے، پولیس نے ہفتہ کو بتایا۔ فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) کے مطابق، یہ واقعہ جمعرات کی دوپہر سٹی کوتوالی تھانہ علاقے کے تحت تین بتی علاقے میں پیش آیا۔ الزام ہے کہ جلوس کے دوران نعرے لگائے گئے۔ واقعے کے بعد ایک ہندو تنظیم کے رکن نے شکایت درج کرائی، جس میں کہا گیا کہ مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے اور ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے تین شناخت شدہ افراد اور دیگر نامعلوم افراد کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات 196 (مذہب، نسل، جائے پیدائش، رہائش، زبان وغیرہ کی بنیاد پر مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینا)، 299 (جان بوجھ کر اور بدنیتی پر مبنی عمل جس کا مقصد کسی مذہب یا عقیدے کی توہین کے ذریعے مذہبی جذبات کو بھڑکانا ہو)، 351(2) (فوجداری دھمکی کی سزا) اور 353 (عوامی شر انگیزی پر مبنی بیانات) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ASP) لوکیش سنہا نے کہا: "ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، جس میں ابتدائی طور پر کچھ قابلِ اعتراض عناصر پائے گئے ہیں۔ ہم معاملے کی حقائق کی بنیاد پر تحقیقات کر رہے ہیں۔ مزید کارروائی کی جائے گی۔" انہوں نے مزید کہا: "ویڈیو سوشل میڈیا پر سامنے آنے کے بعد پولیس نے معاملے کا نوٹس لیا اور ضروری قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ جیسے جیسے تحقیقات آگے بڑھیں گی، مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔"

راہل گاندھی نے نیوز لیٹر کا کیا آغاز

ووٹ چوری کے الزام پر الیکشن کمیشن اور بی جے پی پر حملہ تیز

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس نے سابق اسمبلی انتخابات اور بہار میں خصوصی انٹینسیو ریویژن (SIR) مشق میں مبینہ بے ضابطگیوں کو اجاگر کرنے کے لیے اپنی مہم کو مزید تقویت دی ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ایک نیوز لیٹر کا آغاز کیا، جس میں انہوں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) اور مرکز میں حکمران بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP) کے خلاف مبینہ "ووٹ چوری" کے الزامات پر قائم رہنے کا اعلان کیا۔ کانگریس نے 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ "اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی مہم 'ووٹ چوری' کے خلاف یہ ظاہر کر رہی ہے کہ الیکشن کمیشن اور بی جے پی کس طرح مل کر آپ کے ووٹ چوری کرنے اور انتخابات میں ہیر پھیر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" راہل گاندھی کی نیوز لیٹر میں ان کی 7 اگست کو ہونے والی پریس کانفرنس کے اہم نکات شامل ہیں، جس میں انہوں نے کرناٹک کے بنگلور سینٹرل کے مہادیوپورہ اسمبلی حلقہ میں ایک لاکھ سے زائد جعلی ووٹرز کے بارے میں الزامات عائد کیے تھے۔ نیوز لیٹر میں گاندھی کی بہار میں 'ووٹ ادھیکار یاترا' کو بھی نمایاں کیا گیا، جس میں انہوں نے INDIA بلاک کے اپنے حلیفوں کے ساتھ شرکت کی، جن میں بہار کے لوک سبھا اپوزیشن لیڈر اور راشٹریہ جنتا دل (RJD) کے رہنما تیجسوی یادو شامل تھے۔

سابق راجیہ سبھا رکن مولانا عبیداللہ خان اعظمی کی جدوجہد کے باعث عید میلاد النبیؐ پر قومی تعطیل کا اعلان ممکن ہوا

ممبئی: ملک میں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر قومی تعطیل آج ایک معمول ہے، مگر 1947 سے 1989 تک اس دن کوئی سرکاری چھٹی مقرر نہیں تھی۔ یہ جدوجہد اس وقت کے راجیہ سبھا کے رکن اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبیداللہ خان اعظمی نے کی تھی۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں آواز بلند کی تھی اور اس وقت کے وزیر اعظم وشوناتھ پرتاپ سنگھ سے بارہا ملاقات کر کے یہ مطالبہ پیش کیا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت پر قومی سطح پر تعطیل ہونی چاہیے۔ مولانا اعظمی نے یاد کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں اپنی تقریر کے دوران حکومت کو سماجی انصاف کی اصل روح یاد دلائی اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے مساوات اور انصاف کی سب سے بڑی مثال قائم کی ہے۔ ان کی اس تقریر کو وزیر اعظم وی پی سنگھ سمیت کئی اراکین نے سراہا۔ بعد ازاں کابینہ نے اس تجویز کو منظور کیا اور مولانا کی درخواست پر 15 اگست 1990 کو لال قلعہ سے وزیر اعظم وی پی سنگھ نے اپنی یوم آزادی کی تقریر میں اعلان کیا کہ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر قومی تعطیل ہوگی۔ یہ اعلان ایک تاریخی فیصلے کے طور پر درج ہوا۔ مولانا کی بھرپور جدوجہد اور حضور اکرمؐ سے عقیدت کی بدولت آج ہر سال یہ دن پورے ملک میں قومی تعطیل کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ آل انڈیا خلافت کمیٹی اور دیگر مسلم تنظیموں نے مولانا اعظمی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ انہیں صحت و سلامتی عطا کرے۔ اس سال پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کو 1500 برس مکمل ہوئے ہیں اور اس موقع پر مختلف تقریبات اور جلوسوں کا انعقاد جاری ہے اور عید میلاد النبی کے موقع پر مولانا مولانا اعظمی کی خدمات کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔

عدل وانصاف، امن وسکون اور زندگی کی اصل حقیقت

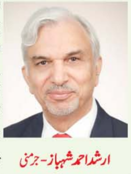

ارشد احمد شہباز - جرمنی

انسان جب اپنی تخلیق کے راز پر غور کرتا ہے تو ایک حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کی بقا اور ترقی کسی ایک پہلو پر نہیں بلکہ اجتماعی اصولوں پر موقوف ہے۔ ہر انسان، ہر قوم اور ہر معاشرہ اُس وقت تک مکمل ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کی بنیاد عدل، انصاف، محبت اور امن پر نہ رکھی جائے۔ اگر کوئی فرد یا قوم اپنی بنیاد صرف طاقت، دولت یا اقتدار پر رکھے تو وہ ڈھانچہ عارضی اور کمزور ثابت ہوتا ہے اور جلد یا بدیر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس، جب کسی معاشرے کی بنیاد عدل، انصاف اور امن پر رکھی جاتی ہے تو وہ نہ صرف مستحکم اور دیرپا ہوتا ہے بلکہ نسل در نسل انسانیت کو سکون، روشنی اور روحانی اطمینان عطا کرتا ہے۔

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ انسانی زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہمیشہ عدل اور امن رہی ہے۔ یہی اصول انسانیت کی اصل حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔ عدل و انصاف کا مفہوم یہ ہے کہ ہر فرد کو اس کا حق دیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔ یہ کسی مخصوص زمانے یا علاقے کا نہیں بلکہ ہر دور اور ہر معاشرے کا لازمی فریضہ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ۔
(سورت النساء)

ترجمہ۔ "یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ کرو"۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عدل صرف عدالتی فیصلہ یا حکومتی فریضہ نہیں بلکہ ہر فرد، خاندان اور ریاست پر ایک مقدس ذمہ داری ہے۔ عدل کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان اپنے حق میں انصاف دیکھے اور کسی کے حقوق پامال نہ ہوں۔

اسلام نے اُس وقت عدل کی بنیاد رکھی جب دنیا طاقت کے زور پر چلتی تھی، قبائلی عصبیت اور طبقاتی فرق انصاف کو دبا دیتے تھے۔ ایسے وقت میں رسول اکرم ﷺ نے اعلان فرمایا۔ 'لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها'۔

یعنی اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ یہ اعلان عدل و انصاف کے ایسے معیار کی بنیاد تھا جس نے ظلم کے تمام جاہلی اصولوں کو چیلنج کر دیا۔

عدل وانصاف کے بغیر زندگی میں سکون اور امن کا تصور محض خواب ہے۔ امن انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ امن کے بغیر عبادت، تعلیم، تجارت اور ترقی سب بے معنی ہیں۔ لیکن امن محض طاقت سے قائم نہیں ہوتا۔ اگر انصاف نہ ہو تو امن وقتی سکوت سے زیادہ کچھ نہیں، جیسے بارود کے ڈھیر پر رکھا ہوا چراغ۔ حقیقی اور پائیدار امن صرف عدل سے ممکن ہے۔

قرآن کریم امن کے قیام کے لیے متوجہ کرتا ہے۔ فرمایا۔ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ۔
(سورۃ حم السجدہ)

ترجمہ۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک مددگار، جان نثار دوست بن جائے گا۔

> عدل وانصاف اور امن وسکون محض چند الفاظ نہیں بلکہ زندگی کی اصل حقیقت ہیں۔ انصاف معاشرے کو توازن بخشتا ہے، امن دلوں کو سکون عطا کرتا ہے، محبت ان دونوں کو جوڑتی ہے اور عبادت گاہوں کی حرمت یاد دلاتی ہے کہ روحانی و اخلاقی ذمہ داری کے بغیر حقیقی امن ممکن نہیں۔ آج کی دنیا کو جنگوں، نفرتوں اور آفات سے نجات دلانے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم عدل کو اپنے فیصلوں میں، انصاف کو اپنے رویوں میں، محبت کو اپنے دلوں میں اور عبادت گاہوں کی حرمت کو اپنی سوچ میں زندہ رکھیں۔ یہی وہ روشنی ہے جو انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر حقیقی خوشحالی اور سکون کی منزل تک لے جا سکتی ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ امن کا قیام صرف عدل سے نہیں بلکہ محبت، نرمی اور حسنِ سلوک سے بھی ممکن ہے۔

آج کے دور میں جہاں انسان اپنی خودغرضی اور مفادات کی خاطر عدل کو بھلا رہا ہے، وہاں عبادت گاہیں بھی ظلم کا نشانہ بن رہی ہیں۔ مساجد ہوں یا مندر، گرجے ہوں یا دیگر مقدس مقامات یہ سب روحانیت کے مراکز ہیں جو انسان کو اپنے خالق سے جوڑتے ہیں۔ ان پر حملہ دراصل انسانی اخلاقیات اور روحانی قدروں پر حملہ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا۔ (سورت الحج)

ترجمہ۔ "اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے"۔ اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ روکتا تو عبادت گاہیں مسمار ہو جاتیں۔ اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مختلف قوموں کے مابین ایک توازن قائم رکھا ہے تاکہ عبادت گاہوں کی حفاظت ہو اور انسان خدا کے ذکر سے محروم نہ ہو۔ گویا یہ محض مساجد ہی نہیں بلکہ تمام عبادت گاہیں خدائی حفاظت کے دائرے میں ہیں، کیونکہ یہ انسان کی روحانی نشوونما کا ذریعہ ہیں۔ جب انسان ان مقدس مقامات کی بے حرمتی کرتا ہے یا انہیں مٹانے کی کوشش کرتا ہے تو دراصل وہ خود اپنے وجود کی بنیادوں کو کھوکھلا کرتا ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی ظلم اور ناحق خون ریزی نے عبادت گاہوں کو اپنی لپیٹ میں لیا تو قدرتی آفات اور معاشرتی تباہ کاریاں اس کے پیچھے آئیں۔ یہ آفات انسان کو یاد دلاتی ہیں کہ عدل وانصاف اور عبادت کی حرمت کے بغیر حقیقی امن کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔

گزشتہ سات دہائیوں سے غزہ کی مظلوم سرزمین لہو میں نہائی جا رہی ہے۔ معصوم بچوں کی مسکراہٹیں بارود میں گم ہو چکی ہیں، ماؤں کی گودیں اجڑ گئی ہیں، اور بے گناہ انسانوں کا خون پوری انسانیت کے ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے۔ انصاف کے ترازو پر ظلم کا بوجھ اتنا بڑھ چکا ہے کہ وہ خون آلود ہو گیا ہے۔ غزہ کے شہید بچوں کی سسکیاں اور ماؤں کے آنسو دنیا کے سامنے یہ سوال بن کر کھڑے ہیں کیا انسانیت اب بھی زندہ ہے؟ یہ منظر یاد دلاتا ہے کہ عدل و انصاف کے بغیر امن وسکون کی کوئی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔

رسول اکرم ﷺ کی زندگی عدل و انصاف اور امن وسکون کی سب سے روشن مثال ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں کو معاف کر کے یہ دکھایا کہ اصل طاقت معافی اور رحم میں ہے۔ مدینہ کی ریاست میں آپ ﷺ نے تمام مذاہب کے لوگوں کے حقوق برابر رکھے اور کسی پر ظلم نہ ہونے دیا۔ "میثاقِ مدینہ" تاریخ کا پہلا ایسا معاہدہ تھا جس نے دنیا کو یہ سبق دیا کہ عدل و انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ امن کا گہوارہ نہیں بن سکتا۔

آج کے حالات پر نظر ڈالیں تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ عدل کی کمی نے دنیا کو بے سکونی کی آگ میں جھونک دیا ہے۔ طاقتور ممالک کمزور اقوام پر اپنی مرضی مسلط کرتے ہیں، وسائل لوٹے جا رہے ہیں اور عالمی ادارے انصاف قائم کرنے میں ناکام ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کے کئی خطے جنگ وجدل اور ظلم کا شکار ہیں۔

انسان کی اصل عظمت اس میں نہیں کہ وہ دوسروں پر کتنا زور ڈالتا ہے بلکہ اس میں ہے کہ وہ دوسروں کے دلوں کو کتنا سہارا دیتا ہے۔ ظلم وقتی طور پر کامیاب دکھائی دے سکتا ہے مگر تاریخ گواہ ہے کہ ظالم کبھی دیرپا نہیں ہوتا۔ محبت اور انصاف بظاہر کمزور لگ سکتے ہیں لیکن یہی وہ اصول ہیں جو صدیوں تک قائم رہتے ہیں۔ عدل اور احسان کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ احسان کا مطلب یہ ہے کہ محض انصاف پر نہ رکا جائے بلکہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور ایثار سے پیش آیا جائے۔ یہی اصول ایک ایسا معاشرہ پیدا کرتا ہے جہاں ہر دل سکون اور ہر گھر امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

آخرکار یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ عدل وانصاف اور امن وسکون محض چند الفاظ نہیں بلکہ زندگی کی اصل حقیقت ہیں۔ انصاف معاشرے کو توازن بخشتا ہے، امن دلوں کو سکون عطا کرتا ہے، محبت ان دونوں کو جوڑتی ہے اور عبادت گاہوں کی حرمت یاد دلاتی ہے کہ روحانی و اخلاقی ذمہ داری کے بغیر حقیقی امن ممکن نہیں۔ آج کی دنیا کو جنگوں، نفرتوں اور آفات سے نجات دلانے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم عدل کو اپنے فیصلوں میں، انصاف کو اپنے رویوں میں، محبت کو اپنے دلوں میں اور عبادت گاہوں کی حرمت کو اپنی سوچ میں زندہ رکھیں۔ یہی وہ روشنی ہے جو انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر حقیقی خوشحالی اور سکون کی منزل تک لے جا سکتی ہے۔

کائنات اور انسانی مستقبل

محمود خان، مانچسٹر

انسان صدیوں سے کائنات کے اسرار کو جاننے اور اپنے وجود کے مقصد کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ یہ سوال ہمیشہ سے انسان کے ذہن کو جھنجھوڑتا آیا ہے کہ اس کا مستقبل اس وسیع وعریض کائنات میں کیا ہوگا؟ کیا وہ ترقی اور روشنی کی جانب بڑھتا رہے گا یا اپنی ہی تخلیقات کا شکار ہو کر فنا کی وادی میں جا گرے گا؟ یا کچھ اسرار و رموز ایسے ہیں جنہیں جاننے کے لئے ابھی اور سفر کرنا پڑے گا۔ زندگی مسلسل رواں دواں ہے اس کی نئی جہتیں سامنے آ رہی ہیں جو معاشرتی تشکیل میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ آئیں! اس کے ہر پہلو پر غور کرتے ہیں۔

1۔ سائنسی وٹیکنالوجی نقطہ نظر

انسان نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت زمین کو چھوٹا کر دیا ہے۔ مصنوعی ذہانت، روبوٹکس اور بائیو ٹیکنالوجی انسان کو نئی صلاحیتیں بخش رہی ہیں۔ مستقبل میں انسان بیماریوں پر مکمل قابو پانے اور عمر کو بڑھانے کے قریب ہے۔

خلائی تسخیر نے انسان کے افق کو زمین سے آگے بڑھا دیا ہے۔ مریخ پر آبادکاری، چاند پر مستقل اسٹیشن، اور کائنات کے دیگر سیاروں کی تلاش انسان کی مستقبل کی ترجیحات ہیں۔

لیکن ساتھ ہی ماحولیاتی تبدیلی، ایٹمی اسلحہ، اور غیر متوازن ترقی بڑے خطرات ہیں جو انسان کے مستقبل کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔

2۔ مذہبی وروحانی نقطہ نظر

تمام الہامی مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کا یہ سفر عارضی ہے اور اصل منزل آخرت ہے۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق کائنات ایک دن فنا ہو جائے گی اور انسان اپنے اعمال کے مطابق جواب دہ ہوگا۔

مذہب یہ تعلیم دیتا ہے کہ اصل کامیابی صرف سائنسی یا مادی ترقی میں نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی ارتقاء میں ہے۔

اگر انسان اپنی تخلیق کے مقصد کو فراموش کرے تو اس کی تمام تر سائنسی فتوحات بھی بے معنی ہو جائیں گی۔

3۔ فلسفیانہ وفکری پہلو

فلسفیوں کے نزدیک انسان محض ایک جاندار نہیں بلکہ کائنات کا باشعور پہلو ہے۔ انسان کے ذریعے کائنات اپنی ذات کو پہچانتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ انسان اپنی توانائیاں کس سمت میں استعمال کرے گا؟

اگر وہ روحانیت، انصاف اور علم کو اپناتا ہے تو اس کا مستقبل تابناک ہوگا۔

لیکن اگر وہ صرف طاقت، لالچ اور خودغرضی کے پیچھے بھاگتا ہے تو اس کا مقدر تباہی کے سوا کچھ نہیں۔

4۔ سماجی واخلاقی پہلو

انسان کے مستقبل کا دارومدار صرف ٹیکنالوجی پر نہیں بلکہ اس کے اجتماعی رویوں پر بھی ہے۔ اگر انسان انصاف، امن، برابری اور ماحول کے تحفظ کو اپناتا ہے تو زمین ایک جنت بن سکتی ہے۔

بصورت دیگر غربت، جنگیں، اور ماحولیاتی تباہی انسانیت کو اندھیروں میں دھکیل سکتی ہیں۔

انسان اس وقت ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے۔ کائنات میں اس کا مستقبل دو واضح راستوں میں منقسم ہے:

1۔ روشنی اور تکمیل کا راستہ علم، امن، روحانیت اور کائنات کی مزید تسخیر۔

2۔ اندھیرے اور تباہی کا راستہ جنگیں، لالچ، ماحولیاتی بحران اور خود فنا۔

انسان کے آج کے فیصلے اس کے کل کا تعین کریں گے۔ اگر وہ عقل کو ایمان کے ساتھ جوڑ کر آگے بڑھے تو نہ صرف زمین بلکہ پوری کائنات اس کے قدموں میں ہوگی۔ معاشرتی تبدیلیاں ناگزیر ہیں۔ کیا انسان ان تبدیلیوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیار ہے اور کیا اس کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایک اور بھی نہایت اہم اور فکر انگیز سوال ہے۔ انسان کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو جب بھی کسی نئی سرزمین یا وسائل تک رسائی کا موقع ملا، قومیں اور طاقتیں اکثر آپس میں برسرِ پیکار ہوئیں۔ مثال کے طور پر نوآبادیاتی دور میں زمینوں اور وسائل کے لئے یورپی طاقتوں کی رقابت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ نئے جہان چاہے وہ سمندر پار ہوں یا خلا میں ہمیشہ کشمکش کا میدان بن سکتے ہیں۔

اب اگر انسان دوسرے سیاروں (چاند، مریخ یا مزید آگے) پر بسنے کی کوشش کرے گا تو چند امکانات ہیں:

1۔ وسائل کی دوڑ:

خلائی معدنیات (Rare Minerals, Helium-3 وغیرہ) اور توانائی کے ذخائر پر قبضے کے لئے مقابلہ شدت اختیار کر سکتا ہے۔ بڑی طاقتیں خلا میں اڈے قائم کر کے اجارہ داری چاہیں گی۔

2۔ قومی وسیاسی رقابتیں:

جس طرح زمین پر سرحدی جھگڑے ہیں، ویسے ہی سیاروں پر "کون سا علاقہ کس کا ہے" جیسے سوالات جنم لے سکتے ہیں۔ اگر کوئی قوم مریخ پر سب سے پہلے شہر بساتی ہے تو دوسری قوتیں اس کی بالادستی کو قبول کرنے میں تامل کریں گی۔

3۔ تعاون کی صورت:

دوسری طرف امکان یہ بھی ہے کہ انسان اپنی زمینی غلطیوں سے سیکھ کر خلا میں تعاون کرے، جیسا کہ انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن (ISS) ایک اچھی مثال ہے جہاں مختلف ممالک مل کر تحقیق کر رہے ہیں۔ اگر ایسی ہی اشتراک کی پالیسی اپنائی جائے تو جنگ کی بجائے مشترکہ ترقی کا راستہ کھل سکتا ہے۔

4۔ نجی کمپنیوں کا کردار:

اسپیس ایکس، بلیو اوریجن اور دیگر نجی ادارے اب خلا کے مستقبل میں اہم کھلاڑی ہیں۔ ان کا مقصد تجارتی فائدہ ہے، لہٰذا یہ "ریاستوں کی جنگ" کو "کارپوریٹ مقابلے" میں بدل سکتے ہیں۔ یہ بھی ایک نئی قسم کی سرد جنگ جیسا منظر پیش کر سکتا ہے۔

5۔ انسانی بقا کا سوال:

اگر زمین پر ماحولیاتی یا ایٹمی خطرات بڑھ گئے تو انسان کی خلا میں ہجرت محض مسابقت نہیں بلکہ بقا کی جدوجہد ہوگی۔ اس حالت میں شاید تعاون زیادہ ضروری سمجھا جائے گا۔ مستقبل کا سوال یہ ہے کہ کیا انسان اپنی فطرتِ رقابت کو ساتھ لے کر جائے گا یا خلا میں ایک نئی تہذیب کی بنیاد ڈالے گا؟

روزنامہ صحافت

منی پور میں امن کی پہل

منی پور میں تقریباً دو سال سے جاری تنازعہ کے درمیان، متعلقہ فریقوں کی شرائط کی وجہ سے کسی معاہدے پر پہنچنا مشکل ہوگیا تھا۔ لیکن اب جب کہ حکومت اور کوکی زو نے ایک حل تلاش کرنے پر اتفاق کیا ہے، ریاست میں امن کی واپسی کی امید کی جاسکتی ہے۔ کوکی۔زو کمیونٹی کی دو بڑی تنظیموں نے جمعرات کو حکومت کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے جس میں انہوں نے منی پور کی علاقائی سالمیت کو برقرار رکھنے، نامزد کیمپوں کو حساس علاقوں سے منتقل کرنے اور ریاست میں طویل مدتی امن واستحکام لانے پر کام کرنے پر اتفاق کیا۔ اب تک کا سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ متضاد گروپوں کے درمیان بات چیت کا قیام ایک بڑا چیلنج بنا ہوا تھا اور اس کی وجہ سے حل کے کسی راستہ پر آگے بڑھنا ممکن نہیں تھا۔ تاہم اب بھی اس معاہدے کے زمین بوس ہونے اور مسئلے کے مستقل حل کے بارے میں خدشہ موجود ہے۔ درحقیقت، مئی 2023 میں شروع ہونے والے تنازع اور تشدد کی پیچیدہ نوعیت کے بعد کچھ اہم نکات پر طے پانے والے معاہدے کو سب کے لیے حتمی اور قابل قبول حل کے طور پر دیکھنا قبل از وقت ہوگا۔ لیکن اس بات چیت میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ریاست میں تنازعات اور تشدد سے متاثر ہونے والے ایک اہم گروپ کی نمائندگی کرنے والی کوکی-زو تنظیموں نے حصہ لیا اور منی پور کی علاقائی سالمیت کو برقرار رکھنے پر ایک معاہدہ ہوا۔ اس سے قبل کوکی تنظیموں نے کئی بار کہا تھا کہ وہ اس وقت تک کسی بھی معاہدے کو قبول نہیں کریں گے جب تک کہ ان کی علیحدہ پہاڑی ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقہ کا مطالبہ پورا نہیں ہوتا۔ یہ حکومت کے لیے سب سے بڑا چیلنج تھا۔ اس تناظر میں، اگر کوکی-زو کے دو گروپوں اور مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان علاقائی سالمیت کو برقرار رکھنے پر کوئی معاہدہ ہوتا ہے، تو اسے منی پور میں جاری تنازعات اور محاذ آرائی کو ختم کر کے مسئلے کے مستقل حل کی طرف بڑھنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم اس معاہدے میں ایک متوازی رکاوٹ یہ ہے کہ منی پور کے ناگوں کی اعلیٰ تنظیم نے آزادانہ نقل وحرکت کے نظام کو ختم کرنے اور ہندوستان-میانمار سرحد پر باڑ لگانے کے خلاف احتجاج میں تجارتی پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دوسری جانب، کوکی-زو کونسل نے کہا ہے کہ معاہدے کو میتی کی آبادی اور کوکی-زو علاقوں کے درمیان بفر زون میں کسی قسم کی نقل وحرکت کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ لوگوں کی محفوظ نقل وحرکت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ظاہر ہے کہ کوکی زو گروپوں کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے باوجود مسئلہ کے مستقل حل اور ریاست میں مکمل امن کی امید ہی کی جاسکتی ہے۔ میتی برادری کو قبائلی درجہ دینے کے سوال پر ریاست میں شروع ہونے والے تنازعہ نے وہاں کی کوکی اور میتی برادریوں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کردیا ہے کہ اسے حل کرنا ابھی تک ممکن نہیں ہوسکا ہے۔ منی پور میں نسلی تشدد کے درمیان کئی خواتین کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور اب تک ڈھائی سو سے زیادہ لوگ جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے کوکی زو تنظیموں کے ساتھ گفتگو اور امن کی راہ میں بات چیت قائم کرنے کی پہل پہلے کیوں نہیں کی گئی؟۔

دینی تعلیم ہی نسلوں کو ارتداد سے بچا سکتی ہے

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

آج کا مسلمان سماج ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے جہاں سب سے بڑا خطرہ ہماری نئی نسل کی فکری اور دینی بقا کو لاحق ہے۔ ٹیکنالوجی کی برق رفتاری اور ترقی کی چمک دمک نے سہولتیں تو عطا کی ہیں مگر ذہن و دماغ کو اتنا الجھا دیا ہے کہ صحیح اور غلط کی پہچان دھندلا گئی ہے۔ نوجوان، جو کسی بھی قوم کا اصل سرمایہ اور مستقبل کی امید ہوتے ہیں، آج فکری بحران، روحانی خلا اور بے راہ روی میں مبتلا ہیں۔ یہ بحران عارضی یا سطحی نہیں بلکہ ان کی دینی شناخت اور ایمانی اساس کو براہ راست نشانہ بنا رہا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں ارتداد کی لہر صاف دکھائی دے رہی ہے اور اس کے اثرات ہمارے ملک میں بھی نمایاں ہونے لگے ہیں۔ ایسے حالات میں نئی نسل کو گمراہی اور الحاد سے محفوظ رکھنے کے لیے سب سے مؤثر اور لازمی ڈھال صرف اور صرف دینی تعلیم ہے، جو نسلوں کو ایمان کی روشنی عطا کرتی ہے اور ان کے قدم کو استقامت بخشتی ہے۔

والدین کے لیے اپنی اولاد کے حق میں سب سے قیمتی سرمایہ مال و دولت یا جائیداد نہیں بلکہ دینی تعلیم ہے۔ اگر بچپن ہی سے اولاد کے دل و دماغ کو قرآن و سنت کی روشنی سے منور کیا جائے تو وہ فکری الحاد اور ارتداد کے جال میں کبھی گرفتار نہیں ہوں گے۔ آج ہمارے گھروں سے دینی ماحول تیزی سے رخصت ہو رہا ہے۔ والدین اولاد کی نافرمانی، ادب کی کمی اور اخلاقی بگاڑ پر شکوہ کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ان بگاڑوں کی جڑ کہاں ہے۔ جب ہر چیز کو دنیاوی فائدے اور مادی کامیابی کے پیمانے پر پرکھا گیا اور دین کو محض ایک رسمی عمل یا ثانوی درجہ دیا گیا تو وہ آہستہ آہستہ زندگیوں سے دور ہوتا چلا گیا۔ یہ دوری بڑھتے بڑھتے ایسی خلیج میں بدل گئی ہے جسے پر کرنا دن بدن مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ نے جہاں علم کے نئے دروازے کھول دیے ہیں وہیں شکوک و شبہات کے بازار بھی سجا دیے ہیں۔ نوجوانوں کے سامنے ہر وقت سوالات اور وسوسے گردش کرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کے پاس قرآن و سنت کی مضبوط بنیاد نہ ہو تو وہ آسانی سے گمراہ کن نظریات اور لادین فلسفوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مغربی دنیا نے مذہب کو صرف ذاتی اور انفرادی معاملہ قرار دے کر اجتماعی زندگی سے الگ کر دیا اور اب یہی سوچ آہستہ آہستہ ہمارے نوجوانوں کے ذہنوں میں بھی سرایت کر رہی ہے۔ یہی ارتداد کی پہلی سیڑھی ہے جس پر قدم رکھنے کے بعد ایمان کا وجود رفتہ رفتہ مٹنے لگتا ہے۔ اس زہر کا تریاق صرف دینی تعلیم ہے جو نوجوان کو سوچنے کا صحیح زاویہ، ایمان کی حفاظت کا شعور اور عمل کا عزم دیتی ہے۔ ہمارے سماج میں مکاتب اور مساجد کا کردار ہمیشہ سے بنیادی رہا ہے۔ یہ وہ مراکز ہیں جہاں بچے اپنی ابتدائی تعلیم کے ساتھ قرآن کی روشنی بھی حاصل کرتے ہیں اور دین کے ساتھ ابتدائی تعلق قائم ہوتا ہے۔ آج وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ ہر محلے میں مکاتب قائم ہوں تاکہ بچوں کے دل میں ایمان کی جڑ بچپن سے ہی مضبوط ہو جائے۔ لیکن افسوس کہ والدین کی ترجیحات بدل گئی ہیں۔ انگلش میڈیم اسکول اور مہنگی دنیاوی تعلیم پر فخر کیا جاتا ہے جبکہ مکتب کو وقت کا ضیاع سمجھا جاتا ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ نئی نسل ایمان پر قائم رہے۔ اگر ایمان محفوظ ہے تو سب کچھ محفوظ ہے اور اگر ایمان جاتا رہا تو کچھ باقی نہیں بچتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اپنی اولاد کی دینی تربیت کو نظرانداز کیا تباہی نے ان کا راستہ روک لیا۔

اندلس میں مسلمانوں نے سات سو سال تک حکومت کی مگر جب دینی تعلیم اور دینی روح کمزور ہوئی تو وہاں کی نسلیں دین سے کٹ گئیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام کی شاندار تہذیب وہاں سے مٹ گئی۔ بغداد علم و ثقافت کا مرکز تھا لیکن جب نئی نسل کو دینی بنیاد سے دور کر دیا گیا تو اس کے در و دیوار بھی ڈھیر ہو گئے۔ برصغیر میں بھی جب مسلمانوں نے اپنی اولاد کو صرف دنیاوی تعلیم پر لگا دیا اور دینی تربیت سے غفلت برتی تو انگریزوں نے ان کے ایمان پر وار کیا اور یہاں کی تہذیب کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ یہ سب تاریخ کے ایسے سبق ہیں جو ہمیں خبردار کرتے ہیں کہ اگر دینی تعلیم کو ترجیح نہ دی تو ارتداد کی شکل میں آنے والی نسلیں ہم سے سب کچھ چھین لیں گی۔

زمانہ بدلتا رہتا ہے لیکن دین کے اصول کبھی نہیں بدلتے۔ آج کے دور میں فتنوں کی یلغار لمحوں میں پھیلتی ہے۔ موبائل اور انٹرنیٹ کی اسکرین سے نکلنے والے خیالات چند لمحوں میں کروڑوں ذہنوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان کا مقابلہ صرف وہی نسل کرسکتی ہے جس کے پاس ایمان کی ڈھال اور دین کا شعور موجود ہو۔ قرآن نے صاف الفاظ میں کہا ہے: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ"۔ یہ حکم والدین پر براہ راست عائد ہوتا ہے اور اس کا عملی طریقہ یہی ہے کہ گھروں میں قرآن اور سیرت النبی ؟ کا مطالعہ عام کیا جائے، مساجد میں مکاتب قائم کیے جائیں، طلبہ کے لیے دینی حلقے اور بزمیں بنائی جائیں اور دینی تعلیم کو دلچسپ، پرکشش اور فہم کے قریب انداز میں پیش کیا جائے تاکہ بچے دین کو بوجھ نہ سمجھیں بلکہ دل سے قبول کریں اور اس پر عمل کو اپنی سعادت سمجھیں۔

موجودہ تعلیمی نظام بھی اس وقت ایک بڑے سوالیہ نشان کے طور پر سامنے ہے۔ اسکولوں اور کالجوں میں نصاب اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ دین اور مذہب کو یا تو نظرانداز کیا جاتا ہے یا صرف رسمی حیثیت دی جاتی ہے۔ ایک طالب علم کئی زبانیں، کئی علوم اور کئی ہنر سیکھ لیتا ہے لیکن اسے اپنے دین کے بنیادی عقائد، عبادات اور اخلاقی اصولوں کی خبر نہیں ہوتی۔ یہی خلا ارتداد کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ اگر اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں دین کی بنیادی تعلیم کو لازمی نہ بنایا گیا تو آنے والا وقت اور زیادہ خطرناک ہوگا۔ نئی نسل نہ صرف اپنی دینی شناخت کھو بیٹھے گی بلکہ اپنی تاریخ اور اپنے کلچر سے بھی کٹ جائے گی اور یہ محرومی نسلوں کو ذہنی غلامی کے اندھیروں میں دھکیل دے گی۔

اساتذہ کی ذمہ داری بھی بہت اہم ہے۔ استاد صرف کتاب کا سبق نہیں پڑھاتا بلکہ شاگرد کے کردار کو بھی تراشتا ہے۔ اگر استاد خود دین دار ہو، سادہ زندگی گزارنے والا ہو اور اپنے شاگردوں کے سامنے عملی نمونہ بنے تو شاگرد بھی دین کی روشنی کو قبول کریں گے۔ اسی طرح والدین اگر اپنی زندگی میں دیانت، عبادت، صلہ رحمی اور خدمت کو شامل کریں تو اولاد کے لیے یہ سب باتیں نصیحت نہیں بلکہ عملی سبق بن جائیں گی۔ محض زبانی ہدایت سے بچے دین دار نہیں بنتے بلکہ عملی کردار کے اثر سے وہ متاثر ہوتے ہیں۔ آج کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ ہر مسلمان گھر کو دین کی خوشبو سے معطر کیا جائے، ہر بچے کے دل میں قرآن کا نور اتارا جائے اور ہر نوجوان کو دین کے فہم اور شعور سے لیس کیا جائے۔ اگر ہم نے اپنی نئی نسل کی فکری حفاظت نہ کی اور ارتداد کے طوفان کو روکنے کے لیے دینی تعلیم کا سہارا نہ لیا تو آنے والے دنوں میں نہ صرف ہماری پہچان بلکہ ہمارا وجود بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔ والدین کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ بڑی جائیداد یا دنیاوی کامیابیاں دے کر وہ مطمئن نہیں ہو سکتے۔ یہ سب کچھ وقت کے ساتھ ختم ہوسکتا ہے لیکن ایمان اگر سلامت رہا تو دنیا بھی سنورے گی اور آخرت بھی۔ ارتداد کے اندھیروں کو مٹانے کا واحد چراغ دینی تعلیم ہے اور یہ چراغ ہر گھر میں روشن ہونا ناگزیر ہے۔

پرامن جدوجہد سے جیل کی کوٹھری تک!

محمد براہیم خلیل سبیلی

آج عمر خالد، شرجیل امام، خالد سیفی اور ان کے دوستوں کے نام ہندوستانی جمہوریت کی تاریخ میں قربانی، حق گوئی اور مزاحمت کے طور پر درج ہوچکے ہیں۔ یہ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے اپنے علمی اور فکری کردار سے اس بات کو اجاگر کیا کہ حکومت سے اختلاف رائے کوئی جرم نہیں بلکہ جمہوری ریاست کی بقاء کے لئے بنیادی شرط ہے۔ ان کی جدو جہد اس وقت سامنے آئی جب حکومت نے 2019 میں شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) اور نیشنل رجسٹر آف سٹیزنس (این آر سی) متعارف کرایا تھا۔ بظاہر یہ قوانین انتظامی نوعیت کے دکھائے گئے؛ مگر ان کی اصل روح ملک کے کروڑوں شہریوں کے لئے شہریت کے بحران اور بنیادی حقوق کی پامالی تھی۔ اس وقت جب پورے ملک میں خوف و ہراس اور خاموشی کی فضا قائم کی جارہی تھی اس وقت عمر خالد، شرجیل امام اور ان کے ساتھیوں نے حکومت کے خلاف آواز بلند کی اور عوام کو یہ باور کرایا کہ اگر آج سوال نہ کیا گیا تو ہماری آنے والی نسلیں غلامی، شہر بدری اور جلا وطنی کے اندھیروں میں ڈھکیل دی جائیں گی۔

عمر خالد اپنے طالب علمی کے زمانے سے ہی جری اور بہادر تھے۔ وہ ہمت اور بے خوفی کے ساتھ عوامی مسائل پر آواز اٹھاتے رہے۔ وہ اس اصول پر قائم تھے کہ تشدد مسائل کا حل نہیں، بلکہ اتحاد، یکجہتی اور عدم تشدد ہی جمہوریت کو مضبوط بناتا ہے۔ شرجیل علمی و تحقیقی مزاج رکھنے والے نوجوان ہیں۔ انہوں نے جواہر لال نہرو یونیورسٹی جیسے بڑے ادارے میں تاریخ اور معاشرت پر گہرا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ یہ پیغام دینا شروع کیا کہ ہندوستان کے آئین نے سب کو برابری، انصاف اور آزادی کا حق دیا ہے؛ اگر اس کے باوجود کوئی قانون ان بنیادی اصولوں کے منافی ہو تو عوام کا فرض ہے کہ وہ پر امن احتجاج کے ذریعہ اس کا مقابلہ کریں۔ ان کی تحریروں میں ایک علمی استدلال ہوتا جو صرف نعرے بازی تک محدود نہیں تھا؛ بلکہ آئین اور تاریخ کے حوالوں کے ساتھ حقیقت کو اجاگر کرتا تھا۔ خالد سیفی نے بھی اپنی علمی سرگرمیوں سے دہلی کی عوامی زندگی میں ایک نمایاں مقام بنایا تھا۔ وہ کمیونٹی اور تنظیم سازی میں پیش پیش رہے، بے سہارا لوگوں کی قانونی اور مالی امداد ان کا نصب العین تھا۔ ان کے کردار کی اصل خصوصیت یہ تھی کہ وہ پس منظر میں رہ کر بھی ہمیشہ مظلوم طبقات کے ساتھ کھڑے رہے اور ان کے مسائل کو ارباب اختیار تک پہنچانے کی کوشش کی۔

ان تینوں اور ان کے رفقاء کی جدو جہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ ریاستی ادارے ان کی بات سننے کے بجائے ان پر نظر رکھنے لگے۔ 2020 کے دہلی فسادات کے بعد ان پر الزام لگایا گیا کہ یہ سب کے سب ایک بڑی سازش کا حصہ ہیں۔ حالانکہ عدالتوں میں آج تک ایسا کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا جاسکا جو انہیں براہ راست تشدد میں ملوث ہونا ثابت کرسکے۔ اس کے باوجود انہیں یو اے پی اے جیسے سخت قوانین کے تحت جیلوں میں ڈالا گیا؛ جہاں وہ پچھلے پانچ چھ سالوں سے اندھیری کوٹھری کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ اس اثنا میں ان کی ضمانت کی کئی درخواستیں مسترد کی جاچکی ہیں۔ جاریہ ماہ کی 2 تاریخ کو دہلی ہائی کورٹ نے بھی پھر ایک بار ان تینوں سمیت دیگر افراد کی ضمانت کو رد کردیا ہے۔ اس فیصلے نے عوامی سطح پر یہ تاثر اور گہرا کردیا کہ شاید انصاف کی ترازو سب کے لئے برابر نہیں بلکہ مذہب اور شناخت بھی عدالتی رویوں کو متاثر کرسکتی ہے۔

اس سارے منظر نامہ میں ایک بڑی حقیقت سامنے آتی ہے۔ اور وہ ہے ان کا ہندو دوست کنہیا کمار... جو اسی ادارے کا پروردہ اور عمر خالد کا قریبی دوست تھا۔ احتجاجی مظاہروں میں شریک ہوکر ان کی آوازوں میں اپنی آواز ملایا کرتا تھا۔ دونوں کی فکر ایک جیسی تھی، دونوں کا مقصد ایک تھا مگر آج ہم سب جانتے ہیں کہ دونوں کی منزل الگ ہوچکی ہے۔ ایک جیل میں ہے اور دسرا آزاد۔ ایک پولیس اور عدالت کے چکر لگا رہا ہے جبکہ دوسرا سیاست کے دھارے میں شامل ہوکر کانگریس کے لیڈر کے طور پر جانا پہچانا جاتا ہے۔ اس کی ترقی اور آزادی اس بات کی غماز ہے کہ اکثریتی مذہب کی شناخت کس طرح ڈھال کا کام کرجاتی ہے۔ کنہیا کی سیاسی کامیابی اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ جو راستہ مسلمانوں کے لئے قید و بند اور ناکردہ گناہوں کی سزا ہے وہی ایک ہندو کے لئے ترقی اور عزت کا زینہ بن جاتا ہے۔ یہ تضاد صرف ایک شخص یا ایک واقعہ کی بات نہیں بلکہ پورے ہندوستانی سماج اور جمہوریت کے ظالم نظام کو ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ اگر اکثریتی طبقہ کے لوگ احتجاج کریں تو ان کے نعروں کو "آزادی رائے" کہا جاتا ہے، مزید ان کے لئے سیاسی زندگی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جب اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان وہی آواز بلند کرے تو ان کے نعروں کو "ملک دشمنی" قرار دیا جاتا ہے، اور ان پر ملک غداری کے مقدمات لگا کر جیلوں میں ٹھونسا جاتا ہے۔ آج بار بار عوام کے ذہنوں میں یہ سوال آتا ہے کہ آخر کب اس ملک میں ترازو کے پلڑے برابر ہوں گے؟ اور کب اقلیتوں کے لئے بھی وہی سیاسی اور سماجی آزادی نصیب ہوگی جو اکثریتی طبقے کو حاصل ہے؟

عمر خالد کی والدہ بارہا یہ کہہ چکی ہیں کہ ان کا بیٹا بے قصور ہے، صرف اس لئے سزا کاٹ رہا ہے کہ اس نے سچ کہا تھا۔ شرجیل امام کے خطوط اور اہل خانہ کی گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے قید و بند کے حالات کو اپنے مطالعہ اور سوچ کے ساتھ برداشت کیا۔ خالد سیفی کے وکلاء اور رفقا کا بیان ہے کہ ان پر جھوٹے مقدمات تھوپے گئے ہیں؛ تاکہ عوامی تحریک کو کمزور کیا جاسکے۔ قید کے دن صرف ان ہی کے لئے نہیں بلکہ ان کے اہل خانہ کے لئے بھی سخت آزمائش ہے۔ جہاں انتظار، ملاقاتیں، اور مقدمے کی تاریخ سب کچھ ایک مستقل اذیت بن جاتے ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود اب بھی ان کے چہروں پر عزم اور ہمت کی جھلک باقی ہے۔ عمر خالد، شرجیل امام اور ان کے دوستوں کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے آئین اور جمہوریت کے حق میں آواز بلند کی تھی۔ ان کی جدو جہد دلیل اور پرامن احتجاج پر مبنی تھی؛ لیکن ان کا مذہب ان کے لئے جرم بنادیا گیا۔ دوسری طرف کنہیا کمار کا وہی کردار اسے عزت، شہرت اور سیاسی کامیابی دلا رہا ہے۔ یہ منظرنامہ موجودہ دور کی ناانصافی کو بیان کرتا ہے اور اس کے ساتھ مستقبل کے مؤرخین کے لئے ایک بڑا سوال چھوڑتا ہے کہ آیا اختلاف رائے کو دبانے سے حکومتیں مضبوط ہوتی ہیں یا کمزور؟ کیا انصاف کے بغیر جمہوریت برقرار رہ سکتی ہے اور کیا ایک ریاست اپنے ہی شہریوں کے ساتھ صرف مذہب اور شناخت کی بنیاد پر دوہرا رویہ رکھ کر جمہوری کہلا سکتی ہے؟

تاریخ کا ہمیشہ سے یہی سبق رہا ہے کہ جبر وقتی ہوتا ہے اور حق دیرپا۔ آج یہ نوجوان اور ان کے دوست جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہیں؛ لیکن ان کے نظریات اور قربانیاں باہر کی دنیا میں زندہ و تابندہ ہیں۔ ان کی جدو جہد نے ملت کے لاکھوں دلوں میں سوالات پیدا کئے ہیں اور یہ سوالات کبھی دب نہیں سکتے۔ وقت ان کے خلاف فیصلے دے سکتا ہے لیکن تاریخ ہمیشہ ان کے حق میں فیصلہ سنائے گی۔ تاریخ جب فیصلہ سنانے پہ آتی ہے تو کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ اصل کامیابی انہیں کو ملتی ہے جو قوم و ملت کے لئے قربانی دیتے ہیں اور آزادی، عزت و وقار کے لئے قید و بند کی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ کنہیا کمار کی موجودہ کامیابی وقتی شہرت ہے، مگر خالد و امام و سیفی کی قربانیاں آنے والی نسلوں کے لئے رہنمائی کا چراغ بنیں گی۔ ان کی قربانیوں سے نئی نسل سیکھے گی کہ وقت کے ظالم اور جابر حکمران کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوجائیں، وہ ضمیر کی آواز کو خاموش نہیں کرسکتے۔ ان کی قید فکر کی آزادی کو اور طاقتور بناتی ہے اور ان کا جبر عزم و استقلال کو مزید حوصلہ بخشتا ہے۔ اصل میں یہی لوگ جمہوریت کے سپاہی ہیں جنہوں نے جبر کے اندھیروں میں سچائی اور انقلاب کی مشعل روشن کی اور یہ کبھی بجھائی نہیں جاسکتی۔

سوشل میڈیا کا غلط استعمال، خاندان اور سماج مختلف مسائل کا شکار!

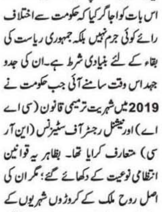

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

گزشتہ سے پیوستہ

بعض اوقات معمولی سی بات بھی غلط مفہوم اختیار کرلیتی ہے، خاندانوں اور دوستوں کے گروپس میں غیر ضروری بحث کے بجائے معلوماتی اور فائدہ مند مواد کو ترجیح دی جانی چاہیے تاکہ یہ گروپس، اختلافات کے بجائے تعلقات کو مضبوط بنانے کا ذریعہ بنے، ایسے گروپس کے ایڈمن کو بھی اپنی ذمہ داری نبھانی چاہیے، اگر کوئی تنازع سر اٹھائے تو فوری مداخلت کرکے معاملے کو سلجھانا اور اختلافات کو ختم کرنا ضروری ہے، ورنہ چھوٹی سی بات بڑے جھگڑے میں بدل سکتی ہے، یہ حقیقت ہے کہ اسوقت جائیداد کے بعد خاندانوں میں اختلافات اور تنازعات کی نئی وجہ سوشل میڈیا ہے، خوشی کے موقع پر مبارکباد نہ دو تو شکایت، اگر دی جائے تو اعتراض، تعلقات کی نئی آزمائش اور کسوٹی بن گیا ہے، معلوماتی اور فائدہ مند مواد کو ترجیح دیں تاکہ یہ گروپس اختلاف کے بجائے تعلقات کو مضبوط بنانے کا ذریعہ بنیں۔

یقیناً! سوشل میڈیا آج کے دور میں ایک طاقتور ذریعہ بن چکا ہے، لیکن اس کا غلط استعمال سماج میں کئی نقصانات کا سبب بن رہا ہے اور اس سے کئی طرح کے مسائل پیدا ہورہے ہیں، آج کے جدید دور میں سوشل میڈیا نے دنیا کو ایک گلوبل ولیج میں تبدیل کر دیا ہے۔ فیس بک، واٹس ایپ، انسٹاگرام، ٹوئٹر اور دیگر پلیٹ فارمز کے ذریعے لوگ ایک دوسرے سے لمحوں میں جڑ جاتے ہیں۔ لیکن جہاں سوشل میڈیا نے زندگی کو آسان بنایا ہے، وہیں اس کا غلط استعمال سماج کے لئے شدید نقصان دہ ثابت ہورہا ہے، بغیر تصدیق کے خبریں وائرل کردی جاتی ہیں، جو اکثر جھوٹ یا گمراہ کن ہوتی ہیں۔ یہ جھوٹی خبریں فرقہ وارانہ فساد، بداعتمادی اور خوف و ہراس کو جنم دیتی ہیں، بعض لوگ سوشل میڈیا کا استعمال دوسروں کی کردارکشی یا مذاق اڑانے کے لئے کرتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان طبقہ اس کا شکار بنتا ہے، جوان کی ذہنی صحت پر منفی اثر ڈال سکتا ہے، سوشل میڈیا پر غیر ضروری طور پر وقت گزارنا، طلباء اور کام کرنے والے افراد کی کارکردگی پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ لوگ گھنٹوں اسکرین پر لگے رہتے ہیں، جس سے ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ زندگی متاثر ہوتی ہے ایسے ہی کئی بار لوگ اپنی ذاتی معلومات، تصاویر یا ویڈیوز سوشل میڈیا پر شیئر کردیتے ہیں، جو بعد میں غلط ہاتھوں میں جاسکتی ہیں اور بلیک میلنگ یا فراڈ کا ذریعہ بن سکتی ہیں، کچھ عناصر نفرت انگیز مواد پھیلا کر مختلف برادریوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سوشل میڈیا ایک طاقتور آواز اور اہم ذریعہ ہے، لیکن اس کا استعمال سوچ سمجھ کر اور ذمہ داری کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ سوشل میڈیا کو علم، آگاہی اور مثبت روابط کے لیے استعمال کریں، نہ کہ نفرت، جھوٹ اور نقصان پہنچانے کے لئے۔ سوشل میڈیا جہاں ایک جانب علم، معلومات اور باہمی روابط کا ذریعہ ہے، وہیں دوسری طرف یہ ارتداد (دین سے پھر جانے) جیسے سنگین فتنوں کا بھی ذریعہ بنتا جا رہا ہے۔ آج کا دور ٹیکنالوجی کا دور ہے اور سوشل میڈیا ہر فرد کی زندگی کا لازمی جزو بن چکا ہے۔ فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹک ٹاک، اور دیگر پلیٹ فارمز نے معلومات تک رسائی آسان بنا دی ہے۔ لیکن افسوس کہ ان ذرائع کا استعمال صرف مثبت مقاصد کے لئے نہیں ہورہا ہے، بلکہ یہ دین اسلام کے خلاف ایک خاموش مگر خطرناک مہم کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں، جس کے نتیجے میں ارتداد کا فتنہ بڑھتا جا رہا ہے۔ بہت سے یوٹیوب چینلز، فیس بک پیجز اور بلاگز ایسے افراد چلا رہے ہیں جو خود کو "فکر انگیز" یا "سوال اٹھانے والے ذہن" ظاہر کرتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ اسلام کے بنیادی عقائد پر حملے کرتے ہیں۔ نوجوان جب بغیر علم و تحقیق کے ایسے مواد کو دیکھتے ہیں تو ان کے ذہن میں دین کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایک مخصوص سوچ کو فروغ دیا جا رہا ہے کہ مذہب انسان کی ترقی میں رکاوٹ ہے، یا مذہب صرف ایک قدیم دقیانوسی نظام ہے جو جدید دور سے ہم آہنگ نہیں۔ یہ بیانیہ نوجوان نسل کو دین سے دور کر رہا ہے اور آہستہ آہستہ ارتداد کی طرف لے جا رہا ہے، مغربی افکار اور دہریت پر مبنی نظریات کو "سائنس" اور "عقلی سوچ" کے نام پر پیش کیا جاتا ہے، اور دین کو ایک دقیانوسی تصور بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ایسے ویڈیوز اور تحریریں نوجوانوں میں بڑھتی جا رہی ہیں، جو دین سے بےزاری اور آخر کار ارتداد پر منتج ہوتی ہیں۔ زیادہ تر نوجوان سوشل میڈیا سے متاثر اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس اسلامی عقائد کی مضبوط بنیاد موجود نہیں ہوتی۔ جب ان کے عقائد پر اعتراضات کیے جاتے ہیں، تو وہ ان کا علمی جواب نہیں دے پاتے اور شکوک و شبہات میں پڑ جاتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر باقاعدہ مہم کے ذریعے علمائے دین، مدارس اور اسلامی نظام کی توہین کی جاتی ہے، جس سے عوام الناس، خاص طور پر نوجوان، دین سے بدظن ہو رہے ہیں۔ ان حالات سے نمٹنے کیلئے مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

1. اسلامی تعلیمات کا فروغ:

والدین، اساتذہ اور دینی اداروں کو چاہیے کہ وہ بچوں اور نوجوانوں کو مضبوط عقائد اور دین کا درست فہم فراہم کریں۔

2. دینی اسکالرز کی آن لائن موجودگی:

مستند علماء کو سوشل میڈیا پر فعال ہو کر نوجوانوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کا علمی انداز میں جواب دینا چاہیے۔

3. بچوں کی آن لائن سرگرمیوں پر نگرانی:

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی سوشل میڈیا سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور انہیں مفید، مثبت اور دینی مواد کی طرف راغب کریں۔

4. شکوک کا حل مکالمے سے:

جو نوجوان دین کے بارے میں شکوک میں مبتلا ہوں، انہیں تنقید کا نشانہ بنانے کے بجائے ان سے مکالمہ کیا جائے اور ان کی الجھنوں کا احترام سے جواب دیا جائے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ارتداد کا فتنہ ایک سنجیدہ چیلنج بن چکا ہے، جس کا مقابلہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم علم، حکمت، برداشت، اور دین کی صحیح تعلیمات کے ساتھ نوجوان نسل کی رہنمائی کریں۔ ہمیں صرف تنقید نہیں، بلکہ تعمیری انداز میں سچائی کو پیش کرنا ہوگا، سوشل میڈیا کا مثبت استعمال اور منظم لائحہ عمل کے ذریعے سماج اور معاشرے میں بڑھتی دوریوں اور اختلاف وا انتشار سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

ختم شد

حلقوں کی ازسرنو حد بندی

تلنگانہ اسمبلی اور لوک سبھا کی نشستوں میں اضافہ متوقع

حیدرآباد:(یواین آئی) مردم شماری کے بعد ملک بھر میں حلقوں کی ازسرنو حد بندی کے لئے حکومت تیاری کررہی ہے۔ یہ عمل 2027 میں ہونے والی مردم شماری کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ دو سال قبل لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن فراہم کرنے کا بل منظور ہوا تھا، جو اگلے عام انتخابات سے نافذ ہونے کا امکان ہے۔ اس کے نتیجہ میں مختلف حلقوں میں نمائندگی کرنے والے کئی مرد اراکین کو سیاسی نقصان اٹھانا پڑسکتا ہے۔ اسی پس منظر میں حکمراں اور اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے لوک سبھا نشستوں کی تعداد میں اضافہ پر زور دیا جارہا ہے تاکہ سب کو موقع مل سکے۔ اگر نشستوں میں اضافہ کیا گیا تو ریاستی اسمبلی کے حلقوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہونے کے امکانات ہیں۔ اطلاعات کے مطابق خواتین ریزرویشن کو اگلے انتخابات سے ہی نافذ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے تحت لوک سبھا، راجیہ سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں ایک تہائی نشستیں خواتین کے لئے مخصوص ہوں گی۔ موجودہ لوک سبھا میں 543 نشستیں ہیں، جن میں تقریباً 180 خواتین کو دی جانی ہوں گی۔ اس سے بڑی تعداد میں مرد رہنما اپنی نشستوں سے محروم ہوں گے۔ سیاسی حلقوں میں بحث ہے کہ اس مخالفت کو کم کرنے کے لئے این ڈی اے حکومت لوک سبھا نشستوں میں اضافہ کرنے کی تجویز پر غور کررہی ہے۔ البتہ یہ طے نہیں ہوا کہ نشستوں میں کتنا اضافہ کیا جائے، آیا صرف 180 نشستیں بڑھائی جائیں یا آبادی کی بنیاد پر 50 فیصد اضافہ کیا جائے۔ اگر 33 فیصد کے حساب سے اضافہ کیا گیا تو تلنگانہ میں لوک سبھا کی نشستیں 17 سے بڑھ کر 23 ہو جائیں گی، اور اگر 50 فیصد اضافہ ہوا تو تعداد 25 تک پہنچ جائے گی۔ فی الحال ریاست میں 17 لوک سبھا حلقے ہیں اور ہر حلقے میں سات اسمبلی حلقے شامل ہیں، جس سے جملہ 119 نشستیں ہیں۔ 2014 میں بنائے گئے تنظیم جدید ایکٹ کے مطابق یہ تعداد 153 ہونی تھی لیکن قانونی مسائل کی آڑ میں اب تک اضافہ نہیں ہوا۔ 2027 کی مردم شماری کے بعد ملک گیر سطح پر حلقوں کی ازسرنو حد بندی کا کام ہوگا اور اگر تلنگانہ میں نشستیں 23 یا 25 ہوئیں تو اسمبلی نشستیں بھی بالترتیب 161 یا 175 تک ہوجائیں گی۔ اس کے مطابق قانون میں تبدیلی ناگزیر ہوگی۔ دوسری جانب جنوبی ہند کی جماعتیں آبادی کی بنیاد پر ہونے والی اس نئی حلقہ بندی کی سخت مخالفت کررہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے جنوبی ریاستوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی اور سیاسی نمائندگی میں ان کا حصہ کم ہو جائے گا۔ ان کا خدشہ ہے کہ مستقبل میں مرکزی حکومت صرف شمالی ہند کی نشستوں کے سہارے بنائی جاسکتی ہے، جس سے جنوبی ہند سیاسی اور ترقیاتی لحاظ سے پسماندگی کا شکار ہوجائے گا۔ اس پس منظر میں اب سب کی نظریں اس بات پر ہیں کہ مرکزی حکومت اس حساس مسئلہ پر کیا فیصلہ لیتی ہے۔

پٹنہ میڈیکل کالج اسپتال میں اپنے مطالبات کی حمایت میں نرسوں کی ہڑتال جاری، مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا۔

لارنس بشنوئی گروہ کے دو بدمعاش اسلحہ سمیت گرفتار

شری گنگانگر:(یو این آئی) راجستھان کے ضلع بیکانیر میں پولیس نے لارنس بشنوئی گروہ کے دو بدمعاشوں کو گرفتار کیا۔ پولیس ذرائع نے اتوار کے روز بتایا کہ ان ملزمان سے پانچ دیسی پستول، ایک میگزین اور 12 کارتوس برآمد کیے گئے ہیں، یہ ملزم بیکانیر میں کسی بڑی واردات کو انجام دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ دونوں ملزمان پر 25،25-000، 000 روپے کا انعام مقرر تھا۔ پولس نے بتایا کہ بیکانیر رینج کے پولیس انسپکٹر جنرل ہیمنت شرما اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کاوندر سنگھ ساگر کی نگرانی اور ہدایات کے تحت یہ کامیابی حاصل ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اس گروہ کی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھی جا رہی تھی۔ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر ایک خصوصی دستہ تشکیل دیا گیا، اور اس خصوصی دستے نے ہفتہ کی رات انہیں گرفتار کر لیا۔ پولیس نے بتایا کہ گرفتار ملزمان میں سے شرون سنگھ سوڈا، جو بجو کا باشندہ ہے، بدنام زمانہ اسلحہ اسمگلر ہے اور 'سوڈا' کے نام سے اپنا گروہ چلاتا ہے۔ دوسرا راجیش تروڑ کھاجوالا کا باشندہ ہے، وہ بھی بدنام زمانہ مجرم ہے۔ دونوں کے خلاف راجستھان سمیت مختلف ریاستوں کے تھانوں میں تقریباً 25 مقدمات درج ہیں۔ یہ مجبیر تھانہ علاقے میں حال ہی میں ہونے والی مارپیٹ کی واردات میں بھی ملوث تھے۔ تفتیش سے پتہ چلا کہ یہ لارنس بشنوئی گروہ کے رکن ہیری باکسر سے مسلسل رابطے میں تھے اور کسی بڑی واردات کی منصوبہ بندی کررہے تھے۔ شرون سنگھ سوڈا گجرات کے گاندھی نگر تھانے میں اغواء اور تاوان وصولی کے مقدمے میں بھی مطلوب تھا۔ چندروز پہلے کھاجوالا میں اس گروہ کے دو افراد کو گرفتار کیا گیا تھا، ہیری باکسر کے خلاف منظم جرائم اور اسلحہ ایکٹ کی سخت دفعات کے تحت مقدمہ درج ہے۔

حضرت صابر صاحب سفیر انسانیت تھے: منی کیل مہاراج

پیران کلیر/منگلور: حضرت صابر صاحب کے 757 ویں سالانہ عرس میں ایک شام صوفی سنتوں کے نام جو وقف بورڈ اتراکھنڈ

کے چیئرمین جناب شاداب شمس کے ذریعہ منعقد کی گئی تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر بولتے ہوئے منی کیل مہاراج (مہامنڈلیشور شری شری 1008) نے کہا کہ حضرت صابر صاحب صحیح معنی میں سفیر انسانیت تھے مزید کہا کہ ہندوستانی تہذیبی روایت میں ہمیشہ صوفی سنتوں نے محبت اور ایکتا کا پیغام دیا اس موقع پر چیئرمین وقف بورڈ جناب شاداب شمس نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ہمیں اپنے سماج کی وراثت پر نظر ہے اور اس روایت کے ذریعہ سماج کو متحد رکھنے میں صوفی اور سنتوں کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔

پاکستانی مہمان پنڈت لکشمن شربا مہاراج نے کہا کہ صوفی اور سنتوں نے پریم کے ساتھ انسانوں کو رہنے کا سلیقہ سکھایا ہے۔ فادر ڈاکٹر دیال نے کہا کہ تمام مذاہب انسانی خدمت پر زور دیتے ہیں اور یہی سچی عبادت ہے۔ پنڈت پردیپ جوشی جی مہاراج نے کہا کہ صوفی سنت کسی ایک دھرم کے نہیں بلکہ سمست مانوتا کے لئے قابل تعظیم ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرات بلاتفریق مذہب وملت لوگوں کی خدمت کرتے ہیں اور تمام انسانیت کو یک جان جانتے ہیں۔

پروفیسر تنویر چشتی نے کہا کہ صوفی سنت خدمت خلق اور محبت کے راستے پر چل کر انسانوں کی رہبری کرتے ہیں۔ صابر صاحب نے خود کھانا نہ کھا کر پتے چبائے اور لنگر دوسروں کو کھلایا اس طرح علاؤالدین علی احمد سے دنیا میں صابر صاحب کہلائے۔ اس موقع پر ضلع کے تمام سیاسی رہنما، دانشور شعراء، سجادگان، پیران کرام، صوفیا کرام نیز سماج کے ہر طبقہ سے متعلق لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے اور دلی مسرت کا اظہار کیا۔

سڑک حادثہ میں تین نوجوان ہلاک

حیدرآباد:(یواین آئی) آندھراپردیش کے باپٹلہ ضلع میں پیش آئے سڑک حادثہ میں تین نوجوان ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ کل شام ضلع کی کونڈوبوٹلہ واری پالم علاقہ میں اُس وقت پیش آیا جب بائیک کو لاری نے ٹکر دے دی۔ اس حادثہ میں تین نوجوان موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ مقامی افراد کی اطلاع پر پولیس وہاں پہنچی جس نے لاری کے ڈرائیور کو حراست میں لے لیا اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کر کے جانچ شروع کردی۔

خوردنی تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، چینی اور دالیں بھی سستی ہوئیں

نئی دہلی:(یواین آئی) گزشتہ ہفتے گھریلو تھوک اجناس بازار میں مندی کا رجحان دیکھا گیا۔ چاول کی اوسط قیمت میں کمی آئی، گیہوں کے دام بھی کم ہوگئے۔ خوردنی تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ رہا، جبکہ چینی اور دالوں میں ہفتہ وار نرمی دیکھی گئی۔ ہفتے کے دوران چاول کی اوسط قیمت 51 روپے کم ہوکر ہفتہ کے اختتام پر 3,776.83 روپے فی کوئنٹل رہی۔ وہیں، گیہوں تقریباً 7 روپے سستا ہوکر 2,848.96 روپے فی کوئنٹل پر فروخت ہوا۔ آٹے کی قیمت تقریباً مستحکم رہی اور ہفتے کے اختتام پر یہ 3,312.11 روپے فی کوئنٹل درج کی گئی۔ سرسوں کے تیل کی اوسط قیمت میں 63 روپے فی کوئنٹل کا اضافہ ہوا۔ مونگ پھلی کے تیل میں تقریباً 147 روپے اور بنسپتی میں 151 روپے فی کوئنٹل کی ہفتہ وار کمی ریکارڈ کی گئی۔ سویابین تیل 44 روپے اور سورج مکھی تیل 62 روپے سستا ہوا، جبکہ پام آئل میں 47 روپے فی کوئنٹل کی گراوٹ دیکھی گئی۔ گزشتہ ہفتے دالوں کی قیمتوں میں بھی کمی آئی۔ چنادال اوسطاً تقریباً 67 روپے فی کوئنٹل سستی ہوئی۔ اُڑد دال میں 30 روپے اور مونگ دال میں 52 روپے فی کوئنٹل کی نرمی دیکھی گئی۔ تُور دال میں 113 روپے کی گراوٹ آئی، جبکہ مسور دال 17 روپے فی کوئنٹل سستی ہوئی۔ گڑ-چینی: میٹھے کے بازار میں مسلسل دوسرے ہفتے نرمی دیکھنے کو ملی۔ گڑ کی اوسط قیمت 19 روپے فی کوئنٹل اور چینی کی قیمت 9 روپے فی کوئنٹل کم ہوگئی۔ سرکاری ویب سائٹ پر جاری خوردنی اجناس کی اوسط تھوک قیمتیں ہفتہ کے روز اس طرح رہیں۔ دال-دلہن: دال چنا 7893.92 روپے، مسور کالی 8092.38 روپے، مونگ دال 10051.69 روپے، اُڑد دال 10404.63 روپے، ارہر دال 10560.87 روپے فی کوئنٹل۔ اناج :(قیمتیں فی کوئنٹل) گیہوں دڑا 2848.96 روپے اور چاول 3776.83 روپے فی کوئنٹل۔ چینی-گُو :چینی ایس 4299.87 روپے اور گُو 4926.68 روپے فی کوئنٹل بولے گئے۔ خوردنی تیل :سرسوں تیل 17921.07 روپے، مونگ پھلی تیل 17527.72 روپے، سورج مکھی تیل 15361.17 روپے، سویا ریفائنڈ 13836.28 روپے، پام آئل 12312.60 روپے اور بناسپتی 14365.21 روپے فی کوئنٹل۔

پنجاب میں گینگسٹر گولڈی برار کا ساتھی گرفتار، اسلحہ برآمد

چنڈی گڑھ:(یو این آئی) پنجاب میں منظم جرائم کے خلاف ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے اینٹی گینگسٹر ٹاسک فورس (اے جی ٹی ایف) نے غیر ملکی گینگسٹر گولڈی برار کے ساتھی بلجندر سنگھ عرف رانچ کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل گورو یادو نے اتوار کو بتایا کہ ملزم سے پانچ پستول (32.بور) اور 10 کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ ہتھیار گولڈی برار کی ہدایت پر اس کے اہم ساتھی ملکیت سنگھ عرف کٹا بھائی کے ذریعے منگوائے گئے تھے۔ ملزم کی مجرمانہ تاریخ بھی ہے اور اس کے خلاف این ڈی پی ایس کے مقدمات درج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس پورے گٹھ جوڑ کو بے نقاب کرنے کے لیے مزید تحقیقات جاری ہیں۔

قومی نشان کی بے حرمتی کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جاسکتی: رجیجو

سری نگر:(یواین آئی) مرکزی وزیر برائے پارلیمانی واقلیتی امور کرن رجیجو نے حضرت بل درگاہ میں نصب قومی نشان اشوک چکر کی بے حرمتی اور توڑ پھوڑ کے واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: حضرت بل درگاہ امن کی علامت ہے۔ اس درگاہ کا پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ (ص) کے تبرکات کے ساتھ گہرا تعلق ہے جو اس مقام کو ایمان واتحاد کی علامت بناتا ہے۔ میں درگاہ حضرتبل میں نصب مقدس اشوک ایمبلم کی بے حرمتی کی شدید مذمت کرتا ہوں۔' یہ ردعمل اس وقت سامنے آیا جب جموں وکشمیر وقف بورڈ کی چیئرپرسن ڈاکٹر درخشاں اندرابی نے بھی اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے اسے ''دہشت گردانہ حملہ'' قرار دیا اور ملوث عناصر کے خلاف فوری قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک ویڈیو میں دیکھا گیا کہ چند افراد نے درگاہ

حضرت بل کے افتتاحی پتھر پر کندہ قومی نشان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ ان افراد نے دعویٰ کیا کہ مجسمہ سازی اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ دریں اثنا ڈاکٹر درخشاں اندرابی نے موصوف وزیر کا اس پوسٹ پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'جناب کرن رجیجو جی، ہم آپ کے ان الفاظ کے شکر گذار ہیں جموں وکشمیر وقف بورڈ کو آپ کی دوراندیش رہنمائی اور تعاون پر فخر ہے'۔ ان کا کہنا تھا: سال 2022 میں جموں وکشمیر میں نئے وقف بورڈ کی تشکیل کے بعد، پہلی بار سنٹرل وقف ایکٹ کے تحت، ہم نے وزیراعظم نریندر مودی کے شفافیت اور جوابدہی کے ساتھ ترقی کے وژن کے لیے خود کو وابستہ کیا'۔ انہوں نے مزید کہا: جموں وکشمیر میں وقف نظام کو غلط استعمال، غلط انتظام اور لوٹ کھسوٹ سے آزاد کرنا بہت مشکل کام تھا۔ ہمارے ترقیاتی مشن کو منوج سنہا کی قیادت والی یونین ٹریٹری انتظامیہ کا بھرپور تعاون حاصل ہوا'۔

منی پور میں دو سائبر مجرم اور دو انتہا پسند گرفتار

امپھال:(یواین آئی) اچھے تال میل کے ساتھ انجام دیے گئے آپریشنز کے دوران، منی پور پولیس اور سکیورٹی فورسز نے سائبر جرائم اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث متعدد افراد کو گرفتار کیا ہے۔ منی پور کے سائبر کرائم پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے کل تھوبل ضلع سے سائبر جرائم میں ملوث دو افراد کو گرفتار کیا جو فرضی بنک کھاتے چلا رہے تھے۔ گرفتار ملزمین دوسروں کو بینک کھاتے کھولنے کی ترغیب دیتے اور انہیں دوسرے سائبر مجرمین کے ساتھ مل کر سائبر دھوکہ دہی سے حاصل ہونے والے پیسے منتقل کرنے اور انہیں غیر قانونی طریقے سے جائز بنانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے تین موبائل فونز اور دیگر غیر قانونی چیزیں برآمد کی ہیں۔ ریکٹ کے دیگر اراکین کو تلاش کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ منی پور پولیس نے کل امپھال مغربی ضلع کے وانگوی پولیس اسٹیشن کے تحت ہاوریبی آونگ لیکائی میں ایک سرگرم کیڈر پریپاک کو گرفتار کیا۔ وہ مبینہ طور پر اس وادی علاقے میں دکانوں، کاروباری اداروں اور عوام سے دھمکی آمیز مالی تقاضے کر کے رقوم جمع کرنے میں ملوث تھا۔ اس کے قبضے سے ایک موبائل فون ضبط کیا گیا ہے۔ اسی دن، سکیورٹی فورسز نے تھوبل ضلع ہسپتال کے مضافات سے کے سی پی (پی ڈبلیو جی) کا ایک کیڈر گرفتار کیا ہے۔

اگر ایک بھی روہنگیا مسلمان یا بنگلہ دیشی کا نام حذف کیا گیا ہے تو ہمیں بتائیں: دگوجے

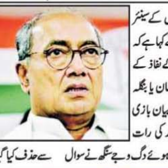

کھرگون:(یو این آئی) کانگریس کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمنٹ دگ وجے سنگھ نے کہا ہے کہ اسپیشل انٹینسیو ریویو (ایس آئی آر) کے نفاذ کے بعد سے اب تک ایک بھی روہنگیا مسلمان یا بنگلہ دیشی کی شناخت نہیں ہوئی ہے۔ محض بیان بازی سے عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ اتوار کی رات کھرگون میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے دگ وجے سنگھ نے سوال اٹھایا کہ جو پہلے سے ووٹر ہیں انہیں دوبارہ فارم بھرنے کے لیے کیوں کہا جارہا ہے۔ اگر روہنگیا یا بنگلہ دیشی فی الواقع ملک میں موجود ہیں تو حکومت کو بتانا چاہیے کہ کس پولنگ اسٹیشن میں کس گاؤں میں ایسا ایک نام بھی درج ہے۔ انہوں نے کہا، 'کیا کسی بنگلہ دیشی، روہنگیا مسلمان یا نیپالی کا نام ووٹر لسٹ سے حذف کیا گیا ہے؟ اگر ہاں، تو ہمیں بتائیں'۔

بھوپال: سڑکوں پر گڈھوں کے خلاف کانگریس کا انوکھا احتجاج، خلاباز کا ڈریس پہن کر کیچڑ میں لگایا بی جے پی کا جھنڈا۔

نوجوان کا گلا کاٹ کر قتل

بھیلواڑہ:(یو این آئی) راجستھان، بھیلواڑہ کے صدر تھانہ علاقے میں ایک نوجوان کا گلا کاٹ کر قتل کردیا گیا۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ متوفی کملیش سُتھار (30) آزادنگر کا باشندہ تھا اور ایک فنانس کمپنی کا ملازم تھا۔ اس کا دوست رنویر کملیش کے خلاف سوشل میڈیا پر دھمکی آمیز تبصرے کر رہا تھا۔ ہفتے کو کملیش اپنے ساتھیوں کے ساتھ رنویر کے گھر شکایت کرنے گیا اور رنویر کی بات اس کی ماں سے کرنے لگا۔ اسی دوران پیچھے سے رنویر آیا اور اُس نے تیز دھار ہتھیار سے کملیش کے گلے پر وار کردیا، جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔ اُسے فوراً اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اُسے مردہ قرار دے دیا۔

ٹکارام جولی اور گووند سنگھ دوتاسرا نے کہا کہ 'بی جے پی کی الٹی گنتی شروع ہوگئی'

امین پٹھان نے اسپورٹس سیل کے صدر کا چارج سنبھال لیا

جے پور،(پریس ریلیز): راجستھان کانگریس کمیٹی اسپورٹس سیل کے نومقررہ ریاستی صدر اور سابق ریاستی وزیر امین پٹھان نے آج ریاستی کانگریس دفتر میں ریاستی کانگریس صدر گووند سنگھ دوتاسارا، قائد حزب اختلاف ٹکارام جولی اور کانگریس کے کئی اراکین اسمبلی کی موجودگی میں چارج سنبھال لیا۔ اس موقع پر

ریاست بھر سے آئے کانگریس کارکنان اور حامی بھی موجود تھے۔ دفتر کے باہر منعقدہ ایک بڑی تقریب میں اپوزیشن لیڈر ٹکارام جولی اور ریاستی کانگریس صدر گووند سنگھ دوتاسرا نے امین پٹھان کو مبارکباد دی اور کہا کہ پٹھان کانگریس کو مضبوط کرنے کے لیے کام کریں گے اور کھیل اور کھلاڑیوں کے مفادات کے لیے بی جے پی کی اس ناکار حکومت کو سبق سکھانے کے لیے سڑکوں پر لڑیں گے۔ قائد حزب اختلاف ٹکارام جولی نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے امین پٹھان کو غیر ضروری طور پر ہراساں کیا اور ان کے خلاف کئی مقدمات درج کیے لیکن وہ ڈرے نہیں اور اس ناکارہ فرقہ پرست حکومت سے لڑ رہے ہیں۔ ریاستی کانگریس صدر گووند سنگھ دوتاسرا نے کہا کہ امین پٹھان اکیلے نہیں ہیں، پوری کانگریس پارٹی ان کے ساتھ کھڑی ہے، اس بی جے پی حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوگئی ہے۔ مرکز کی اور ریاست کی بی جے پی حکومت اپنی 5 سالہ میعاد پوری نہیں کرپائے گی، عوام ان کی چالاکیوں اور عوام دشمن پالیسیوں کو سمجھ چکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس حکومت میں کھلاڑیوں کے مفادات کے لیے کوئی کام نہیں کیا گیا، پچھلی حکومت کی نوجوانوں کے لیے اسکیمیں بھی روک دی گئیں۔ امین پٹھان نے کہا کہ پارٹی ہائی کمان اور ریاستی قیادت نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے، میں اس یقین پر قائم رہنے کی کوشش کروں گا اور پورے راجستھان میں کانگریس کو مضبوط کروں گا اور اس بی جے پی حکومت کی نیندیں اڑادوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کھلاڑیوں کے لیے لڑیں گے، گزشتہ ڈھائی سالوں میں کھلاڑیوں کے مفادات کے لیے کوئی کام نہیں کیا گیا، لوگوں کو بلاوجہ پریشان کیا جارہا ہے، اس حکومت نے اضلاع میں نئے اسٹیڈیم کی تعمیر بھی روک دی ہے، جب کہ کانگریس حکومت نے کھیل مہاکمبھ کا انعقاد کیا تھا اور ہر ضلع میں اسٹیڈیم بنائے تھے۔ پروگرام میں راجستھان ریاستی کانگریس کے رہنما اور ہزاروں کانگریس کارکنان اور عام لوگ شریک ہوئے۔ پی سی سی کے صدر گووند سنگھ دوتاسارا، قائد حزب اختلاف ٹکارام جولی، راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ نیرج ڈانگی، ایم ایل اے رفیق خان، امین کاغذی، ذاکر حسین گیساوات، حاکم علی، وکاس چودھری، تنظیم کے جنرل سکریٹری للت تونوال، راجستھان اقلیتی محکمہ کے صدر اور مدرسہ بورڈ کے چیئرمین پی ایم ڈی بھاجندرا، ایم ایل اے کے امیدوار پی سی سی کے صدر گووند سنگھ دوتاسرا۔ بافنا، وقف بورڈ کے چیرمین خانو خان بدھوالی، پی سی سی سکریٹری ایوب خان، میڈیکل سیل کے ریاستی صدر ڈاکٹر وکاس مہالا، ایجوکیشن سیل کے ریاستی صدر ابھیمنیو بھدوریا اور کئی کانگریسی لیڈران اور کارکنان موجود تھے۔ تقریب حلف برداری میں آنے والے مہمانوں نے انہیں اس ذمہ داری پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ امین پٹھان کھیلوں کے ہنر کے حقوق کی آواز بنیں گے اور ان کے مسائل پر فعال اور آواز سے کام کریں گے۔ اس موقع پر ملک اور ریاست میں اپنا نام روشن کرنے والے کئی نوجوان ہنرمندوں کو سابق وزیراعظم راجیو گاندھی کھیل رتن ایوارڈ سے نوازا گیا، جن میں دنیش دابی کوچ جوڈو کراٹے، کرشنا کمار پاریک ماروشری مسٹر ڈیزرٹ جیسلمیر، امیت جگنڈ فاؤنڈیشن کپ گولڈ میڈل مسٹر انڈیا، شاہ رخ خان ایس آر کے جیم، کملیشور خان، قومی کرکٹ بورڈ، یحییٰ خان، یاسر کے جم غفیر شامل ہیں۔ شوٹر، عبدالحمید قومی فٹ بال کھلاڑی، شاہد قریشی فیڈریشن کپ انڈیا، امر نقوی باڈی بلڈنگ کوچ نیشنل بلڈنگ باڈی بلڈنگ جج، محمد شاہنواز نیشنل کھلاڑی تھرو بال، مشرف قریشی ڈبلیو ڈبلیو ایف باڈی بلڈنگ کے صدر، رفیق خان فٹنس ٹرینز کو اعزاز سے نوازا گیا۔

جگدیش پور میں سہ روزہ جشن ولادت رحمت عالمؐ کا انعقاد

جلوس محمدی میں لاکھوں افراد کی شرکت، علماء کے بیانات

جگدیش پور: جگدیش پور (امیٹھی) میں 4، 5 اور 6 ستمبر کو پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ (ص) کے یوم ولادت کی تین روزہ تقریبات شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا۔ پہلے دن یعنی چوتھے دن مولانا محمد حسنین وارثی قاری اختر حسین نے اپنے خطاب کے ذریعے پیغام دیا۔ پہلے روز جشن کی صدارت سید قسیم اشرف عرف حسن میاں نے کی۔ 5 تاریخ کو دن کے وقت جگدیش پور میں جلوس محمدی کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلوس میں تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے شرکت کی۔ جلوس کی قیادت انجمن غنچہ اسلام کے چیئرمین محمد رفیق وارثی عرف علومیاں نے کی۔ اس بار سید شارق اشرف عرف عرشی میاں، مفتی منظور احمد مصباحی، کچھوچھہ شریف سے مولانا نوشاد اشرفی نے خصوصی طور پر جلوس کی صدارت کی اور وہاں موجود لوگوں کی حوصلہ افزائی کی۔ شام کو تقریب کی سرپرستی مولانا کلیم اشرف سجادہ نشین جائس نے کی۔ سید جمال میاں اشرف نے نعت پاک پڑھ کر لوگوں کو پیارے نبی کی محبت کی طرف راغب کیا۔ اس دوران بریلی سے تشریف لائے مولانا تبریز عالم قادری نے اصلاح معاشرہ پر تقریر کرتے ہوئے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے نوجوانوں کو دین کی راہ پر چلنے کی تلقین کی۔ مہاراشٹر کے شہر مالیگاؤں سے تشریف لائے ہوئے معروف شاعر عبدالواحد انصاری نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت پاک پیش کی۔ حافظ شفقت علی وارثی نے بہترین انداز میں نعت پاک پڑھی۔ 6 ستمبر کی

رات یعنی تیسرے دن تلاوت قرآن پاک کا مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں قریبی اضلاع سے نوجوان قاریوں اور حافظوں نے حصہ لیا۔ اس دوران حافظ وقاری نے مقابلے میں حصہ لیا اور تلاوت کلام پاک کی۔ اس مقابلے میں سینئر قاریوں اور حافظوں نے جج کے فرائض ادا کیے اور مقابلے میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ تیسرے دن کے اجتماع میں جائس شریف سے سید معراج اشرف جیلانی نے خصوصی طور پر تیسرے دن کے اجتماع کی صدارت کی۔ اور محفل کے اختتام پر معراج میاں صاحب نے دعا بھی کرائی۔ مولانا محمد عالم مصباحی، مولانا قاسم رضا پورے گوہر نے اپنے خطابات سے عوام کو شاندار پیغام دیا۔ مولانا التمش اشرفی اور فیصل علی نے تین روزہ اجتماع میں علمائے کرام کو مربوط کرنے میں فعال کردار ادا کیا! اس دوران اپنے خصوصی خطاب میں انجمن چیئرمین محمد رفیق وارثی نے جلوس ومجالس میں پنجاب اور آدھے ملک کے سیلاب زدگان کے لیے دعاؤں اور امداد کی درخواست کی! اس دوران انجمن کے سربراہ محمد رفیق وارثی عرف اللومیاں نے اجتماع میں تعاون کرنے پر ضلعی انتظامیہ، پولیس انتظامیہ بالخصوص مقامی پولیس انتظامیہ، محکمہ بجلی، واٹر کارپوریشن کے حکام کے ساتھ ساتھ محکمہ صحت کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر مفتی محمد افضل، مولانا طارق، قاری جمیل احمد، مولانا شاکر، مولانا عطاالرحمٰن، قاری امتیاز، مولانا صدرالدین، حاجی محمد الیاس، حاجی آفاق حیدر، گوس محمد، محمد نعیم نیتا، رضوان، محمد مہتاب عطاری، ارمان، فرحت علی، جاوید ہاشمی، اطہر علی، جاوید ہاشمی، حاجی محمد وسیم، حاجی محمد علی اور دیگر بھی موجود تھے۔ اس موقع پر اسماعیل، خان درزی عرف بلو، رام دیو گپتا، بہاری فیاض کلاتھ، حاجی پپو فروٹ، سریش یکیہ سیٹھی، اوما شنکر ساہو، آشیش، سشیل گپتا، شہاب الدین، سردار گولڈی، رادھیشیام سابق ایم ایل اے کے علاوہ ڈاکٹر اے کے عزیزی، ڈاکٹر محمد اسلم، ڈوگر نے خصوصی شرکت کی۔ اور ان کا تعاون اور تعاون مجلس اور جلوس میں تھا! اس موقع پر سرکاری اور غیر سرکاری اسپتالوں میں پھل وغیرہ تقسیم کیے گئے اور ان کی صحتیابی کے لیے دعائیں کی گئیں۔

بھدوہی: گنگا کی آبی سطح میں فی گھنٹہ تین سینٹی میٹر اضافہ

بھدوہی: (یواین آئی) پہاڑی علاقوں میں جاری بارش و باندھ سے پانی چھوڑے جانے کی وجہ جمنا ندی میں پوری طرح طغیانی ہے۔ جمنا کے پانی سے گنگا ندی میں سیلاب کے حالات بنے ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے اترپردیش کے بھدوہی میں گنگا کی آبی سطح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ سنٹرل واٹر کمیشن سیتا مڑھی سے موصول جانکاری کے مطابق لگاتار بارش ہونے سے بھدوہی میں گنگا کی آبی سطح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے ساحلی علاقوں کے باشندہ بھی خوف میں مبتلا ہیں۔ گنگا کی آبی سطح بڑھنے کی وجہ کونیا علاقے کے کھیت زیرآب ہو گئے ہیں۔

شاہجہاں پور میں سیلاب سے تباہی، کئی کالونیاں زیرآب

شاہجہاں پور: گرہ اور کھنوت ندیوں کے پانی کی سطح بڑھنے سے کئی کالونیاں زیرآب آگئی ہیں۔ انتظامیہ نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کام تیز کر دیا ہے۔ اے ڈی ایم ایف آر اروند کمار کشتی کے ذریعہ سب سے زیادہ متاثرہ سجاش نگر کالونی پہنچے اور متاثرہ خاندانوں میں دوپہر کے کھانے کے پیکٹ تقسیم کئے۔ وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور سریش کھنہ نے وارڈ نمبر 48 کے نثار جی محلہ کا دورہ کیا۔ انہوں نے سیلاب متاثرین میں امدادی سامان تقسیم کیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت ان کے ساتھ ہے۔ ساؤتھ سٹی کالونی میں ایم پی اروَن ساگر کے بیٹے ابھیشیک ساگر نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ متاثرہ لوگوں کو خوراک، پینے کا پانی اور دودھ جیسی ضروری اشیاء پہنچائیں۔ نظام پور گوٹیا پل کی اپروچ روڈ کو سیلاب میں نقصان پہنچا ہے۔ ڈی ایم دھرمیندر پرتاپ سنگھ نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور پی ڈبلیو ڈی کو حفاظتی بیریکیڈنگ اور اشارے لگانے کی ہدایت دی۔ یہ قدم گاڑیوں کی محفوظ نقل وحرکت کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ عزیز گنج، کانشی رام کالونی اور آواس وکاس کالونی میں سیلابی پانی بھر گیا ہے۔ ان علاقوں میں سیلابی پانی جس ذریعہ سے آتا ہے وہ ایک بڑا نالہ ہے۔ کانشی رام کالونی اور عزیز

گنج کے کونسلر آمنے سامنے آگئے۔ دونوں کالونیوں کے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ نالہ بند کرنے کے لیے مٹی کا ڈمپر منگوایا گیا۔ ایک طرف نے مٹی ڈالنے کی مخالفت شروع کر دی۔ جبکہ دوسری طرف مٹی ڈال کر نالے کو بند کرنا چاہتا تھا۔ دونوں فریق کافی دیر تک ڈٹے رہے۔ اطلاع ملتے ہی میونسپل کمشنر موقع پر پہنچ گئے۔ وہ دونوں فریقوں سے بات کر رہا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے نظام پور گوٹیا پل کی حالت اور سیلاب کی وجہ سے سڑک کے کٹاؤ کا جائزہ لیا اور محکمہ تعمیرات عامہ کے انجینئر کو حفاظتی اور بیریکیڈنگ کے کاموں کو بہتر طریقے سے انجام دینے کی ہدایت دی۔ ضلع مجسٹریٹ دھرمیندر پرتاپ سنگھ نے گرا ندی کے سیلاب کی وجہ سے نظام پور گوٹیا پل کی اپروچ روڈ کی حالت کا معائنہ کیا۔ انہوں نے محکمہ تعمیرات عامہ کے انجینئر مہیندر پال کو حفاظتی اور بیریکیڈنگ کا کام بہتر طریقے سے کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ انڈیکیٹرز اور ریفلیکٹرز بھی لگائے جائیں تاکہ گاڑیوں کو گزرنے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سیلابی پانی کی وجہ سے پل کے قریب سڑک کے کٹاؤ پر ریسکیو کام تیز رفتاری سے کیا جائے۔ محکمہ تعمیرات عامہ کی ٹیم سڑک کے کٹاؤ کی مرمت اور حفاظتی کام کر رہی ہے۔

نومنتخب انسٹرکٹرز میں تقرری نامے تقسیم

بہرائچ: (نامہ نگار) سال 2025 میں اترپردیش سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن کے اعلان کردہ حتمی نتائج میں، پیشہ ورانہ تعلیم میں منتخب کردہ مختلف ٹریڈ کے 1510 انسٹرکٹرز کو لوک بھون میں واقع آڈیٹوریم میں وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ذریعہ تقرری خط تقسیم کیے گئے۔ گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ

انسٹی ٹیوٹ بہرائچ میں منعقدہ پروگرام میں مہمان خصوصی ایم ایل اے نانپارا رام نواس ورما نے دیگر مہمانوں کے ساتھ ضلع میں 30 نئے تعینات ہونے والے انسٹرکٹرز کو تقرری نامہ تقسیم کیا۔ تقرری خطوط کی تقسیم سے قبل وزیر اعلیٰ کا پروگرام بھی براہ راست نشر کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی مسٹر ورما نے نئے تعینات ہونے والے انسٹرکٹرز کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کو پوری لگن اور لگن کے ساتھ نبھاتے ہوئے بچوں کے مستقبل کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے تعلیم یافتہ بچے کل ملک کا مستقبل ہوں گے۔ آپ سب ملک کے موجودہ حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں کو ہنرمند بنائیں۔ گووند کمار راؤ، سنیل کمار نشاد، ستیم اوجھا، رام چندر، اروند کمار ورما، روی کانت چوہان، موتو نجے سنگھ، نندلال گپتا، ول کانت شرما، پنکج کوجیا، سنت کمار، اشونی یادو، اوما کانت یادو، میکا سنگھ اور نیرج کمار۔ تقرری خط کی تقسیم کے پروگرام کے دوران، انسٹرکٹر مینکا سنگھ اور انوج نے اپنے تجربات شیئر کیے اور وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت سینئر اسسٹنٹ ڈی کے نے کی۔ ترپاٹھی۔ اس موقع پر سٹی مجسٹریٹ راجیش پرساد، ڈپٹی کمشنر این آر ایل ایم دھننجے سنگھ، ڈسٹرکٹ ایمپلائمنٹ آفیسر سنجے کمار، پرنسپل آئی ٹی آئی بہرائچ راجیش اور نانپارہ کے سنیل کمار مشرا، سینئر منیجر انوسویا اور راہول باجپائی کے ساتھ دیگر محکمانہ افسران اور ملازمین، دگ وجے سنگھ کے ساتھ دیگر معززین اور اشرافیہ اور نئے منتخب انسٹرکٹر موجود تھے۔

والدین عظیم نعمت ہیں ہر حال میں ان کا احترام اور اطاعت کریں: مظفر رومی

گورکھپور، اتوار کو جامعۃ الاصلاح اکیڈمی، نورنگ آباد میں بچوں کی دینی محفل منعقد ہوئی، حافظ رحمت علی نظامی نے تلاوت کلام پاک سے کیا اور نعت پاک پیش کی۔ بچوں سے خطاب کرتے ہوئے خصوصی ٹرینر سینئر استاد مظفر حسنین رومی نے کہا کہ بچوں کو ہر حال میں اپنے والدین کی اطاعت کرنی چاہیے، والدین کا ہر وہ فیصلہ لیتے ہیں جو ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے، والدین ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہیں، ان کا احترام کریں، ان کی اطاعت کریں، کتاب اور قلم سے دوستی کریں، ہر مہینے میں ایک کتاب ضرور پڑھیں، نیک بنیں، ہر برائی سے دور رہیں، والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں۔ مہمان خصوصی قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ توحید اور امن اسلام کی پہچان ہے اور انسانیت اسلام کی میراث، اسلام نے پوری دنیا کو توحید، امن اور انسانیت سے روشناس کرایا، قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان ہے، قرآن مجید ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک جس طرح نازل ہوا ہے ویسا ہی ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا، اب نہ کوئی نبی پیدا ہونے والا ہے اور نہ کوئی کتاب آنے والی ہے، جو قرآن کو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ آخر میں درود سلام کا ورد کرتے ہوئے ملک میں امن، ترقی اور بھائی چارے کے لئے دعا کی گئی۔

مدرسہ تعلیم القرآن میں سالانہ جلسہ سیرت النبیؐ

لکھنؤ: مدرسہ تعلیم القرآن فریدی پور، دوبگا لکھنؤ میں ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ جس میں محلے و اطراف کے لوگوں نے شرکت کی۔ جلسے کا آغاز حافظ محمد مدثر کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظامت کے فرائض مولانا عبدالمتین قاسمی نے انجام دئے۔ اس موقع پر بمدرسہ کے بچوں نے تعلیمی پروگرام پیش کیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا کفیل صدیقی نے سیرت رسول پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ قاری عبداللہ صدیقی، رحمت علی عرف راجو پہلوان و فیضان فیضی خادم مدرسہ ہذا نے نعت رسول وحمد باری تعالیٰ پیش کی۔ مولانا معراج احمد قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری کائنات انسانیت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ سے بڑھ کر کوئی اسوہ نہیں ہے۔ آپ کی زندگی ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہے۔ جو انسان بھی آپ کی سیرت کو اپنا کر اپنی زندگی گزارے گا وہ دونوں جہان میں کامیاب رہے گا۔

مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں فارغین کو دستار فضیلت وسند سے نوازا گیا

لکھنؤ: عالمی شہرت یافتہ تجوید وقرأت کا مرکز مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کا سالانہ جلسہ دستار بندی استاذ الحفاظ حافظ عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ ہذا کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ قاری محمد صدیق صاحب نے بتایا کہ ملک میں جہاں جہاں تجوید وقرأت کی تعلیم کا رواج ہے یہ سب دین ھے مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کی۔ انہوں نے کہا کہ حفاظ وقراء ہی نہیں بلکہ اکابر نامور علماء کرام امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی جیسی عظیم شخصیتیں پڑھ کر نکلی ہیں۔ اس سال بھی جن حفاظ کرام وقراء کو دستار فضیلت سے نوازا گیا ان میں حافظ محمد فواز، حافظ ظل الرحمان، حافظ محمد فضل، حافظ محمد فہد، حافظ محمد شیخ تحابش، حافظ محمد عظیم، حافظ محمد صدیق، حافظ محمد عیسی، حافظ ابوبکر، حافظ محمد علی حسن، حافظ فضیل احمد، حافظ محمد زبیر، حافظ محمد سمیر، حافظ زیب حسن، حافظ یونس، قاری افنان بیگ، قاری محمد عرفات، قاری محمد ارشاد، قاری شاہد خان اور قاری محمد جمال ہیں۔ جلسہ دستار فضیلت میں متولیان مدرسہ کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام موجود تھے۔ مولانا قاری محمد مبین صاحب نے بانی

مدرسہ عارف باللہ حضرت مولانا سید عین القضاۃ کا اور مدرسہ عالیہ فرقانیہ کا بڑے اچھے انداز میں تعارف کرایا۔ فارغین طلباء اور عوام کو نصیحتوں سے نوازا۔ جلسے کا اختتام قاری محمد عامر متولی مدرسہ ہذا کی دعا پر ہوا۔

اقبال اکرم ایک خوش فکر شاعر اور لکھیم پور کی شان ہیں: سیشن جج جوہی قدوسی

معروف شاعر اقبال اکرم وارثی کے نعتیہ مجموعہ 'صراط مستقیم' کا اجرا

لکھنؤ۔ پکنک اسپوٹ روڈ، فریدی نگر کے کارواں اسٹوڈیو میں معروف شاعر اقبال اکرم وارثی کی کتاب ''صراط مستقیم'' کی تقریب رسم اجرا پورے تزک واحتشام کے ساتھ ہوئی۔ تقریب کی صدارت استاد شاعر حاجی نصیر انصاری نے کی جبکہ مہمان خصوصی سیشن جج محترمہ جوہی قدوسی لکھیم پور تھیں۔ بطور مہمان اعزازی ڈاکٹر قمر عباس جعفری اور احمد وصی سیتاپوری شریک ہوئے۔ پروگرام کے سرپرست شکیل خاں ساغر اور کنوینر ڈاکٹر محمد داوود علی ملیح آبادی تھے۔ نظامت کے فرائض خوش فکر شاعر شکیل گیاوی نے انجام دئے۔ اس موقع پر محترمہ جوہی قدوسی کے دست مبارک سے صاحب مجموعہ نعت 'صراط مستقیم' اقبال اکرم وارثی، شکیل احمد خاں ساغر لکھیم پوری اور ڈاکٹر داوود علی ملیح آبادی کو اعزاز دیا گیا۔ سردست تمام شعرا کو مہمان خصوصی کے دست مبارک سے سند اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب کے اراکین کی طرف محترمہ جوہی قدوسی کا رسم اجرا کا یادگاری نشان پیش کرتے ہوئے اعزاز کیا گیا۔ صدر جمہوریہ ایوارڈ یافتہ عدیل منصوی نے اپنے بسیط مقالہ میں اقبال اکرم وارثی کے شعری قدوقامت کا جائزہ پیش کیا۔ مہمان خصوصی محترمہ جوہی قدوسی نے اقبال اکرم وارثی کے کلام پر روشنی ڈالتے ہوئے مبارک باد پیش کی اور کہا کہ اقبال اکرم ایک خوش فکر شاعر اور لکھیم پور کی شان ہیں۔ ان کے علمی، ادبی، اور شعری قدوقامت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ غزل اور نعت دونوں ہی میدانوں میں وہ مقبول ہیں۔ ڈاکٹر قمر عباس جعفری نے کہا کہ اقبال اکرم منفرد لب ولہجہ کے شاعر ہیں۔ سہل الممتنع ان کی شاعری کی بنیادی خوبی ہے۔ احمد وصی سیتاپوری نے اقبال اکرم کی نعتیہ شاعری کو جنت میں دخول کا بہترین ذریعہ بتایا۔ معززین شہر میں ڈاکٹر ثروت تقی، حسین احمد وارثی، ایوب علی غوری، شکیل احمد خاں، اکمل شیخ، محمد کلیم، محمد شاذل، روشن، اور دلیپ یادو وغیرہ موجود تھے۔ شعرا میں ساجد خیرآبادی، ہذیل لعل پوری، ڈاکٹر رئیس احمد عثمانی، ڈاکٹر کمال اختر، ڈاکٹر منصور حسن خاں، سید سراج محمدی،

عزم گونڈوی، وقار کاشف، یاسین ابن عمر، منظر یاسین، ندیم سیتاپوری، ارشاد راہی، عارف علوی، فراز انصاری، حسان ابن شاکر کے نام خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ اختتام پر کنوینز پروگرام ڈاکٹر داوود علی نے تمام شرکاء ومہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

جلسہ رحمت عالم وعظمت صحابہ آج

کانپور: جمعیۃ علماء شہر ومجلس تحفظ ختم نبوت کانپور کے زیراہتمام چل رہے رحمت عالم وعظمت صحابہ مہینہ کے تحت آج بعد نماز عشاء جلسہ رحمت عالم وعظمت صحابہ چھوٹی مسجد قدوائی نگر میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مہمان خصوصی شہر کے معزز عالم دین مفتی محمد سعید خان قاسمی ناظم مدرسہ دارالعلوم زکریا جوہی نہریا کا خطاب ہوگا جلسہ کے نگراں مولانا شکیل ندوی نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

سی ایم او دفتر میں 'خواتین تحفظ' موضوع پر پروگرام

شاہجہاں پور: ہب فار ویمن اسکیم کے تحت شاہجہاں پور ضلع میں چلائی جارہی 10 روزہ خصوصی بیداری مہم کے ایک حصے کے طور پر، آج چیف میڈیکل آفیسر کے دفتر (سی ایم او آفس) میں کام کی جگہ پر خواتین کی حفاظت کے موضوع پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں ضلع مشن کوآرڈینیٹر امریتا ڈکشٹ نے موجود NMs اور آشا کارکنوں کو کام کی جگہ پر خواتین کی جنسی ہراسانی ایکٹ 2013 (POSH ایکٹ) کے تحت ہراسانی کی تعریف اور روک تھام کے اقدامات کے بارے میں آگاہ کیا۔

سیرت نبویؐ انسانیت، عدل واخلاق کا کامل نمونہ ہے: اسلام الحق مظاہری

انجمن فلاح المسلمین ویلفیئر سوسائٹی کے زیراہتمام جلسہ سیرت النبیؐ واصلاح معاشرہ

دریاباد (بارہ بنکی): دنیا کی تاریخ میں اگر کوئی شخصیت مکمل طور پر اخلاق، عدل، رحم اور معاشرتی فلاح کا پیکر بن کر ابھری ہے تو وہ صرف اور صرف نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ذات مبارکہ ہے۔ آپؐ کی سیرت نہ صرف انفرادی کردار سازی کا عملی نمونہ ہے بلکہ اجتماعی سطح پر معاشرتی اصلاح کا ایسا جامع ماڈل ہے جو ہر دور کے انسان کے لیے مشعل راہ ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار الحاج مولانا اسلام الحق مظاہری ناظم مدرسہ دائرۃ المعارف جہانگیر آباد نے انجمن فلاح المسلمین ویلفیئر سوسائٹی کے زیراہتمام قصبہ علی آباد میں منعقد جلسہ سیرت النبی و اصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم نے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جہاں انسانیت، مساوات، رواداری اور عدل وانصاف کو بنیادی اقدار کا درجہ حاصل تھا۔ مولانا راشد وحید قاسمی صدر مدرس جامعۃ الفلاح بڑنپور نے کہا کہ کسی بھی قوم کی ترقی وفلاح کا راز اس کے معاشرتی نظام اور تعلیمی معیار میں پنہاں ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مفتی احسن عبدالحق ندوی و مولانا اصغر مدنی نے بھی خطاب کیا۔ مولانا رفیق احمد قاسمی علی آبادی کی صدارت و حافظ محی الدین گوہر زیدپوری کی نظامت میں ہونے والے جلسہ کا آغاز قاری محمد مدثر دریابادی کی تلاوت سے ہوا جبکہ نعت و منقبت کا نذرانہ عمران علی آبادی، عظیم علی آبادی و محمد شہباز نے پیش کیا۔ اس موقع پر قاری عبدالرحیم، مولانا توفیق مظاہری، حافظ محمد اکرم، مولانا عمران قاسمی، مولانا قاسم مظاہری، پردھان احتشام الحق علی آباد، معراج راعین، خالد قریشی، مولانا عبدالصمد، محمد حامد پردھان گلچپہ، محمد نفیس، شیخ محمد سلمان، سماجی کارکن شان محمد، مولانا فہیم مظاہری، محمد علیم قریشی، محمد نفیس پردھان چمن ولی، مولانا عبدالمنان سمیت قرب وجوار کے کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

دینی تعلیم ہی ارتداد سے بچانے کا واحد راستہ ہے: علماء

بارہ بنکی: بچے ہمارا مستقبل ہیں، ان کو سنوارنا اور ان کی بہتر تعلیم وتربیت کا نظم کرنا والدین کی اولین ذمہ داری ہے، سماج ومعاشرہ کو صحیح رخ پر لانے کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے، موجودہ دور میں نوجوان مسلم نسل بے راہ روی کا شکار ہوتی جارہی ہے، والدین و دیگر افراد خانہ کی زبانوں پر اولاد کی نافرمانی کا شکوہ وشکایت ہے، یہ صورت حال تعلیم کے کرشیل بنا لینے کا نتیجہ ہے ان خیالات کا اظہار اقصیٰ مسجد آزاد میں منعقد تعلیمی بیداری مہم کے تحت مولانا محمد اسجد ندوی ناظم تعلیمات جامعہ نورالعلوم نے کیا۔ مقرر خصوصی قاری محمد عثمان ندوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ والدین اپنی اولاد کو تعلیم وتربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں دیتے ہیں، دینی تعلیم وتربیت اور حکمتِ عملی موجودہ دور میں اولاد کو ارتداد سے بچانے کا واحد علاج ہے، دینی ماحول فراہم کرنا اور تعلیم پر زور دینا سمجھداری کا ثبوت ہے، لہٰذا ہر مساجد میں مکاتب کا قیام وقت کی اہم ترین خدمت ہے۔ قبل ازیں مکتب سیدنا حضرت علی آزاد نگر کالونی کے طلباء و طالبات نے تعلیمی مظاہرہ تلاوت، حفظ احادیث، دعا ومناجات، عقائد وعبادات و دیگر دینی معلومات اور سیرت النبی کے عناوین پر پروگرام کو پیش کیا، طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کو قیمتی انعامات سے بھی نوازا گیا۔ جلسہ کا آغاز قاری ضیاء الرحمٰن کی تلاوت اور قاری نجیب احمد گھاٹم پوری و محمد حمید کی نعت و منقبت سے ہوا جبکہ صدارت امام مسجد حافظ محمد سالم نے کی۔ اس موقع پر ماسٹر محمد ارشد، حاجی حشمت علی، قاری محمد راشد، محمد عارف، نظام الدین، محمد رئیس، محمد مشیر، صلاح الدین ممبر، نبی احمد، محمد عادل، محمد صہیب، محمد سفیان وکیف کے علاوہ دیگر لوگ موجود رہے۔ جلسہ کا اختتام قاری محمد عثمان ندوی کی دعا پر ہوا۔

رحمت للعالمینؐ کی دنیا میں آمد کا مقصد خلق خدا کی خدمت ہے: سفیان نظامی

آل انڈیا سنی بورڈ کے زیراہتمام چاند والی مسجد تالکٹورہ میں جلسہ سیرت النبیؐ واصلاحِ معاشرہ

لکھنؤ، (پریس ریلیز): چاند والی مسجد تالکٹورہ میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی و اصلاحِ معاشرہ منعقد ہوا، جس کی صدارت معروف عالم دین مولانا سفیان نظامی نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت قاری اسلام صاحب نے حاصل کی، جبکہ نعتیہ کلام مولانا غفران ندوی نے پیش کیا۔ جلسہ کی نظامت کے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ مولانا جنید اسلم ندوی نے انجام دیے۔ اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے مولانا سفیان نظامی نے کہا کہ حضور اکرم کی ذات پوری انسانیت کے لئے رحمت ہے۔ آپ کی دنیا میں آمد کا مقصد عقیدہ کی اصلاح اور خلق خدا کی خدمت اور انسانوں کے درمیان عدل، محبت اور بھائی چارہ قائم کرنا تھا۔ آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے قول وعمل سے آپ کی تعلیمات کو زندہ کریں تاکہ معاشرے سے نفرت اور برائیاں ختم ہوں۔ جلسے میں خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد مشتاق ندوی نے کہا کہ نبی کریم کی سیرت ایک ایسا آئینہ ہے جس میں پوری انسانیت کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ اگر ہم اپنے گھروں اور سماج میں آپ کے اخلاق کو عام کریں تو بے شمار مسائل خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اس محفل میں مولانا عادل ندوی، مولانا ہارون نظامی، حاجی کلیم خان، چاند قریشی اور شاداب خان سمیت کثیر تعداد میں معززین وشہریانِ لکھنؤ موجود تھے، جنہوں نے جلسے کی کامیابی کو سراہا اور سیرتِ طیبہ پر عمل کی تلقین کی۔

سڑک حادثات پر کنٹرول کے لئے موثر کارروائی

بہرائچ: (نامہ نگار) روڈ سیفٹی کے پیش نظر اور سڑک حادثات کو کم کرنے کے لیے ٹریفک پولیس کی جانب سے موثر کارروائی۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق ٹریفک پولیس بہرائچ کی جانب سے سڑک حادثات اور ان سے ہونے والی اموات کی تعداد میں 50 فیصد تک کمی لانے کے مقصد سے ضلع میں مسلسل موثر کارروائی کی جارہی ہے۔ اسی سلسلے میں لکھنؤ- بہرائچ ہائی وے پر تیز رفتاری سے گاڑی چلانے والوں کے خلاف خصوصی مہم چلائی گئی۔ مہم کے دوران سپیڈ ریڈار ڈیوائس کے ذریعے گاڑیوں کی رفتار کو چیک کیا گیا۔ مقررہ حد رفتار سے زیادہ رفتار سے گاڑی چلانے والی کل 53 گاڑیوں کے خلاف قواعد کے مطابق چالان کی کارروائی کی گئی اور ان پر 106000 (ایک لاکھ چھ ہزار روپے) کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ ٹریفک پولیس بہرائچ نے عوام سے بھی ایک بار پھر اپیل کی کہ وہ ڈرائیونگ کے دوران مقررہ حد رفتار اور ٹریفک قوانین پر عمل کریں، روڈ سیفٹی سب کی ذمہ داری ہے اور قوانین پر عمل کر کے سڑک حادثات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

مدرسہ امدادالاسلام قصبہ لنڈھورہ میں ششماہی امتحان کا آغاز

امتحانات ادارے کے سالانہ نظام کا اہم حصہ ہیں انکے ذریعہ طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے

دیوبند(عارف عثمانی)

صوبہ اتراکھنڈ کی معروف دینی درسگاہ مدرسہ امدادالاسلام قصبہ لنڈھورہ ضلع ہردوار میں ششماہی امتحان کا آغاز 7 ستمبر منگل کے روز سے ہوگیا یہ امتحانات 11 ستمبر بروز جمعرات تک رہیں گے ۔اس موقع پر ناظم امتحان مولانا محمد شاہنواز کلیری کی طرف سے طلبہ کو سخت ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ اپنی تیاری مکمل رکھیں اور امتحانی اصول وضوابط کی پابندی کریں ،امتحان کے دوران سخت نظم و ضبط برتا جائے گا غیر حاضری، دیر حاضری، وضع قطع کی درستگی میں کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ادارے کے ناظم تعلیمات مولانا محمد ناظم کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق پہلے مرحلے میں 31 اگست سے 5 ستمبر تک علوم عصریہ اور اردو کے امتحانات ہوئے دوسرے مرحلے میں 6 ستمبر سے 10 تک عربی درجات کا تحریری امتحان جاری رہیگا نیز تیسرے مرحلے میں 11 ستمبر بروز جمعرات ادارے میں عمومی امتحان منعقد ہوگا اسکے بعد 11 ستمبر بروز جمعرات سے 19 ستمبر بروز جمعہ کی شام تک ادارے میں تعطیل رہیگی 20 ستمبر بار کی صبح سے ادارے میں دوبارہ تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز ہو جائے گا۔امتحان کے پہلے دن ادارے کے مہتمم مولانا مفتی ریاست علی استاد دارالعلوم دیوبند اور ناظم اعلی مولانا نواب علی نے امتحان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیکر اطمینان کا اظہار کیا ۔انہوں کہا کہ امتحانات ادارے کے سالانہ نظام کا اہم حصہ ہیں انکے ذریعہ طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے طلبہ کی تعلیمی ترقی وتنزلی کا مدار امتحان کے نتائج پر ہی موقوف رہتا ہے۔

اساتذہ معاشرے کے حقیقی رہنما ہوتے ہیں: ڈاکٹر انور سعید

جامعہ کالج میں یوم اساتذہ جوش وخروش سے منایا گیا

دیوبند عارف عثمانی)' جامعہ کالج آف فارمیسی میں یوم اساتذہ جوش وخروش سے منایا گیا۔طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کئے اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔اتوار کو منعقدہ پروگرام کا آغاز ادارہ کے سیکرٹری ڈاکٹر انور سعید اور ڈاکٹر اختر سعید نے فیتہ کاٹ کرکیا۔ اس کے بعد طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کر کے سب کو متاثر کیا۔

ڈاکٹر انور سعید اور ڈاکٹر اختر سعید نے مشترکہ طور پر کہا کہ اساتذہ معاشرے کے حقیقی رہنما ہوتے ہیں، وہ نہ صرف علم دیتے ہیں بلکہ طلبہ کی شخصیت کی نشوونما اور اخلاقی اقدار کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔

پروگرام میں اساتذہ کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔

اس موقع پر پرنسپل محمد شارم، عائشہ پروین، آصف ترکی، روپا لمبا، محمد، فیضی، ڈاکٹر فرقان، اجے رانا وغیرہ موجود تھے۔

حضورؐ سارے جہان کے لئے رحمت بن کر آئے

آپ نے انسانیت، مانوتہ، بھائی چارے، اخلاق، اخلاص، پیار، محبت، امن وشانتی کا درس دیا: مولانا محمد ہاشم اشرفی

کانپور(پی این ایس) محسن انسانیت حضور رحمت عالمؐ کے یوم ولادت باسعادت کے مبارک و مسعود موقعے پر جشن چراغاں و جلوس عید میلاد النبی کا بڑے پیمانے پر الجامعۃ الاسلامیہ اشرف المدارس گدیانہ میں اہتمام کیا گیا جس میں آل انڈیا غریب نواز کونسل کے قومی صدر حضرت مولانا محمد ہاشم اشرفی امام عید گاہ گدیانہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور سارے جہان کے لئے رحمت بن کر آئے آپ نے انسانیت، مانو تہ، بھائی چارے ، اخلاق، اخلاص، پیار، محبت، امن وشانتی کا درس دیا آپ نے بیٹیوں کو رحمت کہا ہے اور بیٹیوں کو جائیداد سے حصہ دینے کی تاکید کی ہے اگر لوگ بیٹیوں کو حصہ دینے لگے تو سماج سے جہیز کی مانگ سسرال میں بیٹیوں پر تشدد ختم ہوگا واضح رہے کہ جلوس عید میلاد النبی اپنی سابقہ روایات کے ساتھ مولانا اشرفی صاحب کی قیادت میں جامعہ اشرف المدارس کے باب الغوث سے روانہ ہوا جس میں درجنوں) انجمنوں نے حصہ لیا اور جب عاشقان رسول جلوس لیکر گلیوں سے گزرے تو جوش وخروش سے لبریز ہوکر نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یارسول اللہ، سرکار کی آمد مرحبا، مختار کی آمد مرحبا لبیک یارسول اللہ کے پر کیف نعروں سے فضا گونج اٹھی اور ماحول بہت ہی خوشگوار ہوگیا اور امن امان کی مثال پیش کرتے ہوئے کبوتروں کو آزاد کیا گیا اس سے قبل دیر رات جامعہ کے خدیجۃ الکبری ہال میں جشن چراغاں کا اہتمام کیا گیا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس کے شرکاء نے غسل کر کے باوضو اور صاف کپڑوں میں ملبوس ہوکر سروں پر عمامہ سجائے ہوئے عطر میں معطر تھے سب کی زبان پر درود پاک جاری تھا ہر خاص و عام نے شان رسالت میں نعت خوانی کر کے اپنی عقیدتوں کا اظہار کیا ایک ایک کر کے شرکاء نے آقا کی میلاد کی خوشی میں 313 دیسی گھی کے چراغ روشن کئے بعدہ حلقہ ذکر میں شریک ہو کے سبھی نے اپنے قلوب کو منور کر کے روحانیت محسوس کی پھر عین بھور(وقت ولادت) پر رونما ہونے والے واقعات مولانا اشرفی نے بڑے ہی خوبصورتی کے ساتھ بیان فرمائے اس کے بعد گنبد خضری کی طرف لو لگا کر پورے مجمع نے درود شریف وصلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔۔اس موقع پر قرب و جوار ائمہ مساجد و علماء کرام و دانشوران قوم، ہزاروں عاشقان رسول سمیت خاص طور سے الحاج سید خورشید عالم، سید فہد عالم، حاجی حیدر نفیس غازی، بشیر احمد شاکر علی، محمد اسلم محمد حنیف عبدالکریم، عربی حس لعل محمد ، نعمان اختر ، ڈاکٹر سلیم احمد وغیرہ موجود کثیر تعداد میں لوگ شریک رہے۔

سیلاب زدگان کی مدد کے لیے گرودوارہ شری گرونا نک سبھا میں سامان جمع کیا جارہا ہے

کمیٹی پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں منصوبہ بند طریقے سے سامان تقسیم کرے گی

دیوبند(عارف عثمانی) پنجاب کے سیلاب میں ضرورت مندوں کی مدد کے لیے علاقے کے لوگ بڑے پیمانے پر تعاون کر رہے ہیں۔ کئی دیہاتوں سے ٹریکٹر ٹرالیوں کے ذریعے رسد پنجاب لے جائی گئی ہے۔ ساتھ ہی گرودوارہ شری گرونانک سبھا میں رسد اور دیگر اشیاء جمع کی جارہی ہیں، جس میں شہر اور دیہات کے لوگ دل وجان سے تعاون کر رہے ہیں۔ پنجاب کے سیلاب زدگان کی مدد کے لیے گرودوارہ شری گرونانک سبھا میں سامان جمع کیا جارہا ہے۔ کمیٹی پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں منصوبہ بند طریقے سے یہ سامان تقسیم کرے گی۔ گاؤں والوں کی مدد سے گرودوارہ صاحب کا برآمدہ اناج اور دیگر سامان سے بھر گیا ہے۔گرودوارہ

کمیٹی کے سربراہ سیٹھ کلدیپ کمار اور سکریٹری گرجوت سنگھ سیٹھی نے کہا کہ دیوبند علاقے کے لوگ پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی دل وجان سے مدد کر رہے ہیں۔ دگھڑی، دیوالبیری، چاند پور، جھبیرن، بھائیلہ، مکربہ، مانکی وغیرہ کے دیہاتی اور شہر کے لوگ بڑی مقدار میں گندم، چاول، پانی کی بوتلیں، جوس، تیل، چنے اور دالیں لے کر پہنچ رہے ہیں۔ لوگ نقد عطیہ بھی کر رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ان کا مقصد یہ سامان ضرورت مندوں تک پہنچانا ہے۔ پنجاب کے دیہاتوں سے پانی کم ہونے کے بعد پلان بنا کر تقسیم کیا جائے گا۔ گرودوارہ کمیٹی نے گاؤں والوں اور شہر کے لوگوں سے اظہار تشکر کیا۔اس دوران ستیش گردھر، شیام لال بھارتی، بالیندر سنگھ، وریندر سنگھ اپل، سچن چھابڑا، راجیش اجمانی، امندیپ سنگھ، گگندیپ سنگھ، پرنس کپور، ہروبندر سنگھ بیدی، بلدیپ سنگھ، ہرش بھارتی، یوراج سنگھ، راجپال سنگھ، پرنس بیدی، ارپت سچدیوا، موہیت سنگھ، سنی پریت سنگھ، سنی پریت سنگھ وغیرہ موجود تھے۔ اس کے ساتھ ہی علاقے کے بابو پور ناگلی، کپوری، میرگ پور سمیت کئی دیہاتوں کے نوجوان ٹریکٹر ٹرالیوں، منی ٹرکوں اور کاروں کے ذریعے پنجاب میں سامان بھیج رہے ہیں۔

صابر پاک کلیری صحیح معنی میں سفیر انسانیت تھے: منی کپل مہاراج

سالانہ عرس میں ایک شام صوفی سنتوں کے نام کا انعقاد کے موقع پر صوفی سنتوں کا اظہار خیال

پیران کلیئر دیوبند (عارف عثمانی) پیران کلیئر صابر پاک کلیری کے 852 ویں سالانہ عرس میں ایک شام صوفی سنتوں کے نام جو وقف بورڈ کے چیئرمین شاداب شمس کے ذریعہ منعقد کی گئی تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر بولتے ہوئے منی کپل مہاراج (لیڈر شری شری 1008) نے کہا کہ صابر صاحب صحیح معنی میں سفیر انسانیت تھے ۔انہوں کہا کہ ہندوستانی تہذیب کی ہمیشہ صوفی سنتوں نے محبت اور ایکتا کا پیغام دیا اس موقع پر چیئرمین وقف بورڈ شاداب شمس نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ہمیں اپنے سماج کی وراثت پر فخر ہے۔اور اس روایت کے ذریعہ سماج کو متحد رکھتے ہیں صوفی اور سنتوں کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ پاکستانی مہمان پنڈت لکشمن شہرا مہاراج نے کہا کہ صوفی اور سنتوں نے پریم کے ساتھ انسانوں کو رہنے کا سلیقہ سکھایا ہے۔ فادر وڈیورایل نے کہا کہ تمام مذاہب انسانی خدمت پر زور دیتے ہیں اور یہی سچی عبادت ہے۔ پنڈت پردیپ جوشی جی مہاراج نے کہا کہ صوفی سنت کسی ایک دھرم کے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے قابل تعلیم ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرات بلاتفریق مذہب وملت لوگوں کی خدمت کرتے ہیں اور تمام انسانیت کو ایک جان جانتے ہیں۔ پروفیسر تھور چشتی نے کہا کہ صوفی سنت خلوت اور محبت کے راستے پر چل کر انسانوں کی رہبری کرتے ہیں۔ صابر صاحب نے خود کھانا نہ کھایا اور دوسروں کو کھلایا اس طرح علاؤالدین علی احمد سے دنیا میں صابر صاحب کہلائے۔اس موقع پر تمام سیاسی رہنما، دانشور، صوفیا کرام اور ہر طبقے سے متعلق لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے اور ملی وسماجی اتحاد کا اظہار کیا۔

میرٹھ کے منصبیہ عربی کالج میں اعزازی جلسہ کا انعقاد

مسجد اللہ کا گھر اور مدرسہ رسول اللہ کا گھر ہے: مولانا ابن حسن املوی

میرٹھ،(صحافت بیورو): منصبیہ عربی کالج میں اتوار کو ایک اعزازی جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا ابن حسن املوی واعظ نے کی۔مولانا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مشہور ہے مسجد اللہ کا گھر ہے اور مدرسہ رسول اللہ کا گھر ہے۔ مسجد میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے جبکہ مدرسہ میں معرفت اور علم حاصل کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں دینی مدارس کی تاریخ نہایت سنہری اور شاندار رہی ہے۔

ان مدارس نے ملت اور ملک کی تعمیر وترقی میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔مولانا نے مزید کہا کہ انٹرنیشنل نور مائکروفلم سینٹر، ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی کے محققین اس وقت ہندوستان کے قدیم دینی مدارس کی تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔اسی سلسلے میں راقم نے ڈاکٹر مہدی خواجہ پیری، بانی و ڈائریکٹر نور مائکروفلم سینٹر کی ہدایت پر متعدد قدیم مدارس پر کئی ضخیم تاریخی کتابوں کی تدوین کی ہے جو زیور طبع سے آراستہ ہوکر علمی دنیا میں اپنی جگہ بنا چکی ہیں۔اب اسی سلسلے میں منصبیہ عربی کالج پر ایک تحقیقی اور تاریخی کتاب کی تالیف وتدوین کا کام شروع ہو چکا ہے، جو نہایت خوش آئند اقدام ہے۔اس موقع پر مولانا سید محمد اطہر کاظمی، مدرس منصبیہ عربی کالج نے خطاب کرتے ہوئے کالج کی مختصر تاریخ بیان کی اور نئی کتاب کی تیاری کو ایک مثبت اور علمی قدم قرار دیا۔مولانا سید رضی حیدر پھندیڑوی، انٹرنیشنل نور مائکروفلم سینٹر نئی دہلی نے اپنے خطاب میں دینی مدارس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مدارس کے زوال کی ایک بڑی وجہ یہ رہی کہ وقت اور حالات کے مطابق نصاب تیار کرنے کے بجائے بعض اداروں نے داخلہ کے لیے ہائی اسکول، انٹر اور بی اے کی شرط رکھ دی۔اس رویے سے طلبہ کا رجحان دینی مدارس کی طرف کم ہوتا گیا۔منصبیہ عربی کالج کے پرنسپل مولانا سید افضال حیدر نے کالج کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہاں کے فارغ التحصیل علما نے ملت اور قوم کے لیے گرانقدر اور ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔ جلسے میں کالج کے اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

منصبیہ عربی کالج پر تاریخی کتاب کی تالیف وتدوین کا کام شروع

انٹرنیشنل نور مائکروفلم سینٹر کے محققین اس وقت ہندوستان کے قدیم دینی مدارس کی تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔اسی سلسلے میں راقم نے ڈاکٹر مہدی خواجہ پیری، بانی وڈائریکٹر نور مائکروفلم سینٹر کی ہدایت پر متعدد قدیم مدارس پر کئی ضخیم تاریخی کتابوں کی تدوین کی ہے جو زیور طبع سے آراستہ ہوکر علمی دنیا میں اپنی جگہ بنا چکی ہیں۔اب اسی سلسلے میں منصبیہ عربی کالج پر ایک تحقیقی اور تاریخی کتاب کی تالیف وتدوین کا کام شروع ہو چکا ہے، جو نہایت خوش آئند اقدام ہے۔

'سیرت النبی 'پر دوسرا سالانہ 12 روزہ سلسلۂ درس مکمل

آل انڈیا مسلم انٹلکچول سوسائٹی کے زیرِ اہتمام ممتاز علما کرام نے سیرتِ رسولؐ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی

لکھنؤ آل انڈیا مسلم انٹلکچول سوسائٹی کے زیر اہتمام مسجد الابراہیمی، آغا میر ڈیوڑھی، لکھنؤ میں 'سیرت النبیؐ' پر دوسرا سالانہ ۱۲ روزہ سلسلۂ درس مکمل ہوا۔ یہ روح پرور محافل گذشتہ اگست سے ۵ ستمبر تک روزانہ عشاء کے بعد منعقد ہوئیں جن میں ممتاز علما کرام نے سیرتِ رسولؐ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ سیرت نبوی پر مختلف موضوعات کے ساتھ بالترتیب نشستیں منعقد ہوئیں۔اس افتتاحی نشست میں مولانا مختار قاسمی نے قرآن و حدیث کی روشنی میں سیرت کے مطالعے کی فضیلت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریمؐ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ کی سنت پر عمل کر کے ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ مولانا نے زور دیا کہ آج کے پرفتن دور میں سیرت نبوی ہی وہ چراغ ہے جو ہمیں صحیح راستہ دکھا سکتی ہے۔ سیرت النبی کے حوالے سے دوسرے دن 'نبی کریم کا بابرکت بچپن' کے موضوع پر مولانا مشتاق ندوی نے رسول اللہ کی ولادت کے موقع پر پیش آنے والے واقعات، یتیمی کی حالت میں پرورش اور بچپن میں ہی آپ کے کردار کی بلندی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح مکہ مکرمہ کے لوگ آپ کو 'الصادق' اور 'الامین' کے القاب سے یاد کرتے تھے۔ یہ پہلو آج کے نوجوانوں کے لیے کردار سازی کا بہترین درس ہے۔

اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے بارہ روزہ سلسلۂ درس کے تیسرے دن 'نبوتؐ کی ابتداء اور پہلی وحی' کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے مولانا مشتاق ندوی نے غارِ حرا کے واقعے اور پہلی وحی کے نزول کو تاریخِ انسانی کا سب سے عظیم لمحہ قرار دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابتدائی دور میں حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ اور دیگر اولین مسلمانوں نے ایمان لاکر قربانی اور صبر کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ مکہ کے کفار کی مخالفت کے باوجود نبی نے صبر وحکمت سے دین کی دعوت جاری رکھی۔ درس سیرت النبی کے چوتھے روز مفتی مسعود حسنی ندوی 'مکہ میں مظالم اور صحابہ کی ثابت قدمی' کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مکہ کے دور میں مسلمانوں نے کس قدر ظلم وستم برداشت کیے۔ حضرت بلالؓ کی قربانی، شعب ابی طالب کا بائیکاٹ اور حبشہ کی طرف پہلی ہجرت، یہ سب اسلامی تاریخ کے روشن ابواب ہیں۔ ان واقعات نے بتایا کہ ایمان پر ڈٹے رہنے کے لیے صبر اور استقامت کتنی ضروری ہے۔ 'ہجرت مدینہ اور نئی معاشرت کی بنیاد' پر مبنی سلسلۂ درس کے پانچویں روز مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے ہجرت مدینہ کے سفر اور وہاں اسلامی معاشرت کی بنیاد رکھنے پر گفتگو کی۔ انہوں نے فرمایا کہ مواخاتِ مدینہ (مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی چارہ) اسلامی سماج کی ایک انمول مثال ہے۔ اسی طرح مسجد نبوی کی تعمیر نے دینی، تعلیمی اور سماجی زندگی کا مرکز قائم کیا۔

درس سیرت النبی کے چھٹے روز 'میثاق مدینہ اور اسلامی ریاست' کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے مولانا محمد فرماں ندوی نے میثاق مدینہ کو تاریخ کا پہلا تحریری آئین قرار دیا جس میں مختلف مذاہب وقبائل کے درمیان پرامن بقائے باہمی کی ضمانت دی گئی۔ انہوں نے واضح کیا کہ نبی نے عدل، مساوات اور حقوق کے تحفظ کو ریاست کی بنیاد بنایا، جو آج بھی دنیا کے لیے ایک نمونہ ہے۔ ساتواں دن 'نبی اکرم کی رحمت اور اخلاق' کو معنون رہا جس میں مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے رسول اللہ کی نرم مزاجی اور حسنِ اخلاق پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے دشمنوں سے بھی نرمی اور معافی کا برتاؤ فرمایا۔ طائف کے واقعے اور فتح مکہ کے موقع پر عام معافی دینا آپ کے بے مثال اخلاق کی روشن مثالیں ہیں۔ اسی تسلسل میں آٹھوں روز 'غزوات سے حاصل ہونے والے اسباق' موضوع پر مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے غزوات پر گفتگو کی۔ انہوں نے بتایا کہ غزوہ بدر میں مسلمانوں نے اللہ پر کامل بھروسہ کیا، غزوہ احد نے اطاعت کے سبق کو اجاگر کیا جبکہ غزوہ خندق نے مسلمانوں کو حکمت وتدبیر کی اہمیت سکھائی۔ ان معرکوں میں صرف جنگی پہلو نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی سبق بھی پوشیدہ ہیں۔

رسولؐ کی اتباع ہی محبت کی اصل دلیل ہے: مولانا توصیف رضا

کانپور(پی این ایس) تنظیم یوم النبی بانس منڈی کے زیر اہتمام بانس منڈی چوراہے پر عظیم الشان جلسہ جشن عید میلاد النبی منعقد ہوا۔ جلسہ کو خطاب فرماتے ہوئے حضرت علامہ مولانا توصیف رضا مصباحی سنبھلی نے بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی اور پوری کائنات کے لئے رحمت بناکر مبعوث فرمایا پیغمبر اسلام نے سماج کے ہر طریقے کو انکے حقوق بتانے کے ساتھ عورتوں کو عزت کا مقام اور بیٹیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچالیا چالیس سال کی بیوہ خاتون حضرت خدیجہ کے ساتھ نکاح کر کے بیواؤں کا درجہ بلند کر دیا۔ حضرت علامہ مولانا مفتی رفیع احمد نظامی مصباحی صاحب نے پیارے نبی کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پچھلے انبیاء کی خلافت و نیابت جس طرح خاص خاص ملکوں اور قوموں میں محدود ہوئے تھی اسی طرح ایک خاص زمانے کے لئے مخصوص ہوا کرتی تھی جب دوسرا آجاتا تو پچھلے رسول کی خلافت و نیابت ختم ہوکر آنے والے رسول کی خلافت قائم ہو جاتی تھی ہمارے رسول کو حق تعالیٰ نے خاتم الانبیاء بنادیا آپکی خلافت و نیابت قیامت تک قائم رہے گی آپکا زمانہ کوئی مخصوص زمانہ نہیں بلکہ جب تک آسمان اور زمین ہیں اس زمانے کا وجود قائم رہیگا آپکی نبوت باقی اور قائم رہیگی ۔حضرت علامہ مولانا محمد شمیم اشرفی کانپوری نے حضور کی شان میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت قائم ہونے کے بعد سبز تعلیم تجارت میاں بیوی بھائی بہن پڑوسی اور اہل وطن کے حقوق واضح کر دیے گئے غریب کمزوروں مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد کو بہتر قرار دیا جانے لگا۔ زیر صدارت حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد ثاقب ادیب مصباحی صاحب قاضی شہر کانپور زیر حمایت حضرت حافظ قاری صغیر عالم حبیبی صاحب نائب قاضی شہر کانپور زیر قیادت حضرت حافظ قاری عبدالرحیم صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ رزاقیہ بانس منڈی و نظامت کے فرائض حضرت قاری آصف رضا حبیبی نے بحسن وخوبی انجام دیے۔

موٹر سائیکلوں کی آمنے سامنے کی ٹکر میں ایک نوجوان شدید طور پر زخمی

ڈاکٹروں نے زخمی نوجوان کی تشویشناک حالت کو دیکھتے ہوئے ضلع اسپتال کے لئے ریفر کیا

دیوبند(عارف عثمانی) دیوبند رڑکی روڑ پر دو موٹر سائیکلوں کی آمنے سامنے کی ٹکر میں ایک بائک سوار شدید طور پر زخمی ہوگیا جبکہ دوسرے بائک سوار کو معمولی چوٹیں آئیں ۔شدید زخمی نوجوان کو دیوبند کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا لیکن ڈاکٹروں نے ابتدائی میڈیکل ایڈ دینے کے بعد ضلع اسپتال ریفر کردیا۔ تفصیل کے مطابق نانوتہ کا باشندہ 24/ سالہ عارف اتوار کے روز بذریعہ بائک پیران کلیر سے واپس اپنے گھر جارہا تھا لیکن جب وہ دیوبند رڑکی روڑ پر مانکی گاؤں کے قریب پہنچا تو سامنے سے آنے والی ایک تیز رفتار بائک نے عارف کی بائک میں ٹکر ماردی جس کے نتیجہ میں عارف شدید طور پر زخمی ہوگیا، اس حادثہ کی اطلاع ملنے پر پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی اور اس نے راہگیروں کی مدد سے زخمی عارف کو دیوبند کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا لیکن ڈاکٹروں نے اس کی تشویشناک حالت کو دیکھتے ہوئے ابتدائی میڈیکل ایڈ دینے کے بعد ضلع اسپتال ریفر کردیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ دوسرا بائک سوار کون تھا اس سلسلے میں معلومات کی جارہی ہیں ۔تحریر ملنے کے بعد رپورٹ درج کی جائے گی۔

فلم 'صوت ہند رجب' کو وینس فلم فیسٹیول میں سلور لائن ایوارڈ

وینس: غزہ کی جنگ پر مبنی فلسطینی بچی کی المناک کہانی بیان کرنے والا فلم 'صوت ہند رجب' ہفتہ کی شب وینس فلم فیسٹیول میں 'سلور لائن' کا اعزاز حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ یہ فلم معصوم فلسطینی بچی ہند رجب اور اس کے اہل خانہ کی دردناک شہادت کو اجاگر کرتی ہے جو گذشتہ برس قابض اسرائیلی فوج کی درندگی کا نشانہ بنے تھے۔

فلم میں شہیدہ ہند کی اصل آواز شامل کی گئی ہے جو اس کی زندگی کے آخری لمحات کو بیان کرتی ہے۔ صرف پانچ برس کی ننھی ہند کو 29 جنوری 2024 کو جنوب مغرب غزہ میں اس وقت شہید کر دیا گیا جب قابض اسرائیلی فوج نے اس گاڑی پر بمباری کی جس میں وہ اپنے چھ قریبی رشتہ داروں کے ہمراہ پناہ لیے بیٹھی تھی۔

فیسٹیول میں فلم کی پہلی نمائش کے دوران پورا ہال رقت آمیز مناظر سے لبریز رہا۔ سامعین کی آنکھیں نم ہوگئیں اور 'فلسطین آزاد ہے' کے نعرے گونجتے رہے۔

نمائش کے بعد ایگزیکٹو پروڈیوسرز خواکین فینکس اور رونی مارا نے فلم سازوں اور ٹیم کو مبارک باد دی۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا، جہاں ٹیم نے شہیدہ ہند کی تصویر بلند کر کے فلسطینی عوام سے اظہار یکجہتی کیا جو 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل کی نسل کشی کا سامنا کر رہے ہیں۔

تونس کی فلم ساز کوثر بن ہنیہ نے، جو اپنی ایوارڈ وصولی پر شرکاء کی کھڑے ہو کر تالیوں سے پذیرائی حاصل کر رہی تھیں، کہا کہ "سینما ہند کو زندگی تو واپس نہیں دے سکتی اور نہ ہی اس پر ڈھائے گئے ظلم کو مٹا سکتی ہے، لیکن یہ اس کی آواز کو محفوظ رکھ سکتی ہے کیونکہ یہ صرف ہند کی کہانی نہیں بلکہ پورے اس قوم کی المیہ داستان ہے جو قابض اسرائیل کی مجرمانہ حکومت کے ہاتھوں اجتماعی نسل کشی کا شکار ہے، اور جس کے مجرم سزا سے بچ نکل رہے ہیں۔"

انہوں نے مزید کہا کہ "ہند کی آواز، یہ پانچ برس کی بچی، دراصل غزہ کی آواز ہے جو مدد کے لیے پکار رہی ہے۔" کوثر بن ہنیہ، جو "آسکر" کے لیے بھی نامزد ہو چکی ہیں، نے کہا کہ "ایسی فلم بنانا ضروری تھا کیونکہ کہانی گوئی ہمیں ان تلخ حقائق کی یاد دلاتی ہے جو اکثر فراموش کر دیے جاتے ہیں، اور وہ دنیا سامنے لاتی ہے جسے خاموش کرا دیا گیا ہے۔"

بحیرۂ احمر میں متعدد جگہ سے زیرِ آب تاریں کٹ جانے کے باعث ایزیور کلاؤڈ سروس متاثر: مائیکروسافٹ

واشنگٹن (یو این آئی) مائیکروسافٹ نے ہفتے کے روز کہا کہ بحیرۂ احمر میں متعدد جگہ سے زیرِ آب تاریں کٹ جانے کے باعث اس کے مائیکروسافٹ ایزیور کے صارفین کو سروس میں تاخیر کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اپنے ایزیور سسٹم کے بارے میں ایک تازہ ترین پیغام میں کمپنی نے کہا، اس کے صارفین شرقِ اوسط کے راستے سے آنے والی ٹریفک میں خلل کا سامنا کر سکتے ہیں۔ "ہمیں کچھ ٹریفک میں زیادہ تاخیر کا امکان ضرور نظر آتا ہے جو پہلے شرقِ اوسط سے گذرتی تھی۔ نیٹ ورک ٹریفک جو شرقِ اوسط سے نہیں گذرتی، اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔" مائیکروسافٹ نے کہا، "ہم روزانہ یا اگر حالات بدلتے ہیں تو جلد ہی نئی معلومات فراہم کرتے رہیں گے"۔ ایمازون کے اے ڈبلیو ایس کے بعد دنیا میں کلاؤڈ سروسز کے دوسرے بڑے فراہم کنندہ ایزیور نے خلل کے نتیجے میں ٹریفک کو نیٹ ورک کے متبادل راستوں کی طرف موڑ دیا ہے اور نیٹ ورک ٹریفک میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوا ہے۔

قابض اسرائیلی فوج کے غرب اردن کے شہروں پر دھاوے، گرفتاریاں اور صہیونی آبادکاروں کے حملے

غرب اردن: قابض اسرائیلی فوج نے اتوار کی صبح مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں دھاوا بول کر گھروں پر حملے کیے جن میں متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جبکہ صہیونی آبادکاروں نے بھی پرتشدد کارروائیاں کیں۔

جنین میں قابض فوج نے الخیریہ فلاحی ادارے کے ڈائریکٹر ابراہیم راشد ابو الہیجاء اور حسام رامز ابو حسن کو ان کے گھروں پر دھاوا بول کر گرفتار کر لیا۔ اسی طرح گاؤں کفیرت میں سلام ابراہیم نامی فلسطینی لڑکی کو اس کے گھر کی تلاشی کے بعد حراست میں لے لیا گیا۔

طوباس میں قابض فوج نے 14 سالہ امجد حسام صبیح اور 15 سالہ غیث احمد صبیح کو گاؤں تیاسیر پر حملے کے دوران گرفتار کیا۔

گذشتہ شب بھی قابض فوج نے طوباس شہر اور اس کے مشرق میں واقع گاؤں تیاسیر پر حملہ کیا تھا جس میں 17 فلسطینی زخمی ہوئے۔ ان میں 13 شہری زہریلی گیس سے متاثر ہوئے، 3 لوگ گرنے سے زخمی ہوئے جبکہ ایک شہری کو مارپیٹ سے چوٹیں آئیں۔ یہ تفصیل فلسطینی ہلال احمر نے فراہم کی۔

نابلس میں قابض فوج نے شہر اور مشرق میں واقع بلاطہ کیمپ پر حملہ کیا۔ اس دوران فائرنگ اور آنسو گیس کے شیل برسائے گئے جس سے جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ پرانی نابلس میں قابض فوج نے حنبلی مسجد کے دروازے توڑ کر اندر گھسنے کے بعد علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

رام اللہ میں قابض فوج نے خاتون کارکن ہناء بیدق اور ان کے شوہر بشار الطویل کو گرفتار کر لیا۔ اس دوران شہریوں کے گھروں پر آواز اور گیس کے بم برسائے گئے۔

بیت لحم میں قابض فوج نے تین سابق اسیران کو دوبارہ گرفتار کر لیا۔ ان میں واد شاہین علاقے سے حبیب صلاح قاسم، ہندازہ العبیات علاقے سے فراس ابراہیم الیمانی اور نعمان محمد جبران شامل ہیں۔

الخلیل میں قابض فوج نے الحاووز محلے سے باسل شاہین کو اور شارع بئر السبع سے محمد ربیع صب لبن کو گھر پر دھاوا بولنے کے بعد گرفتار کیا۔ اسی طرح بیت امر کے شمالی علاقے میں گھروں پر دھاوا بول کر ویٹرنری ڈاکٹر محمد احمد العلامی، نوجوان سیف سالم العلامی، محمود مسیف صبارنہ اور کمسن عدی رائد عوض کو گرفتار کیا گیا۔

قدس شریف میں قابض فوج نے گھروں پر چھاپے مارے اور متعدد فلسطینی شہریوں، جن میں سرکردہ شخصیات اور کارکنان شامل تھے، کو تفتیش کے نوٹس تھما دیے۔ اس دوران قابض فوج نے صور باہر میں شیخ ناجح بکیرت کے گھر پر دھاوا بولا اور انہیں اور ان کے بیٹے داؤد کو تفتیشی مرکز قشلہ میں آج طلبی کا نوٹس دیا۔ اسی طرح سلوان کے راس العامود محلے میں مسجد اقصیٰ کے جنوب میں شیخ سمیر مجاہد کے گھر پر دھاوا بول کر انہیں بھی قشلہ میں تفتیش کے لیے طلب کیا گیا۔ سلوان کے وسطی محلے میں قابض انٹیلی جنس نے اسیر رہ چکے نوجوان عبدالرحمن رکن کو بھی گھر پر چھاپہ مار کر نوٹس تھما دیا۔

قابض اسرائیل مغربی کنارے پر اپنی نام نہاد "سیادت مسلط کرنے" کے منصوبے کے تحت 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری غزہ کی جنگ کے بعد سے فلسطینیوں کے گھروں کو منہدم کرنے، انہیں بے دخل کرنے اور غیر قانونی یہودی بستیاں تیزی سے پھیلانے میں اضافہ کر رہا ہے۔

اسی دوران غزہ پر نسل کشی کی جنگ کے متوازی مغربی کنارے بشمول مشرقی قدس میں قابض فوج اور صہیونی آبادکاروں نے اب تک کم از کم 1018 فلسطینی شہید کیے، تقریباً 7 ہزار زخمی کر دیے اور 19 ہزار سے زائد فلسطینیوں کو گرفتار کیا۔

ہزاروں اسرائیلیوں کا امریکی صدر سے غزہ جنگ ختم کروانے کا مطالبہ

تل ابیب (یو این آئی) ہزاروں اسرائیلیوں نے ہفتے کی رات تل ابیب میں ریلی نکالی جس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے غزہ جنگ کو دباؤ سے ختم کروانے اور قیدیوں کی رہائی کو یقینی بنانے کی براہِ راست اپیلیں کی گئیں۔ مظاہرین نے فوجی ہیڈکوارٹر کے باہر ایک عوامی چوک پر اسرائیلی پرچم لہرائے اور قیدیوں کی تصاویر والے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ ایک پلے کارڈ پر یہ بھی لکھا تھا: 'ٹرمپ کی میراث شکستگی کا شکار ہے کیونکہ غزہ جنگ جاری ہے۔ ایک اور پر لکھا تھا: "صدر ٹرمپ، قیدیوں کو ابھی بچائیں!" تل ابیب کے رہائشی 40 سالہ بواز نے اسرائیلی وزیرِ اعظم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، "ہم سمجھتے ہیں کہ ٹرمپ دنیا میں واحد آدمی ہیں جو بی بی پر اختیار رکھتے ہیں اور انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔" کئی اسرائیلیوں میں وزیرِ اعظم بنجمن نیتن یاہو کے لیے مایوسی بڑھ رہی ہے جنہوں نے فوج کو ایک بڑے شہری مرکز پر قبضہ کرنے کا حکم دیا ہے جہاں قیدیوں کی موجودگی کا امکان ہے۔ اسرائیلی حکام کے مطابق قیدیوں کے اہلِ خانہ اور ان کے حامیوں کو خدشہ ہے کہ غزہ شہر پر حملہ ان کے عزیزوں کی جانیں خطرے میں ڈال سکتا ہے اور یہ تشویش فوجی قیادت کو بھی ہے۔ اورنا نیوٹرا نے حکومت پر اپنے شہریوں کو تنہا چھوڑنے کا الزام لگایا۔ ان کا فوجی بیٹا سات اکتوبر 2023 کو ہلاک ہو گیا تھا جس کی لاش غزہ میں مزاحمت کاروں کے پاس ہے۔ انہوں نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "ہمیں واقعی امید ہے کہ امریکہ آخرِ کار ایک جامع معاہدہ طے کرنے کے لیے فریقین پر دباؤ ڈالے گا جس سے قیدی واپس آ جائیں۔" ان کا بیٹا عمر بھی امریکی ہے۔

کسی بھی صورت میں حزب اللہ ہتھیاروں سے دستبردار نہیں ہوگی: رکن پارلیمنٹ حزب اللہ

غزہ (یو این آئی) حزب اللہ سے تعلق رکھنے والے رکن پارلیمنٹ نے ہفتے کے روز یہ بات زور دار انداز میں کہی ہے کہ حزب اللہ ہتھیاروں کو سرنڈر نہیں کرے گی۔ رکن پارلیمنٹ کا یہ بیان لبنانی حکومت کے تازہ فیصلے کے بعد سامنے آیا ہے جس میں حکومت نے فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ منصوبے پر عمل کرے اور حزب اللہ سے اسلحہ واپس لینے کا آپریشن شروع کر دے۔ حکومت نے یہ حکم امریکہ کے غیر معمولی طور پر بڑھتے ہوئے دباؤ میں جاری کیا ہے۔ واضح رہے امریکہ کے پیش کردہ منصوبے کو قبول کرتے ہوئے پچھلے ماہ لبنانی حکومت نے اپنی فوج سے کہا تھا کہ اس منصوبے پر عمل کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کرے۔ امریکہ نے ابھی تازہ انتباہ میں کہا ہے کہ لبنانی حکومت اس عمل کو رواں سال کے اختتام تک مکمل کرے۔

جمعہ کے روز لبنانی کابینہ نے فوج کے منصوبے کا خیر مقدم کیا۔ بعد از اجلاس وزیر اطلاعات پال مورکوس نے کہا کہ فوج اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس منصوبے پر عمل کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ فوجی کمانڈر نے منصوبے پر عمل درآمد میں رکاوٹوں، خاص طور پر اسرائیلی حملوں کے جاری رہنے سے بھی آگاہ کیا ہے۔ اس لیے حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کے لیے آپریشن کے مکمل ہونے کا کوئی ٹائم فریم ظاہر نہیں کیا ہے۔ دریں اثنا ایک حکومتی بیان میں پیش رفت کو جن چیزوں سے مشروط کیا گیا ہے ان میں دوسری جماعتوں کے اس سلسلے میں عزم و تعاون کے علاوہ سب سے پہلے تعاون کو ایک شرط کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ حزب اللہ کے رکن پارلیمنٹ قانون ساز حسن عزالدین نے کہا کسی بھی صورت میں حزب اللہ ہتھیاروں سے دستبردار نہیں ہوگی۔ لبنان کے خبر رساں ادارے کے مطابق حسن عزالدین نے جنوبی لبنان میں ایک تقریر کے دوران کہا ہتھیاروں کو چھیننا گناہ ہے۔ یہ فیصلہ حکومت نے بہت جلد بازی اور لاپرواہی سے کیا ہے۔

امریکہ کی گلیوں میں نیشنل گارڈز کے اہلکاروں کی تعیناتی پر ہزاروں شہریوں کا احتجاج

واشنگٹن، 07 ستمبر (یو این آئی) امریکی دارالحکومت کی گلیوں میں نیشنل گارڈز کے اہلکاروں کی تعیناتی پر ہزاروں شہریوں نے احتجاج کیا ہے۔ اپنے احتجاجی مارچ میں شہریوں نے صدر ٹرمپ سے مطالبہ کیا ہے کہ شہر میں فوجیوں کی تعیناتی کا حکم واپس لیا جائے۔ اس احتجاجی مارچ کے دوران کئی شرکاء نعرے لگا رہے تھے اب ٹرمپ کو وائٹ ہاؤس سے واپس گھر چلے جانا چاہیے۔' کچھ مظاہرین نعرے لگا رہے تھے واشنگٹن کو آزاد کرو' اور کچھ نے دوسروں کو یہ نعرے لگا کر 'ظلم کا مقابلہ کرو' ابھارنے کی کوشش کی تھی۔

مظاہرین میں شامل ایلکس لافر نے کہا میں 'واشنگٹن ڈی سی پر قبضے' کے خلاف احتجاج کرنے آیا ہوں۔ ہم 'آمرانہ حکومت' کی مخالفت کر رہے ہیں اور ہمیں وفاقی پولیس اور نیشنل گارڈ کو اپنی سڑکوں سے ہٹانے کی ضرورت ہے۔

یاد رہے یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ شہر کو جرائم تباہ کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے پچھلے مہینے فوجیوں کو دوبارہ سے امن، نظم اور عوامی تحفظ قائم کرنے کے لیے تعینات کیا تھا۔

صدر ٹرمپ نے کیپٹل ڈسٹرکٹ میں میٹروپولیٹن پولیس ڈیپارٹمنٹ کو بھی براہ راست وفاقی کنٹرول میں رکھا اور وفاقی قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں بشمول امیگریشن اور کسٹمز انفورسمنٹ کے ارکان کو شہر کی سڑکوں پر پولیس نے بھیج رکھا ہے۔ جس کے واشنگٹن شہر کے رہنے والے عادی نہیں ہیں۔

ٹرمپ انتظامیہ کے اس دعوے کہ شہر کو جرائم نے گھیر لیا ہے 'جسٹس ڈیپارٹمنٹ کے جاری کردہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ واشنگٹن میں جرائم کی 2024 میں سامنے آنے والی شرح پچھلے تیس برسوں کے مقابلے میں سب سے کم ہے۔ یاد رہے واشنگٹن کانگریس کے زیر نگرانی ایک خود مختار وفاقی ضلع کے طور پر کام کرتا ہے۔ امریکی نیشنل گارڈز سروس ایک ایسی ملیشیا ہے جس میں امریکی پچاس ریاستوں کو جواب دہ سمجھا جاتا ہے۔

مظاہرین میں شامل 'کیسی' نے واشنگٹن میں نیشنل گارڈز کی تعیناتی پر تنقید کرتے ہوئے کہا واشنگٹن ڈی سی میں جو کچھ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہی دوسری آمریتوں کے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یاد رہے کیسی' نے اپنے نام کا آخری حصہ بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا اگر شہریوں نے یہ سب کچھ برداشت کر لیا تو یہ لوگ اسی طرز حکمرانی کو زیادہ سے زیادہ علاقوں میں پھیلا دیں گے۔ اس لیے ہمارے لیے جس حد تک ممکن ہو اسے روکنا ہوگا۔

خیال رہے 2000 سے زیادہ فوجی، بشمول چھ ریپبلکن ریاستوں کے دستے اس وقت شہر میں گشت کر رہے ہیں۔ مگر یہ واضح نہیں ہے کہ ان کا مشن کب ختم ہوگا۔ فوج نے اسی ہفتے واشنگٹن میں نیشنل گارڈ کے قیام کی مدت میں 30 نومبر تک توسیع کر دی ہے۔

حماس یرغمالیوں کو رہا کر کے خود غیر مسلح کر دے تو غزہ میں جنگ ختم ہو سکتی ہے: اسرائیلی وزیر خارجہ

تل ابیب (یو این آئی) اسرائیلی وزیر خارجہ گیڈون ساعر نے اتوار کو اعلان کیا ہے کہ اگر حماس یرغمالیوں کو رہا کر کے خود غیر مسلح کر دے تو غزہ کی پٹی میں جنگ ختم ہو سکتی ہے۔ ساعر نے یہ ریمارکس یروشلم میں ڈنمارک کے وزیر خارجہ کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کے دوران حماس کے اس موقف کو دہرانے کے ایک دن بعد دیے۔

حماس نے کہا تھا کہ اگر اسرائیل جنگ ختم کرنے اور اپنی افواج کو واپس بلانے پر راضی ہوتا ہے تو وہ تمام یرغمالیوں کو رہا کر دے گی۔ اسرائیلی چیف آف سٹاف ایال زامیر نے سفارش کی ہے کہ سیاسی قیادت غزہ میں جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے تک پہنچ جائے چاہے یہ جزوی ہی کیوں نہ ہو۔ زامیر نے سیاسی قیادت سے فلسطینی پٹی کے مستقبل کے حوالے سے وضاحت بھی طلب کی۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے غزہ شہر کے مضافات اور اندر فوجی آپریشن میں توسیع کا اعلان کیا ہے۔ یہ سب اس وقت ہوا ہے جب امریکی خصوصی ایلچی سٹیو وٹکوف نے غزہ کی پٹی پر ایک جامع معاہدے کے حوالے سے حماس کو پیغام پہنچایا۔ یہ بات ذرائع نے [؟] ایکسیوس [؟] کو بتائی ہے۔ ذرائع نے مزید کہا کہ حماس کو وٹکوف کے پیغامات میں غزہ میں جنگ کے خاتمے کے بدلے تمام یرغمالیوں کی رہائی شامل تھی۔

حماس کا صرف فلسطینی ریاست کے قیام کی صورت میں ہی ہتھیار ڈالنے کا اعلان

غزہ (یو این آئی) فلسطینی تنظیم حماس نے ایک بیان میں کہا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ طویل مدتی جنگ بندی پر تیار ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا" ہمارا موقف واضح ہے اور ہم تمام اسرائیلی قیدیوں کو خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ، رہا کرنے کے لیے تیار ہیں۔" فلسطینی تنظیم حماس نے اعلان کیا ہے کہ وہ صرف فلسطینی ریاست کے قیام کی صورت میں ہی ہتھیار ڈالے گی، جبکہ غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے مذاکرات اب بھی تعطل کا شکار ہیں۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مشرق وسطیٰ کے لیے امریکی ایلچی اسٹیو ویٹکوف نے حماس کو غزہ سے متعلق ایک جامع معاہدے کے پیغامات پہنچائے۔ ویب سائٹ "axios" کے مطابق ویٹکوف کے پیغامات میں یہ تجویز شامل ہے کہ تمام مغویوں کی رہائی کے بدلے غزہ کی جنگ ختم کی جائے۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے نے بھی بتایا ہے کہ امریکہ نے حماس تک ایک جامع سمجھوتے کے بنیادی نکات پہنچائے ہیں، جن کا مقصد جنگ کا خاتمہ اور تمام مغویوں کی رہائی ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ کوئی حتمی یا باضابطہ مسودہ نہیں بلکہ عمومی نکات ہیں تاکہ مذاکرات جاری رہیں۔ ادھر اسرائیلی چینل "CAN" نے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے قریب ایک ذریعے کے حوالے سے بتایا کہ "اگر اسرائیل کو ایک حقیقی معاہدہ پیش کیا جائے تو وہ غزہ شہر پر قبضہ ختم کرنے کے لیے تیار ہے۔" دوسری جانب اسرائیلی وزیر خارجہ جدعون ساعر نے کہا کہ غزہ میں جنگ اُس وقت ختم ہو سکتی ہے جب حماس مغویوں کو رہا کرے اور ہتھیار ڈال دے۔ انھوں نے یہ بات بیت المقدس میں ڈنمارک کے وزیر خارجہ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہی۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ایک دن پہلے حماس نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ اگر اسرائیل جنگ ختم کر کے اپنی فوج واپس بلائے تو وہ تمام مغویوں کو رہا کرنے کے لیے تیار ہے۔ حماس نے ہفتے کی شب یہ بھی کہا تھا کہ اس نے ایسی کسی بھی تجویز کے لیے دروازہ کھلا رکھا ہے جس سے غزہ میں مستقل جنگ بندی ممکن ہو سکے۔ نئی تجویز کے مطابق 60 دن کے لیے فائر بندی کی جائے گی۔ فریقین کے مطابق یہ مسودہ اس تجویز سے زیادہ مختلف نہیں جو امریکی ایلچی ویٹکوف نے چند ماہ پہلے دی تھی اور جسے ثالثوں نے کئی بار ترمیم کر کے دونوں فریقوں کے سامنے رکھا۔ تاہم قطری ثالث نے تصدیق کی کہ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے قیدیوں کے تبادلے اور جنگ بندی سے متعلق تازہ ترین تجویز قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسرائیلی فوج کے سربراہ ایال زامیر نے بدھ کو اعلان کیا کہ غزہ میں" جدعون کے رتھ "نامی فوجی کارروائی کا دوسرا مرحلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مقصد جنگ کے اہداف حاصل کرنے کے لیے لڑائی کو مزید تیز اور زمینی کارروائی کو گہرا بنانا ہے۔ انھوں نے کہا" ہمارے قیدیوں کی بازیابی ایک اخلاقی اور قومی ذمے داری ہے۔ ہم حماس کے اہم مراکز پر حملے جاری رکھیں گے یہاں تک کہ وہ مکمل شکست کھا جائے۔"

پاکستان کے صدر آصف علی زرداری نے قیدیوں کی سزاؤں میں 180 دن کی خصوصی معافی دی

اسلام آباد (یو این آئی) صدرِ پاکستان آصف علی زرداری نے 1500 ویں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر قیدیوں کی سزاؤں میں 180 دن کی خصوصی معافی دی ہے، یہ بات سرکاری نشریاتی ادارے ریڈیو پاکستان نے اتوار کو بتائی۔ پاکستانی رہنما روایتی طور پر مذہبی اور دیگر تہواروں مثلاً عیدین، یومِ آزادی اور عیدِ میلاد النبیؐ کے خاص مواقع پر قیدیوں کی سزا میں معافی کا اعلان کرتے ہیں۔ معافی کا مقصد بحالی کے فروغ اور منتخب قیدیوں کا ان کے خاندانوں سے دوبارہ ملنا ممکن بنانے کے لیے ایک خیر سگالی کا اقدام ہوتا ہے۔ سرکاری میڈیا نے کہا، "ضروری مشاورت کے بعد اور رحم اور ہمدردی کے جذبے کے تحت پاکستانی وزیرِ اعظم نے اس معافی کو ایک سو اسی دن تک بڑھانے کے لیے صدر کی تجویز سے اتفاق کیا۔" ریڈیو پاکستان نے کہا کہ صدر زرداری نے سزاؤں میں معافی وزیرِ اعظم اور وفاقی کابینہ کے مشورے پر دی جنہوں نے اصل میں 100 دن کی معافی کی سفارش کی تھی۔ ریڈیو پاکستان نے واضح کیا کہ خصوصی معافی کا اطلاق قانون کے تحت طے شدہ معیار پر پورا اترنے والے قیدیوں پر ہوگا جبکہ سنگین جرائم مثلاً قتل، دہشت گردی، جاسوسی اور بڑے مالیاتی جرائم کے مرتکب افراد اس سے مستثنیٰ رہیں گے۔

روس کا یوکرین پر بڑا فضائی حملہ، تین افراد ہلاک

کیف (یو این آئی) [؟] یوکرینی فضائیہ نے اتوار کو بتایا کہ روس نے رات بھر جاری حملے میں 805 ڈرون اور 13 میزائل یوکرین پر داغے۔ روس کی جانب سے یوکرین پر حملے میں اہم سرکاری عمارت کو پہلی بار نشانہ بنانے کے دوران ماں اور بچے سمیت کم از کم 5 افراد ہلاک جب کہ درجنوں زخمی ہو گئے۔ کیف کی فوجی انتظامیہ کے سربراہ تیمور تکاچینکو نے شہریوں سے پناہ گاہوں میں رہنے کی اپیل کی اور خبردار کیا ہے کہ روس جان بوجھ کر شہری سہولیات کو نشانہ بنا رہا ہے۔ دوسری جانب کیف کے میئر ویتالی کلیچکو نے وسطی پیچرسکی ضلع میں ایک سرکاری عمارت میں آگ لگنے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ یہ آگ غالباً روسی ڈرون مار گرائے جانے کے بعد لگی۔ روس نے ان حملوں پر تاحال کوئی تبصرہ نہیں کیا، تاہم اس کی وزارتِ دفاع کا کہنا ہے کہ فضائی دفاعی فورسز نے مختلف روسی علاقوں میں یوکرین کے 69 ڈرونز کو مار گرایا یا روک دیا۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹس کے مطابق کیف کے میئر وٹالی کلیچکو کا کہنا ہے کہ حملوں میں 20 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں ایک حاملہ خاتون بھی شامل ہے، 7 افراد کو ہسپتال منتقل کیا گیا، دیگر کو موقع پر ہی طبی امداد دی گئی۔ کلیچکو نے بتایا کہ شہر میں اب تک دو ہلاکتوں کی تصدیق ہوئی ہے، جن میں ایک خاتون اور اس کا دو ماہ کا بیٹا شامل ہیں، تلاش اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ یوکرین کی فضائیہ کا کہنا ہے کہ روس نے رات کے حملے میں 805 ڈرون اور 13 میزائل داغے، ان میں سے 751 کو مار گرایا گیا۔ علاقائی انتظامیہ کے سربراہ ایوان فیدوروف نے بتایا کہ یوکرین کے دیگر علاقوں میں گزشتہ شام زاپوریزہیا شہر پر روسی حملے میں 17 افراد زخمی ہوئے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ 16 رہائشی بلاکس، 12 مکانات، ایک کنڈرگارٹن اور کارخانے کو نقصان پہنچا ہے۔ ایوان فیدوروف نے کہا کہ شہر سے باہر نووپاولیووکا گاؤں پر روسی گلائیڈ بم حملے میں ایک خاتون ہلاک ہوگئی جب کہ ایک شخص تاحال لاپتہ ہے، جس کی لاش ڈھونڈنے کی کوششیں جاری ہیں۔ بی بی سی کے مطابق یوکرین کی وزیرِ اعظم یولیا سویریڈینکو نے باضابطہ طور پر تصدیق کی ہے کہ روس کے حملے میں کیف میں کابینہ کی عمارت کو نقصان پہنچا ہے، یہ پہلا موقع ہے کہ اس عمارت کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ فیس بک پر یوکرین کی وزیرِ اعظم یولیا سویریڈینکو نے لکھا کہ پہلی بار سرکاری عمارت، اس کی چھت اور بالائی منزلیں دشمن کے حملے کے باعث متاثر ہوئی ہیں، ریسکیو اہلکار آگ بجھانے میں مصروف ہیں۔ کیف کے میئر ویتالی کلیچکو نے کہا کہ سرکاری عمارت مبینہ ڈرون حملے کے نتیجے میں آگ کی لپیٹ میں آ گئی تھی۔ کلیچکو نے 'ٹیلی گرام' پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ یہ عمارت مرکزی پیچرسکی ضلع میں واقع تھی، فائر فائٹرز اب بھی موقع پر کام کر رہے ہیں۔ دارالحکومت کے دیگر حصوں میں ایک گودام، 16 منزلہ رہائشی عمارت اور ایک 4 منزلہ عمارت کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

جنوبی گھانا میں کار حادثہ، 8 افراد ہلاک، 5 زخمی

اکرا (یو این آئی) جنوبی گھانا میں ہفتہ کی صبح ایک کار حادثے میں آٹھ افراد ہلاک اور پانچ دیگر زخمی ہو گئے۔ یہ اطلاع گھانا نیشنل فائر سروس (جی این ایف ایس) نے دی ہے۔ حادثہ مقامی وقت کے مطابق صبح 3 بج کر 50 منٹ (جی ایم ٹی 0350) پر کیپ کوسٹ - اکراہائی وے پر پیش آیا۔ ہوڈو نے کہا کہ سڑک کو صاف کر کے ٹریفک کے لیے دوبارہ کھول دیا گیا ہے، جبکہ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔